فَمِنۡهُم مَّن قَضَىٰ نَحۡبَهُۥ وَمِنۡهُم مَّن يَنتَظِرُ

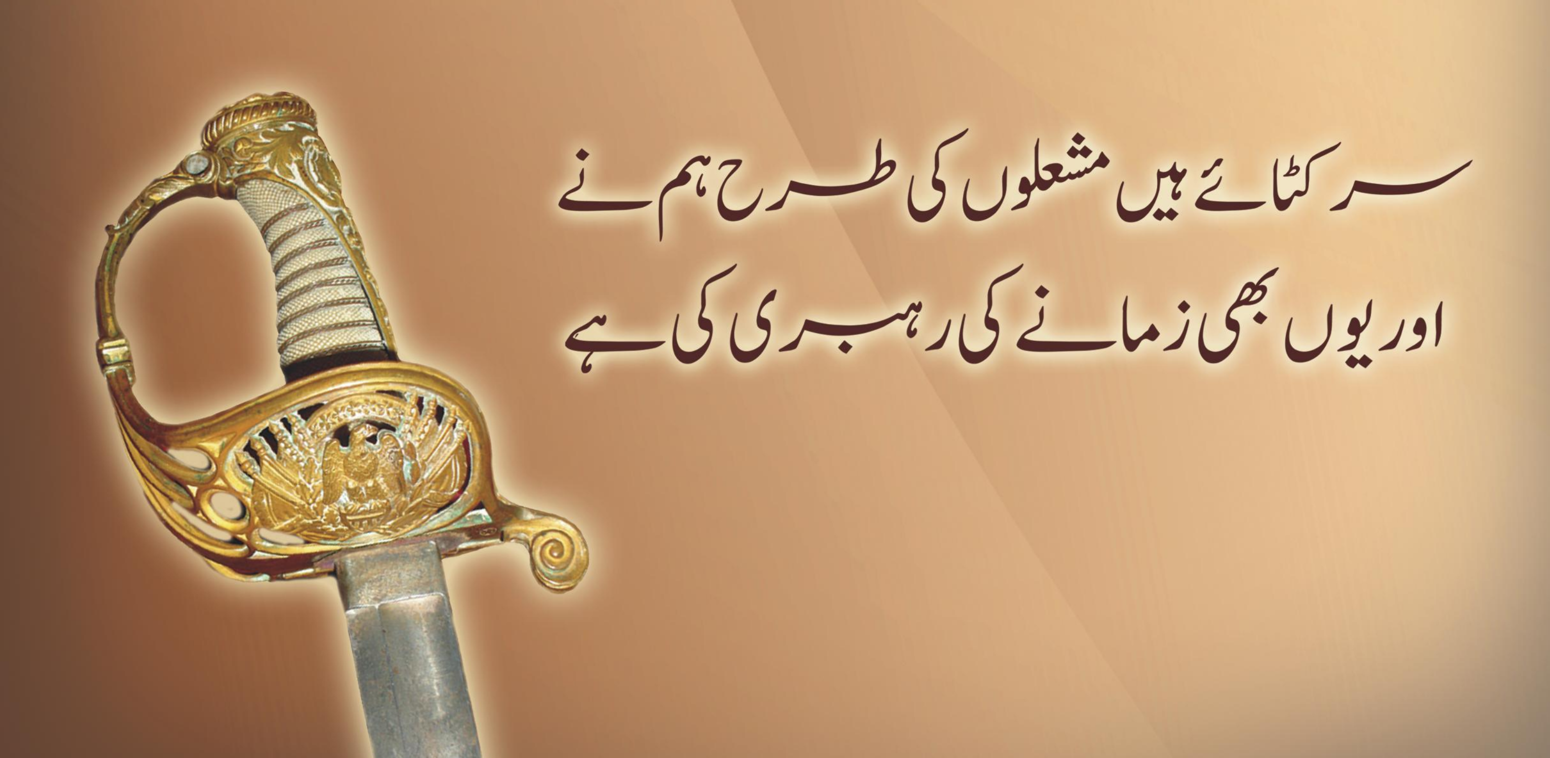
نوائے افغان جہاد

جمادی الثانی/رجب ۱۴۳۴ھ
مئی 2013ء

۴ مئی ۱۷۹۹ء
سرنگاپٹم
ٹیپو سلطان شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

۶ مئی ۱۸۳۱ء
بالاکوٹ
سید احمد شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

۲ مئی ۲۰۱۱ء
ایبٹ آباد
شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ تعالیٰ



سر کٹائے ہیں مشعلوں کی طرح ہم نے
اور یوں بھی زمانے کی رہبری کی ہے

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بارِ خلافت اٹھانے کے بعد پہلا خطبہ

''لوگو! تم سب دارِ مسافرت میں ہو، عمر کا جو حصّہ باقی ہے بس اسے پورا کرنے والے ہو۔ اس لیے تم زیادہ سے زیادہ جو نیکی کر سکتے ہو، اپنے اپنے مقررہ وقت سے پہلے اسے کر گزرو۔ بس یہ سمجھو کہ موت اب آئی کہ جب آئی، بہرحال اسے آنا ضرور ہے۔ خوب سن لو کہ دنیا کا سارا تار و پود ہی مکر اور فریب سے تیار ہوا ہے۔ اس لیے دیکھو! کہیں تمہیں یہ دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور اللہ تعالیٰ سے تمہیں غافل نہ کر دے۔

لوگو! جو لوگ گزر گئے ہیں، ان سے عبرت حاصل کرو اور ہاں! سعی اور جدوجہد کرو، غفلت نہ برتو کیونکہ تم سے غفلت نہ برتی جائے گی۔ کہاں ہیں وہ اربابِ دنیا جنھوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی، اسے آباد رکھا اور اس سے ایک مدت تک بہرہ اندوز ہوئے...... کیا دنیا نے ان لوگوں کو اپنے اندر سے باہر نہیں نکال پھینکا؟ تم دنیا کو اسی مقام پر رکھو جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے رکھا ہے اور آخرت طلب کرو، اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اور جو چیز خیر ہے اس کی مثال اس طرح بیان کی ہے: ''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں کو بتا دیجیے کہ دنیا کی مثال اس پانی جیسی ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے ہیں''۔

(طبری ج ۴ ص ۲۴۳)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۵

جمادی الثانی/رجب ۱۴۳۴ھ — مئی 2013ء

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا کر لے گئے اور مجھے ایک بہت ہی خوب صورت اور عمدہ گھر میں داخل کر دیا کہ اس سے خوب صورت اور عمدہ گھر میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ ان دونوں نے کہا کہ یہ خوب صورت اور عمدہ گھر شہید کا ہے''۔ (صحیح بخاری)



اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

عرش والا ہمارا الٰہ ایک ہے، کچھ اَحد کے سوا ہم نہیں جانتے!!!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک ہونے کی گواہی دینے اور' زمینی خداؤں' کے مقابلے میں اس گواہی پر مضبوطی سے جمے رہنے کے نتیجے میں قربانیوں اور شہادتوں کا 'بظاہر کٹھن لیکن حقیقتاً لطفِ ایمانی اور روحانی کیف وسرور کی تمام کیفیات کو اپنے اندر سموئے' سفر شروع ہوتا ہے......اس سفر کی منزلِ اصلی تو رب کی رضا اور جنت کے اعلیٰ ترین درجات کی صورت میں ہی قرار پاتی ہے لیکن تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ جیسی ذہنیت کے حاملین' اس دنیا میں بھی 'مسافرانِ راہ خدا' کو تمام کٹھنائیوں اور دشوار گزار راستوں کو ایمان وایقان کی بنیاد پر راضی بالرضا رہتے ہوئے عبور کرتے اور شریعت کی بالادستی کی تمناؤں کو برسرِ زمین حقیقت کا روپ دھارتے دیکھتے ہیں...... یہ منظر یقینی طور پر وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ کا باعث بنتا ہے۔

امت کے عروج واستیلاء کے دور کے تو کیا کہنے کہ تب دنیا کے تمام طواغیت اور اللہ کے باغیوں کی سرکوبی اور کلمۃ اللہ کی بڑائی کو منوانے کے لیے شرق وغرب سے مجاہدین کے عساکر نکلتے تھے اور اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر خطۂ ارضی پر مسلط سرکش، متکبر اور مغرور حکمرانوں کو تہہ تیغ کر دیتے تھے......اس کے برعکس گذشتہ دوصدیاں بحیثیت مجموعی امت کے لیے تنزل کا زمانہ ہے......لیکن اس غلامی اور ادبار کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے پرچم کو اٹھانے، جہاد وقتال کی صفوں کو آراستہ کرنے اور اکابرین اور سلف کے راستوں پر چلتے ہوئے مسلمانوں کو امامتِ ارضی اور عزت وسربلندی سے سرفراز کرنے کے لیے کیسے کیسے قیمتی لعل عطا کیے......وہ لوگ کہ جنھوں نے کفر اور طاغوت کے سامنے سجدہ ریزی سے انکار کرتے ہوئے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عہد کیا اور اس عہد کو نبھاتے ہوئے ہر اُس نظام اور 'ازم' کے خلاف سربکف رہے جو مسلمانوں کو اُن کے خالق ومالک سے بے گانہ اور ذریت شیطان کا 'دیوانہ' بنانے پر بضدر رہا۔ اس گئے گزرے زمانے اور کفر وطغیان کی خونی آندھیوں کے مقابلے میں بھی اقبال کے الفاظ میں اُن کی حالت یہ تھی

تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

سید احمد شہیدؒ، امام شاملؒ، امیر عبدالقادر الجزائریؒ، سید احمد الشریف سنوسیؒ، حضرت شیخ الہندؒ، سید قطبؒ، شیخ عبداللہ عزامؒ......ایک سلسلۃ الذھب ہے کہ مختلف خطوں میں ہیروں جیسے اجلے اور سچے موتیوں جیسے کھرے کردار وعمل کے حامل تواتر اور تسلسل سے آتے ہیں، اپنا زریں کردار ادا کرکے اور کفر کے مورچوں کو ڈھانے کے لیے ایک پوری نسل تیار کرکے جنتوں کے مکین ہو جاتے ہیں......ایمان وتوکل کی بھٹیوں میں کندن بنی اسی کڑی کے ایک گُہر کو دنیا اسامہ بن لادن کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ کو اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے ۲ سال ہو چکے ہیں......لیکن مجاہدین کی جو صفیں وہ ترتیب دے گئے اور جس اساس پر عالمی تحریک جہاد کو کھڑا کر گئے......وہ صفیں اور اساس' کفر کی کھوکھلی بنیادوں کو ڈھانے اور اُن پر پے در پے وار کرنے میں پیہم مصروف عمل ہیں......شیخ رحمہ اللہ شہادت کے بعد افغانستان میں مجاہدین نے گذشتہ دوسالوں میں 'البدر' اور 'الفاروق' آپریشنز کے نام سے صلیبی اتحادیوں کو ایسی مار ماری ہے کہ اُن کی اکثریت کسی صورت بھی افغانستان میں مزید قیام کی متحمل نہیں رہی......جب کہ مجاہدین نے نئے بہاری سال کے لیے' آپریشن خالد بن ولیدؓ' کے نام سے کارروائیاں کرنے کا اعلان کرکے سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی چودہ صدیوں پہلے والی سنت 'رومیوں کے لشکروں کی بربادی' کا پیغام صلیبی دنیا تک پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح شیخ رحمہ اللہ نے جس شجرِ جہاد کو اولاً اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ پاکیزہ مال اور اُسی کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کے ذریعے سینچا اور پھر اپنے خون سے اُس کی آبیاری کی......اب وہ شجرِ جہاد دنیا کے مختلف خطوں میں برگ وبار لا رہا ہے اور اہل ایمان کے دل' نفاذ شریعت کی بہار آفریں خوش خبریوں سے سرشاری کی کیفیت میں ہیں......بوسٹن معرکہ کے مجاہد تیمورؒ اور جوہر ہوں یا بلغاریہ میں اسرائیلیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا فدائی مہدی غزالیؒ، فرانس کا محمد مراحؒ ہو یا اسرائیل پر سائبر حملے کرکے اُسے تاریخ کے بدترین اربوں ڈالر کے خسارے سے دوچار کرتے مجاہد ہیکرز......کفر پر کاری وار کرنے والے یہ ظاہراً 'چند' اور 'گنے چنے' دکھائی دینے والے 'سر پھرے' اپنے مجاہدانہ کردار سے اُن باطل قوتوں پر کیسا رعب اور خوف بٹھا جاتے ہیں جن کے اسلحہ خانوں میں موجود 'ہلاکت خیزیاں' دنیا کے اسیروں کو' پتھروں کے دور' کے خوف میں مبتلا کیے رکھتی ہیں......فتح اور آبرومندی محض علاقے قبضہ میں کر لینے اور لاکھوں انسانی جانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مسل دینے کا نام نہیں بلکہ اصل غلبہ اور ظفر مندی دشمنانِ دین پر ہیبت بٹھا دینا، اُنہیں ہمہ وقت خوف وہراس اور خوف ودہشت کا شکار رکھنا ہے، جس میں مجاہدین پوری طرح کامیاب ہیں۔

اسی طرح مسلم خطوں پر مسلط کفار اور جنم جنم سے اُن کی چاکری میں مشغول حکمرانوں کے خلاف بھی شیخ رحمہ اللہ کے تشکیل کردہ مجاہدین کے دستے برسرِ عمل ہیں......جزیرۃ العرب سے صومالیہ تک، مغرب الاسلامی سے وسط ایشیا تک، شام سے مالی تک، عراق سے لیبیا، مراکش اور تیونس تک، اکناف بیت المقدس سے صحرائے سینا تک اور آزاد قبائل سے لے کر تمام پاکستان تک......یہ مجاہدین کفر کے تمام کٹھ پتلیوں اور ان خطوں میں کفار کی سرپرستی میں رائج 'جمہوری اور آمری' نظاموں سے ٹکر لیے ہوئے ہیں اور پوری جرات ودلیری سے اِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ کا اعلان کرکے اُن کی جھوٹی خدائیوں کو مٹا کر خدائے واحد اور اللہ ذوالجلال والاکرام کی عطا کردہ شریعت کی حاکمیت منوانے کے لیے جہاد وقتال میں مصروف ہیں......شیخ رحمہ اللہ جس قافلے کے رہنما اور حدی خواں تھے، وہ قافلہ تمام تر آزمائشوں اور مشکلات کو صبر واستقامت سے جھیلتا ہوا اپنی منزل کی جانب گامزن ہے......پس سعید وہ ہے جس کی آنکھیں اس کاررواں کی دُھول میں غلبۂ اسلام کی واضح تصویر دیکھ سکیں اور اِنہی راستوں میں نقدِ جاں وار کر خود رب رحمٰن کی لامحدود رحمت اور مغفرت کا حق دار بنا لے......

نفسانی خواہشات سے نجات کے پچاس ذرائع

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

توحید کی ضد:

۴۰۔توحید اور نفسانی خواہش کا اتباع ایک دوسرے کی ضد ہیں۔نفسانی خواہش ایک بت ہے اور ہر خواہش پرست کے دل میں اس کی خواہش کے مطابق بت موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اسی لیے بھیجا کہ وہ بتوں کو توڑیں اور ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کا غلغلہ بلند کریں۔اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہرگز نہیں کہ جسمانی اور ظاہری بتوں کو توڑ دیا جائے اور دلوں کے بتوں کو چھوڑ دیا جائے بلکہ دلوں کا بت ہی سب سے پہلے توڑنا ہے۔حسن بن علی مطوعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''ہر انسان کا بت اس کی نفسانی خواہش ہے،جس نے خواہشات کی مخالفت کر کے اس بت کو توڑ دیا وہی جوان کہلانے کا مستحق ہے''۔

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی قوم سے جو بات کہی تھی ذرا اس پر غور کرو،فرمایا:

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ(الانبیاء : ۵۲)

''یہ مورتیاں کیا ہیں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو؟''

ان کی بات ان بتوں پر کس قدر صادق آتی ہے جنہیں خواہشات کی شکل میں انسان دل میں بٹھائے ہوتا ہے،ان میں منہمک رہتا اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا(الفرقان: ۴۴)

''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے،کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں،وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے''۔

بیماریوں کی جڑ:

۴۱۔خواہش کی مخالفت سے دل اور بدن کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں۔جہاں تک دل کی بیماریوں کا معاملہ ہے تو وہ ساری کی ساری خواہش پرستی ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں اور اگر آپ تحقیق کریں تو معلوم ہوگا کہ بیشتر جسمانی بیماریوں کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ کسی چیز کے چھوڑ دینے کے عقلی فیصلہ پر خواہش نفس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

عداوتوں کی بنیاد:

۴۲۔لوگوں کی آپس کی عداوت اور شر وحسد کی بنیاد خواہش پرستی ہے۔جو شخص خواہش پرستی سے دور ہوتا ہے وہ اپنے قلب وجگر اور جسم واعضا کو راحت پہنچاتا ہے۔خود بھی آرام میں ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی اس سے آرام ہوتا ہے۔ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے :

''جب خواہش غالب آتی ہے تو دل کو تاریک کر دیتی ہے۔جب دل تاریک ہوتا ہے تو سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔جب سینہ تنگ ہو جاتا ہے تو اخلاق برے ہو جاتے ہیں۔جب اخلاق برے ہو جاتے ہیں تو مخلوق اسے ناپسند کرنے لگتی ہے اور وہ بھی دوسروں کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور جب نوبت اس باہمی بغض وعداوت تک پہنچ جاتی ہے تو اس کے نتیجہ میں انتہائی شر وفساد اور ترک حقوق وغیرہ پیدا ہوتا ہے''۔

ایک ہی فاتح:

۴۳۔اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں پیدا فرمائی ہیں۔ایک خواہش اور دوسری عقل۔ان دونوں میں سے جب ایک قوت نمایاں ہوتی ہے تو دوسری قوت چھپ جاتی ہے۔ابوعلی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''جس پر خواہش کا غلبہ ہوتا ہے اس کی عقل چھپ جاتی ہے۔بھلا اس کا انجام کیا ہوگا جس کی عقل غائب ہو اور بے عقلی عیاں ہو!''۔

علی بن سہل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''عقل اور خواہش باہم لڑتے ہیں۔توفیق عقل کے ساتھ ہوتی ہے اور محرومی خواہش کے ساتھ۔نفس ان دونوں کے بیچ ہوتا ہے۔ان میں سے جس کی فتح ہوتی ہے نفس اسی کے ساتھ ہو جاتا ہے''۔

شیطان کا ہتھیار:

۴۴۔اللہ تعالیٰ نے دل کو اعضا کا بادشاہ بنایا ہے،اپنی محبت ومعرفت اور عبودیت کا معدن قرار دیا ہے اور دو بادشاہوں،دو لشکروں،دو مددگاروں اور دو ہتھیاروں سے اس کی آزمائش فرمائی ہے۔حق وہدایت اور زہد وتقویٰ ایک بادشاہ ہے،جس کے مددگار ملائکہ ہیں،جس کا لشکر وہتھیار صدق واخلاص اور خواہشات سے دوری ہے۔باطل دوسرا بادشاہ ہے،شیاطین اس کے مددگار ہیں،اس کا لشکر وہتھیار خواہشات کی اتباع ہے۔نفس ان

16 مارچ:صوبہ قندہار..........شاہ ولی کوٹ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........صلیبی فوجیوں کا ایک ٹینک تباہ..........7 صلیبی ہلاک

دونوں لشکروں کے درمیان کھڑا ہوتا ہے۔ دل پر باطل کے لشکروں کا حملہ اسی کی جانب اور اسی کی سرحد سے ہوتا ہے۔ نفس دل کو مدہوش کر کے اس کے خلاف اس کے دشمنوں سے مل جاتا ہے۔ نفس ہی دل کے دشمنوں کو ہتھیار اور سامان رسد پہنچاتا ہے اور قلعہ کا دروازہ ان کے لیے کھول دیتا ہے چنانچہ دل بے سہارا ہو جاتا ہے اور باطل کی فتح ہو جاتی ہے۔

سب سے بڑا دشمن:

۴۵۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا شیطان اور خود اس کی اپنی خواہش ہے اور اس کا سب سے بڑا دوست اس کی عقل اور اس کا فرشتہ ہے۔ جب انسان اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور ہوائے نفس کا اسیر ہو جاتا ہے اور اپنے دشمن کو خوش ہونے کا موقع دیتا ہے تو اس کا دوست اور محبوب اس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَھۡدِ الۡبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَآءِ وَسُوۡءِ الۡقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الاعۡدَآء

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سخت بلا سے اور بدبختی آنے سے اور بری قضا سے اور دشمنوں کی خوشی سے''۔

آغاز وانجام:

۴۶۔ ہر انسان کا ایک آغاز اور ایک انجام ہوتا ہے۔ جس کا آغاز خواہشات کی اتباع سے ہوگا اس کا انجام ذلت وحقارت، محرومی اور بلائیں ہوں گی۔ جس قدر وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلے گا اسی قدر دلی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ کسی بھی بدحال شخص پر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ اس کا آغاز یہ تھا کہ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا رہا اور اپنی عقل پر اسے ترجیح دیتا رہا۔ اس کے برعکس جس شخص کی ابتدا اپنی خواہشات کی مخالفت اور اپنی سوجھ بوجھ کی اطاعت سے ہوگی اس کا انجام عزوشرف، جاہ واقتدار اور مال ودولت ہوگا۔ لوگوں کے نزدیک بھی اور اللہ کے نزدیک بھی ہر جگہ اس کا ایک مقام ہوگا۔ ابوعلی دقاقؒ کا قول ہے کہ

''جو اپنی جوانی میں اپنی خواہشات پر قابو رکھتا ہے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے''۔

مہلب بن ابی صفرۃ سے پوچھا گیا کہ آپ اس مقام پر کس طرح پہنچے؟ فرمایا: ''ہوش وخرد کی اطاعت کر کے اور خواہشات کی نافرمانی کر کے''۔

یہ تو دنیا کا آغاز وانجام ہے۔ آخرت کا بھی یہی معاملہ ہے کہ خواہش کی مخالفت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے اور اس کے پیچھے چلنے والوں کے لیے جہنّم تیار کر رکھی ہے۔

پاؤں کی بیڑیاں:

۴۷۔ نفسانی خواہشات دل کی غلامی، گلے کا طوق اور پاؤں کی بیڑیاں ہیں۔ خواہش پرست ہر بدکردار کا غلام ہوتا ہے لیکن خواہش کی مخالفت کرتے ہی اس کی غلامی سے نکل کر آزاد ہو جاتا ہے۔ گلے کا طوق اور پاؤں کی بیڑیاں نکال پھینکتا ہے۔

لید کے بدلے موتی:

۴۸۔ خواہش کی مخالفت بندہ کو اس مقام پر لا کھڑا کرتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرماتا ہے۔ خواہشات کی لذت سے وہ جس قدر محروم رہتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص جیسی ہوتی ہے جس نے جانور کی لید سے اعراض کیا تو اس کے بدلہ اسے موتی سے نوازا گیا۔

خواہش پرست اپنی خواہشات سے جتنی لذت نہیں پاتا اس سے کہیں زیادہ دنیاوی اور اخروی مصلحتیں اور زندگی کے سکون وآرام سے محروم ہو جاتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنے آپ کو حرام سے بچایا تو قید سے نکلنے کے بعد ان کا دست وزبان اور نفس وقدم جس قدر آزاد تھا غور کرنے کی چیز ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدیؒ فرماتے ہیں:

''میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے کہا: اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا: جوں ہی مجھے لحد میں رکھا گیا مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا ہلکا حساب لیا۔ پھر جنت کی طرف لے جانے کا حکم فرمایا۔ ایک دن جب کہ میں جنت کے درختوں اور نہروں کے درمیان گھوم رہا تھا، نہ کوئی آہٹ تھی نہ حرکت، اچانک میں نے ایک شخص کو سنا جو میرا نام لے کر پکار رہا تھا، سفیان بن سعید! تمہیں وہ دن یاد ہے جب تم نے اپنی خواہش کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دی تھی۔ میں نے کہا: ہاں!......اللہ کی قسم! پھر ہر طرف سے مجھ پر پھول برسنے لگے''۔

مقامِ عزت:

۴۹۔ خواہش کی مخالفت دنیا وآخرت کے شرف کا باعث اور ظاہر وباطن کی عزت کا موجب ہے اور اس کی موافقت دنیا وآخرت کی پستی اور ظاہر وباطن کی ذلت کا باعث ہے۔ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ایک ہموار زمین پر اکٹھا فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا:

''آج محشر والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت والا کون ہے؟ متقی کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ وہ سب مقام عزت کی طرف چل پڑیں گے۔ خواہشات کی اتباع کرنے والے شرمندگی سے سروں کو جھکائے ہوئے خواہشات کی گرمی، اس کے پسینے اور اس کی تکلیفوں میں پریشان ہوں گے جب کہ متقی عرش کے سایہ میں ہوں گے''۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

16 مارچ: صوبہ قندہار.........ضلع دامان.........امریکی فوجی ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے راکٹ حملے کا نشانہ بنا کر مار گرایا.........ہیلی کاپٹر میں موجود تمام امریکی فوجی ہلاک

شرح صدر بھی نعمت خداوندی ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد :

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ Oوَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ Oالَّذِیْ أَنقَضَ ظَهْرَكَ Oوَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ Oفَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً Oإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً Oفَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ Oوَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ

اس سے پہلی سورت (سورۃ الضحیٰ) میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو خصوصی انعامات ہوئے ان کا ذکر تھا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن اخلاق کا بھی وہاں ذکر ہوا۔ اس سورت کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تین انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک ''شرح صدر'' اور ایک ''وضع وزر'' اور ایک'' رفع ذکر''۔ الم نشرح لک صدرک کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کو شرح صدر کی دولت عطا نہیں کی؟'' و وضعنا عنک وزرک'' اور ہم نے آپ سے آپ کے بوجھ کو ہٹایا'' ورفعنا لک ذکرک'' اور آپ کی خاطر ہم نے آپ کے ذکر کو اونچا اور بلند کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو کشادہ کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر عطا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو کشادہ فرما کر وحی ربانی کے ذریعے علوم کے سمندر آپ کے قلب میں داخل فرما دیے۔ سینے کو کشادہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوصلہ بھی بخشا اور ہمت بھی عطا کی، یہ شرح صدر بہت بڑی نعمت ہے، اس سے استقامت حاصل ہوتی ہے، اس کی بنیاد پر اللہ تبارک وتعالیٰ اخلاص کی دولت عطا کرتے ہیں۔ اگر آدمی کوئی کام کرتا ہے مگر اس کے بارے میں اس کو شرح صدر نہیں ہوتا۔ یعنی تسلی اور اطمینان نہیں ہوتا، گومگو کی کیفیت میں رہتا ہے وہ کبھی اپنے اس مشن میں جس کو بغیر شرح صدر کے اس نے شروع کیا تھا کامیاب نہیں ہوتا، شرح صدر، بہت ضروری ہے، شرح صدر ہوگا تو پورا اطمینان ہوگا مکمل تسلی ہوگی۔ جب اطمینان ہوگا تو استقامت حاصل ہوگی اور آدمی مستقل مزاجی سے اس کام کو انجام دے گا، یہی نہیں بلکہ شرح صدر اور اطمینان کامل کے نتیجے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اخلاص کی دولت بھی عطا فرمائیں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شرح صدر کی نعمت:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو شرح صدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا، اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوا'' الم نشرح لک صدرک'' کیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ نہیں کھول دیا؟ گویا جتلایا جا رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں ہم نے علوم داخل کر دیے، حوصلہ اور ہمت داخل کر دی اور اس کا نتیجہ کیا ہے؟ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محنت تسلسل کے ساتھ جاری رہی، منقطع نہیں ہوئی۔ ہر طرح کی مشکلات اور دشواریوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمت نہیں ہاری، ہر طرح کی رکاوٹوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین اپنی جگہ پر تر و تازہ رہا۔ قبیلے کے اور شہر کے لوگ دشمن ہیں، کیسی کیسی ایذائیں پہنچانے کے لیے انہوں نے تدابیر کیں۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک تعالیٰ نے جو حوصلہ عطا فرمایا تھا، اس سے کام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام رکاوٹوں کو برداشت کیا اور اپنے کام کو دل جمعی کے ساتھ آپ انجام دیتے رہے۔ اسی وجہ سے آگے فرمایا:'' و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے بوجھ کو ہٹا دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر توڑ رہا تھا۔ ایک تو ان تکالیف، شدائد اور مصائب کا بوجھ تھا جو کفار کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درپیش رہتے تھے، ان مصائب ومشکلات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برداشت کیا اور دوسرے وحی کا تحمل کرنے کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمت دی، وہ وحی کہ اگر پہاڑ کے اوپر نازل ہوتی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا، اس وحی کا تحمل کرنے کی قوت اور ہمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا کی۔ پھر یہ خوش خبری دے دی کہ '' ورفعنا لک ذکرک'' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کیا۔ بنیادی چیز کلمہ'' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے...... اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے درود میں تشہد میں اذان میں خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پڑھا جاتا ہے...... حشر میں جنت کے دروازہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہے۔ عرش کے کناروں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہے۔

ایک اور لطیف امر بھی اس میں موجود ہے کہ اگر'' الم نشرح صدرک'' کہا جاتا تو بھی بات پوری تھی۔'' و وضعنا وزرک'' اگر فرمایا جاتا تو تب بھی بات پوری تھی'' ورفعنا ذکرک'' ہوتا تب بھی مقصد حاصل تھا لیکن نہیں۔ بلکہ'' الم نشرح لک صدرک'' میں'' **لک** '' کا اضافہ فرمایا اور'' ووضعنا عنک وزرک'' میں '' عنک'' کا اضافہ فرمایا۔'' و رفعنا لک ذکرک'' میں بھی'' لک'' کا اضافہ فرمایا بغیر'' لک'' کے اول اور آخر کی آیات میں اور بغیر'' عنک'' کی درمیان کی آیت

17 مارچ: صوبہ قندہار............ ضلع بولدک............ بارودی سرنگ دھماکہ............ صلیبی فوج کا ٹینک تباہ............ 4 فوجی ہلاک

میں بات مکمل ہے۔لیکن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت کا اظہار کرنے کے لیے ''الم نشرح لک صدرک'' ارشاد فرمایا گیا۔''ووضعنا عنک وزرک'' ارشاد فرمایا گیا ہے اور ''ورفعنا لک ذکرک'' ارشاد فرمایا گیا ہے۔یعنی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ نے آپ کو شرح صدر کی دولت دی اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اس ''وزر'' اور بوجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا جو کمر توڑنے والا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو اونچا اور بلند فرمایا۔

اس کے بعد ''ان مع العسر یسرا'' دومرتبہ فرمایا گیا ہے۔آپ نے قاعدہ پڑھا ہے کہ معرفہ کا اعادہ جب بشکل معرفہ ہوتا ہے تو اس میں بعینہ پہلا معرفہ ہی مراد ہوتا ہے اور نکرہ کا جب اعادہ نکرہ کی صورت میں ہوتا ہے تو اس سے پہلا والا نکرہ مراد نہیں ہوتا ہے۔''ان مع العسر یسرا'' میں ''العسر'' معرفہ ہے اور ''یسرا'' نکرہ ''فان مع العسر یسرا'' میں بھی ''العسر'' معرفہ ہے اور ''یسرا'' نکرہ ہے۔جب ''العسر'' کو دومرتبہ لایا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی ''عسر'' مراد ہے اور ''یسر'' کو دومرتبہ نکرہ لایا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلا ''یسر'' کچھ اور ہے اور دوسرا ''یسر'' کچھ اور ہے۔اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''ان یغلب عسر یسرین'' کہ ایک عسر دو یسر پر غالب نہیں آ سکتا۔

اذا اشتدت بک البلوی ففکر فی الم نشرح

فعسر بین یسرین اذا فکرته فافرح

عسر ایک اور یسر دو۔لہٰذا ایک مشقت و تکلیف کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کئی کئی سہولتیں اور کئی کئی آسانیاں عطا فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وہ مشقت جو کفار کی طرف سے ایذا رسانی کی شکل میں پہنچی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے بدلے میں ایک یسر یہ عطا فرمایا کہ شرح صدر کی دولت عطا فرمائی اور ایک یسر یہ عطا فرمایا کہ رفع ذکر کی دولت عطا کی۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرح صدر:

یہ معاملہ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا......حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کس شرح صدر کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تھی۔اللہ اکبر! کہ آج اس برصغیر کے اندر جس میں پاکستان بھی شامل ہے، ہندوستان بھی داخل ہے۔بنگلہ دیش بھی اس میں آجاتا ہے۔ہزاروں درس گاہیں اس مدرسہ کی طرز پر، اس کی نسبت سے، اسی مدرسہ کی شاخ کے طور پر کام کر رہی ہیں۔یہ ہمارا مدرسہ بھی دارالعلوم دیوبند کی شاخ ہی ہے، آپ جانتے ہیں کہ کراچی میں کتنے دارالعلوم ہیں، ماشاءاللہ سب کا وہی نصاب تعلیم ہے، سب کی اسی کی طرف نسبت ہے، سب اپنی مادر علمی اسی کو قرار دیتے ہیں۔پورے پاکستان میں دیکھ لو، پھر ہندوستان میں دیکھ لو، بنگلہ دیش میں دیکھ لو، وہ شرح صدر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا تھا یہ اس کے ثمرات اور برکات ہیں۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرح صدر:

اسی طرح حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب دلی میں دعوت وتبلیغ کا کام شروع کیا تو بڑے شرح صدر کے ساتھ ابتدا کی۔اس کی بہت سی تفصیلات ہیں اور بہت سے اس کے جزئی واقعات ہیں۔ایک واقعہ ان کے شرح صدر کے تعلق سے میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔زاہدان (ایران کا ایک شہر ہے) میں ایک عالم مولانا عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ابھی پچھلے دنوں ان کا انتقال ہوا ہے۔وہ فرماتے تھے کہ جب مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کام کا آغاز کیا اور زیادہ دن نہیں ہوئے تھے، اس وقت میں مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھتا تھا اور کبھی کبھی مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے خیال سے نظام الدین تبلیغی مرکز جایا کرتا تھا۔ایک دفعہ مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بھائی مولوی عبدالعزیز صاحب! جب ہماری جماعتیں دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں زاہدان آئیں گی تو آپ ان جماعتوں کی نصرت کرنا۔مولانا عبدالعزیز صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا، حضرت زاہدان تو بہت دور ہے۔آپ کی جماعت والوں کو تو دہلی والے مسجدوں میں گھسنے نہیں دیتے، وہ زاہدان کیسے جائیں گے؟ اور ہم ان کی کیسے نصرت کریں گے؟ عجیب سی بات ہے تو مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان شاءاللہ ضرور جائیں گی اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔یہ شرح صدر کی بات ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو شرح صدر عطا فرمایا تھا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بڑی استقامت کے ساتھ انہوں نے اپنے کام کو جاری رکھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس میں خلوص عطا فرمایا اور وہ کام سارے عالم کے اندر پھیل گیا۔

دین کے کام میں مشکلات آتی ہیں:

لہٰذا جو دین کا کام کرنے والے لوگ ہیں ان کے راستے میں مشکلات آئیں گی۔یہ معمول چلا آرہا ہے، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ جو قرآن میں بیان کی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو ذکر یہاں آپ کے سامنے ہو رہا ہے اس میں آپ دیکھ لیجیے کہ مشکلات پر ان بزرگوں نے کس پامردی اور ہمت وحوصلہ کے ساتھ غالب آنے کی کوشش کی اور اپنے صراط مستقیم کے سفر کو ترک نہیں کیا۔اپنی سعی اور کوشش جو دین کے لیے ضروری تھی اس کو برابر جاری رکھا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں طرح طرح کی سہولتیں اور طرح طرح کی آسانیاں عطا فرمائیں۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آگئے۔اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔مخلوقِ خدا کے لیے آپ کی دعوت قبول کرنے میں آسانیاں اور سہولتیں پیدا ہوگئیں اور جوق در جوق، فوج در فوج لوگ

19 مارچ: صوبہ قندھار.........ضلع معروف.........بارڈر پولیس کے آفیسر کی فائرنگ.........ایک پولیس کمانڈر سمیت 3 پولیس اہل کار ہلاک

اسلام کے دائرہ میں داخل ہوئے۔ **یدخلون فی دین الله افواجا**۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم استقامت کو اختیار نہ کرتے، اپنی سعی و کوشش کو جاری اور برقرار نہ رکھتے تو کیا یہ صورت ہو سکتی تھی؟ نہیں۔ اس لیے مشکلات اگر پیش آئیں تو ان کو برداشت کرنا چاہیے اور صراط مستقیم کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صراط مستقیم پر چلو، اگر صراط مستقیم پر بالکل صحیح صحیح اور ٹھیک ٹھیک نہ چل پاؤ تو اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ بر بنائے بشریت اگر کوتاہی اور غلطی ہو جائے تو استغفار کر لو، توبہ کر لو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہاری غلطی کو معاف فرما دیں گے۔ لیکن صراط مستقیم پر چلنے کی سعی اور کوشش ضرور کرو اور یہ کوشش اگر جاری رہی تو ان شاء اللہ پھر کامیابیاں بھی ہوں گی، آسانیاں بھی اور ہر طرح کی سہولتیں اور رعایتیں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ Oوَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے فرائض کی انجام دہی سے فارغ ہو جائیں اور امت کی تعلیم و تربیت کے مشاغل سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرصت ملے، ''فانصب'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم محنت کیجیے، اپنی شخصی عبادت کے لیے اور اپنا تعلّق اللہ تبارک و تعالیٰ سے مضبوط سے مضبوط تر اور مضبوط تر سے مضبوط ترین بنانے کے لیے کوشس کیجیے۔

وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنی لو اپنے رب سے لگائیں۔ یہ نہیں کہ تبلیغی مشاغل کو انجام دینے کے بعد اور دعوتی مہم کو پورا کرنے کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے فکر ہو کر بیٹھ جائیں۔ نہیں اپنے رب سے لو لگائیے۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی شخصی عبادت کے لیے اہتمام کیجیے۔ یہ سلسلہ بھی جاری رہنا چاہیے تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ تعلّق کا سلسلہ پکا ہوتا چلا جائے۔ یہ بڑی ضروری بات ہے۔ یعنی دعوت و تبلیغ کا کام ہم نے کیا اور دعوت و تبلیغ میں وقت لگانے کے بعد پھر ہم بالکل بے فکر ہو کر سو جائیں؟ نہیں......اس کے بعد ہمیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ اپنے انفرادی معاملے کو اور اپنے شخصی تعلّق کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی سعی و کوشش جاری رکھنا چاہیے اور اپنے پروردگار سے لو لگائے رکھنا چاہیے، یہ چیزیں گراں اور بار نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ جب تعلّق صحیح اور استوار ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بغیر چین نہیں آتا، اطمینان نہیں ہوتا۔ آدمی بے شک ادھر اجتماعی کام بھی انجام دیتا ہے اور اجتماعی کام انجام دینے کے بعد پھر اپنا تعلّق اللہ تبارک و تعالیٰ سے درست رکھتا ہے اور اس کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لیے انفرادی طور پر ذکر اور عبادت کا بھی اہتمام کرتا ہے اور آدمی اگر ایسا نہ کرے تو اس کو چین نہیں آتا، اس لیے یہ تصور نہ کیا جائے کہ طبیعت کے اوپر بوجھ پڑے گا اور گرانی ہوگی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، شرح صدر کی دولت ہمیں عطا فرمائے اور علم و عمل کے لیے حق سبحانہ و تعالیٰ ہمارے دلوں میں یقین اور اخلاص پیدا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین و صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله واصحابه اجمعین۔(آمین)

☆☆☆☆☆

بقیہ: نفسانی خواہشات سے بچنے کے پچاس ذرائع

عرش الٰہی کا سایہ:

۵۰۔ اگر آپ ان سات لوگوں کے بارے میں غور کریں جنھیں اللہ تعالیٰ اس دن عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا جب اس کے سایہ کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کو عرش کا سایہ خواہشات کی مخالفت کی بنا پر حاصل ہوا ہے۔

ایک حاکم جو مضبوط اقتدار اور مستحکم سلطنت کا مالک ہو اپنی خواہشات کی مخالفت کیے بغیر عدل نہیں کر سکتا۔

ایک جوان خواہشات کی مخالفت کیے بغیر اپنی جوانی کے جذبات پر عبادت الٰہی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

ایک مسلمان لذت گاہوں کی طرف جانے پر آمادہ کرنے والی خواہشات کی مخالفت کے بغیر اپنا دل مساجد میں معلق نہیں رکھ سکتا۔

ایک صدقہ دینے والا اگر اپنی خواہشات پر غالب نہ ہو تو اپنا صدقہ بائیں ہاتھ سے نہیں چھپا سکتا۔

ایک مرد اپنی خواہشات کی مخالفت کے بغیر کسی خوب صورت اور صاحب منصب عورت کے بلانے پر اللہ عزوجل سے ڈر کر اسے نہیں چھوڑ سکتا۔

ایک مسلمان اپنی خواہشات کی مخالفت کر کے ہی تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

یہ سب کچھ خواہشات کی مخالفت کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں پر قیامت کے دن کی گرمی، شدت اور پسینہ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ اس کے برعکس خواہش پرست انتہائی گرمی اور پسینہ میں شرابور ہوں گے اور خواہشات کے قید خانہ میں داخل ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو ہمارے نفس امارہ کی خواہشات سے اپنی پناہ میں رکھے اور ہماری خواہشات کو اپنی محبت و رضا کے تابع بنا دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی دعائیں سنتا ہے۔

والحمد لله رب العالمین وصلی الله علی نبینا وسلم

☆☆☆☆☆

19 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین کا راکٹ سے حملہ............ایک چھوٹا جاسوس طیارہ تباہ کر دیا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حقوق وآداب

مولانا خالد فیصل ندوی

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعظیم کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ان سے محبت اور تعلّق رکھا جائے، کیوں کہ ان سے محبت وتعلّق رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے اور ان سے عداوت وبغض رضائے الٰہی سے محرومی کا باعث ہے اور دنیا وآخرت میں بڑے نقصان وخسارہ اور رسوائی وعذاب کا موجب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بہت ہی جامع انداز میں ہم مومنوں کو مؤثر تنبیہ فرمائی ہے کہ

''اللہ تعالیٰ سے میرے صحابہ کے بارے میں ڈرو، اللہ تعالیٰ سے میرے صحابہ کے سلسلہ میں ڈرو، میرے بعد ان کو ملامت کا نشانہ مت بناؤ، جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے، جو شخص ان کو اذیت وتکلیف دے اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے مجھ کو اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اذیت دیتا ہے، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو (دنیا وآخرت میں) سزا اور عذاب میں مبتلا کر دے۔'' (ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں بہت ہی بلیغ وموثر اسلوب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''میرے صحابہ کو برا مت کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تب بھی وہ ان کے ایک مد (ایک کلووزن کے برابر ایک پیمانہ) یا نصف مد (جو) خرچ کرنے کے برابر بھی ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

یقیناً حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کرنا اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام مومنوں کی لعنت وملامت کا موجب ہے، ایک حدیث میں ہے کہ

''جو شخص حضرات صحابہ کرام کو گالیاں دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، نہ اس کا فرض مقبول ہے اور نہ نفل۔'' (حکایاتِ صحابہؓ)

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے گستاخ پر لعنت بھیجنے کا صریح حکم دیا ہے کہ

''جب تم لوگ حضرات صحابہ کرام کو گالی دیتے ہوئے (منافق) لوگوں کو دیکھو تو کہو کہ تمہاری بدگوئی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو''۔ (ترمذی)

یہ حقیقت قابل ذکر ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینا حرام اور گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ اس لیے تمام مومنوں کو چاہیے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تنقیص وتنقید سے بچیں، صرف ان کی تعریف وتوصیف کریں، کیوں کہ ان کی تعریف ایمان کی علامت ہے اور ان کی تنقیص (بے عزتی) نفاق کی پہچان ہے۔ حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ

''جو صحابہ کی بے ادبی کرتا ہے وہ بدعتی، منافق اور سنت کا مخالف ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو، یہاں تک کہ ان سب کو محبوب رکھے اور ان کی طرف سے دل صاف ہو'' (حکایات صحابہ)

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان عالی میں گستاخی کرنے والوں سے دوری اختیار کی جائے اور ان سے ہرگز کوئی تعلّق نہ رکھا جائے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اپنی امت کو زوردار انداز میں متنبہ فرمایا ہے کہ

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (تمام بندوں میں) مجھے منتخب فرمایا ہے اور میرے لیے اصحاب، انصار اور رشتہ داروں کو منتخب فرمایا ہے، عن قریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو میرے صحابہ کو بُرا کہیں گے اور ان کی تنقیص (بے ادبی) کریں گے، پس تم ان کے ساتھ میل ملاپ نہ کرنا، نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔'' (مرقاۃ)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دوسرا اہم ترین حق یہ ہے کہ ان کے اعمال وافعال میں اور ان کے اخلاق میں ان کی اتباع وپیروی کی جائے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے سابقین اولین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع واقتدا پر ہم تمام مومنوں کو اپنی خوش نودی کی بشارت دی ہے۔ (سورہ توبہ: ۱۰۰) اور ان کی زندگی کو ہمارے لیے اسوہ ونمونہ قرار دیا ہے اور ان کے عمل کو مثالی قرار دیا ہے۔ (سورہ حج: ۷۸) اسی طرح احادیث مبارکہ میں ان کی اتباع وپیروی کی تاکید وترغیب بہت اہتمام سے بیان ہوئی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ

''میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، جس کی اتباع کرو گے ہدایت پاؤ گے۔''

19 مارچ: صوبہ قندہار.........ضلع میوند.........اتحادی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ.........7 اتحادی فوجی ہلاک اور 2 ٹینک تباہ

محققین اہل سنت والجماعت نے سورہ توبہ (آیت : ۱۰۰) سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتدایان امت ہیں اور تمام صالحین ان کے تابع ہیں۔ (تفسیر ماجدی)

چناں چہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بعد حضرات صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنا دنیا وآخرت میں کام یابی وکامرانی کا موجب ہے ایک طویل حدیث میں ہے کہ

''میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، ایک فرقہ کے علاوہ سب فرقے جہنّم میں جائیں گے۔ حضرات صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! جنت میں جانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو فرقہ اس راستہ پر جما رہا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' (ترمذی)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات بعض خاص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع وپیروی کرنے کا حکم عالی فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

''میں تم لوگوں میں اپنے قیام کی مقدار نہیں جانتا، پس میرے بعد دو صحابہ کرام کی اقتدا کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضوان اللہ علیہما اجمعین کی طرف اشارہ فرمایا۔'' (ترمذی)

اور ایک دوسری حدیث میں چاروں خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر گام زن ہونے کی مؤثر ترغیب دی ہے کہ

''میری سنت اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت تم تمام پر واجب ہے اور اس کو اپنی ڈاڑھوں (دانتوں) سے مضبوط پکڑلو۔'' (ابوداؤد)

مذکورہ بالا دو حقوق کے علاوہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور بھی حقوق وآداب ہیں ان میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر حق ''دفاع صحابہ'' ہے، موجودہ حالات میں اس حق کی ادائیگی بہت ضروری ہے، اس حق سے پہلوتہی باعث لعنت ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

''جب فتنے یا بدعت ظاہر ہونے لگیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جانے لگے تو عالم کو چاہیے کہ اپنے علم کو کام میں لاکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع کرے اور جو شخص حضرات صحابہ کا دفاع نہیں کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول فرمائیں گے اور نہ ہی نفل۔'' (مرقاۃ)

بہر کیف حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''شفاء'' میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اہم حقوق بیان کرتے ہوئے کیا خوب تحریر فرمایا ہے کہ

''ان حضرات کو برائی سے یاد نہ کرے، بلکہ ان کی خوبیاں اور ان کے فضائل بیان کیا کرے اور عیب کی باتوں سے سکوت کرے، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جب میرے صحابہؓ کا ذکر (براذکر) ہو تو سکوت کیا کرو۔''

یقیناً حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تاریخ ساز، عہد آفریں شخصیات کا مجموعہ ہیں اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ کے پرتو، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ثمرہ اور اسلام کی صداقت کی دلیل وحجت ہیں اور یہ حضرات بلاشبہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان میں ''زمین کا نمک اور پہاڑی کا چراغ'' تھے، جن سے ان کی اپنی ہم عصر دنیا نے رشد وہدایت کا نور حاصل کیا اور آج کی تاریخ میں بھی ان کی بلند سیرت وکردار کی شعاعوں سے ہم اپنی زندگیاں منور کرسکتے ہیں اور ان کی مثالی زندگی سے اپنی دنیا وآخرت دونوں سنوار سکتے ہیں اور دونوں جگہ کام یاب وکامراں ہوسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم تمام مومنوں کو ان کے نقش قدم پر خلوص واحسان کے ساتھ چلنے کی توفیق ارزانی فرمادے اور ان کی محبت وعظمت ہمارے دلوں میں راسخ فرمادے۔ آمین

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم(حشر: ۱۰)

☆☆☆☆☆

''جمہوریت اللہ تعالیٰ کے نظام شریعت کا مخالف دین ہے۔ کفری نظام ہے، ہم جس کے قائل نہیں، اگر ہم جمہوریت کے قائل ہوتے تو آج ہم بھی جمہوریت میں ہوتے مگر ہم جمہوریت کو کفر سمجھتے ہیں۔ جمہوریت یہودیوں کا بنایا ہوا نظام ہے جو مسلمانوں کو تقسیم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کے زمین پر اللہ تعالیٰ کا نظام چاہتے ہیں۔ جو جہاد کے ذریعے ممکن ہے اور ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ خلافت قائم ہوگا ان لوگوں کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں جنہوں نے فوج کی ظلم اور بمباری کی وجہ سے ہجرت کی ہے کہ آپ لوگ فی الحال واپس مت آئیں پاکستانی فوج اور حکومت' طالبان اور محسود قبائل کو آپس میں لڑوانا چاہتی ہے لیکن وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب نہیں ہو پائیں گے، ان شاء اللہ......اور میں محسود قوم کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ صبر سے کام لیں، پاکستان کی جیلیں قبول کرلیں مگر اپنے مسلمان بھائی کا ناحق خون بہانے سے گریز کریں، وہ وزیرستان میں ہو یا پاکستان میں کہیں بھی...... اور محسود کی لڑائی کی بات کا جہاں تک تعلّق ہے تو وہ تب ختم ہوگی جب پیش کردہ شرائط کو منظور کیا جائے گا''۔

امیر محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ

20 مارچ: صوبہ قندہار.........ضلع پنجوائی.........مجاہدین اور صلیبی فوج کے مابین جھڑپ.........5 اتحادی فوجی ہلاک اور 2 شدید زخمی

ہنسی اور مسکراہٹ......احکامات شریعہ کی روشنی میں

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

ہنسنا جہالت کی خصلت ہے:

فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے حواریین سے فرمایا: اے روئے زمین کے نمک تم خراب نہ ہونا، اس لیے کہ اگر اور چیزیں خراب ہو جائیں تو ان کا علاج نمک سے کیا جاتا ہے لیکن نمک خراب ہو جائے تو اس کی اصلاح کسی چیز سے نہیں ہوسکتی، اے حواریوں کی جماعت! تم ان لوگوں سے بالکل اجرت نہ لینا جن کو تم تعلیم دو مگر اتنی جتنی تم نے مجھے دی، اور یہ یاد رکھو کہ تم میں جہالت کی دو باتیں پائی جاتی ہیں: بغیر تعجب خیز بات کے ہنسنا اور بغیر رات کو جاگے صبح کو سونا''۔

فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''روئے زمین کے نمک سے علما مراد ہیں، اس لیے کہ علما ہی وہ ہستیاں ہیں جو لوگوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور آخرت کی کامیابیوں کی طرف ان کی رہ نمائی کرتے ہیں۔ اگر علما ہی آخرت کے راستے کی طرف رہ نمائی کرنا چھوڑ دیں تو پھر انہیں صحیح راستہ کون دکھائے گا اور جاہل کس کی اقتدا و پیروی کریں گے۔ طلبہ سے اجرت مت لو مگر اتنی جتنی تم نے مجھے دی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علمائے کرام انبیائے عظام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔ جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام مخلوق کو بلا معاوضہ تعلیم دیتے ہیں، ارشاد ہے:

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى (الشوریٰ: ۲۳)

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ میں تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا ہاں رشتہ داری کی محبت ہو''۔

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّهِ (یونس: ۷۲)

''میرا معاوضہ تو بس اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے''۔

اسی طرح علما کو بھی انبیا کرام علیہم السلام کی اقتدا و پیروی کرنا چاہیے اور تعلم پر اجرت نہیں لینا چاہیے۔ جس طرح میں نے تمہیں بلا معاوضہ تعلیم دی تم بھی بلا اجرت لوگوں کو دین کی تعلیم دو''۔

بلا تعجب خیز بات کے ہنسنے سے قہقہہ مار کر ہنسنا مراد ہے جو مکروہ ہے اور بے وقوفوں کا کام ہے، رات کو جاگے بغیر صبح سونا حماقت کی قسم ہے۔

کم ہنسو زیادہ رو:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے، کچھ لوگوں کو باتیں کرتے اور ہنستے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رکے، انہیں سلام کیا اور پھر فرمایا: لذات کو ختم کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کیا کرو، صحابہؓ نے پوچھا: لذات ختم کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا: موت، اس کے بعد ایک، مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے تو بعض لوگوں کو ہنستے دیکھ کر فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے''۔

حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلا تعجب خیز بات کے ہنسنے سے منع کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرا دیا کرتے تھے لہٰذا قہقہہ مار کر ہنسنا اچھا نہیں ہے۔ عقل مند کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جو دنیا میں قہقہہ مار کر تھوڑا بھی ہنسے گا وہ آخرت میں بہت روئے گا۔ پھر بھلا قیامت کے روز اس کا کیا حال ہوگا جو دنیا میں بہت ہنسا ہو؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جس کے سامنے جہنّم ہے اور اس خوش و مسرور ہونے والے پر جس کے سامنے موت ہے۔

ہنسنے والے کو نصیحت:

لکھا ہے کہ ایک نوجوان کے پاس سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا تو وہ خوب ہنس رہا تھا۔ انہوں نے اس سے فرمایا: بیٹا! کیا تم پل صراط پار کر گئے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا، فرمایا: کیا تمہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا ٹھکانہ جنت ہے یا دوزخ؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں، فرمایا: پھر یہ ہنسی کیسی ہے؟ لکھا ہے کہ اس کے بعد اس نوجوان کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا یعنی حضرت حسن کا کلام اس کے دل پر اثر کر گیا اور اس نے ہنسنے سے توبہ کر لی۔

اس زمانے کے علما اسی طرح کے ہوتے تھے، وہ جب کسی کو وعظ و نصیحت کرتے تو وہ اس کے دل پر اثر کرتی تھی، اس لیے کہ وہ خود اس پر عمل کرتے تھے، اس لیے ان کا علم دوسروں کو فائدہ پہنچاتا تھا۔ لیکن ہمارے دور کے علما اپنے علم پر عمل نہیں کرتے اس لیے ان کا علم دوسروں کو بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

20 مارچ: صوبہ غزنی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........پولش فوج کا ٹینک تباہ..........4 پولش فوجی ہلاک..........2 شدید زخمی

آخرت میں زیادہ رونے والے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص ہنستے ہوئے کوئی گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہوگا۔ جو دنیا میں زیادہ ہنسیں گے وہ آخرت میں زیادہ روئیں گے اور جو دنیا میں (خوف خداوندی کی وجہ سے) زیادہ روئیں گے وہ جنت میں سب سے زیادہ ہنسیں گے۔

چار غم:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چار چیزوں نے مومن کو ہنسنے اور خوش رہنے کے قابل نہیں چھوڑا:

۱) آخرت کی فکر، ۲) حصول معاش کی مشغولیت، ۳) گناہوں کا غم، ۴) مصائب میں گرفتار ہونا۔

یعنی مومن کو ان چار چیزوں میں مشغول ہونا چاہیے تاکہ وہ اسے ہنسی سے روک دیں۔ اس لیے کہ ہنسنا مومن کی شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہنسنے پر بعض قوموں کو ملامت کی، فرمایا:

أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَO وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ O وَأَنتُمْ سَامِدُونَ (النجم: ۵۹، ۶۰، ۶۱)

''سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ اور تم تکبر کرتے ہو''۔

اور رونے پر بعض قوموں کی مدح سرائی فرمائی:

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ (الاسراء: ۱۰۹)

''اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں، روتے ہوئے''

زندگی میں پانچ غم:

زندوں کو پانچ چیزوں کا غم لاحق ہوتا ہے لہٰذا ہر شخص کو ان پانچ کا غم کرنا چاہیے:

۱) گزشتہ گناہوں کا غم، اس لیے کہ انسان نے بہت سے گناہ کیے ہوتے ہیں، اسے ان کے معاف ہونے کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اس لیے انسان کو ان کی فکر اور غم ہونا چاہیے۔ ۲) نیکیاں کیں لیکن یہ معلوم نہیں وہ قبول ہوئی ہیں یا نہیں۔ ۳) اسے یہ معلوم ہے کہ اس نے سابقہ زندگی کیسے گزاری ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ آئندہ زندگی کیسے گزرے گی۔ ۴) اسے معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے دو گھر (جنت اور دوزخ) تیار کر رکھے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس کا ٹھکانہ ان دونوں میں سے کون سا گھر ہوگا۔ ۵) اسے یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہیں یا ناراض۔ لہٰذا جسے زندگی میں ان پانچ چیزوں کی فکر ہو تو وہ ہنس نہیں سکتا اور جسے اپنی زندگی میں ان پانچ چیزوں کا غم نہ ہو تو وہ مرنے کے بعد پانچ غموں کا سامنا کرے گا۔

غافل کو لاحق ہونے والے پانچ غم:

۱۔ اس ترکہ و میراث پر حسرت و افسوس جو اس نے حلال و حرام سے جمع کیا اور اپنے دشمن ورثہ کے لیے میراث میں چھوڑا۔

۲۔ اعمال صالحہ فوری طور پر نہ کرنے اور ان میں ٹال مٹول کرنے کا افسوس، وہ اپنے اعمال نامے میں تھوڑے سے اعمال صالحہ دیکھے گا اور واپس لوٹنے کی دعا کرے گا تاکہ نیک کام خوب کر سکے لیکن اسے اس کی اجازت نہ دی جائے گی۔

۳۔ گناہوں اور بداعمالیوں پر ندامت، اپنے اعمال نامے میں بے شمار گناہ دیکھ کر واپس لوٹنے کی اجازت مانگے گا تاکہ توبہ و استغفار کے ذریعے گناہ معاف کروا لے لیکن اسے اجازت نہ ملے گی۔

۴۔ اپنے بہت سے مدمقابل اور اپنے خلاف بہت سے دعوے دار دیکھے گا لیکن سوائے اپنے اعمال صالحہ دینے کے اور کسی چیز سے راضی نہ کر سکے گا۔

۵۔ اللہ جل شانہ کی ناراضی اور غیض و غضب کا مشاہدہ کرے گا لیکن راضی کرنے کی کوئی تدبیر نہ پائے گا

حزن وملال:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: اللہ جل شانہ پر ایمان رکھنے والا شام بھی غم کی حالت میں کرتا ہے اور صبح بھی حزن و ملال میں۔ اور خود حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کی حالت یہ تھی کہ جب دیکھو وہ ایسے نظر آتے تھے جیسے کسی کو ابھی ابھی کوئی مصیبت اور تکلیف پہنچی ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ ایسے مغموم معلوم ہوتے تھے کہ ابھی اپنی والدہ کو دفن کر کے آئے ہوں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہم جیسے کہ افغانستان میں امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں پاکستان میں بھی نظام پاکستان سے لڑیں گے، اس نظام سے ہماری جنگ بھی اسی بات پر ہے کہ یہ نظام امریکہ کی غلامی نہ کرے اور ایک آزاد اور خود مختار ملک کے حیثیت سے اپنی آزادانہ پالیسی بنائے جو ملک کے مفاد میں ہو اور ملک میں رہنے والوں کے مفاد میں ہو۔ محسود قبائل سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ فی الحال واپس مت آئیں کیونکہ جنگ تا حال جاری ہے ایسا نہ ہو آپ کو نقصان پہنچے ہم نہیں چاہتے بلکہ ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ عوام کو تکلیف پہنچے، عوام ہمارے ہیں اور ہم عوام میں سے ہیں...... میں دعوے سے کہتا ہوں کہ الحمدللہ علاقے کا ۷۰ فی صد حصّہ ہمارے قبضے میں ہے حکومت نے اگر قبضہ کیا ہے تو وہ محض مرکزی شاہراہ تک محدود ہے''۔ امیر حلقہ محسود مولانا ولی الرحمٰن حفظہ اللہ

20 مارچ: صوبہ پکتیکا......... ضلع زرمت......... مجاہدین اور پولیس کے مابین جھڑپ......... 7 پولیس اہل کار ہلاک

اسلام میں شہادت فی سبیل اللہ کا مقام

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين، ولا عدوان الا على الظالمين، والصلٰوة والسلام علٰى سيّد الأنبياء والمرسلين وخاتم النبيين محمد وعلٰى اله وصحبه وتابعيهم أجمعين، اما بعد!

حضرات! اسلام میں شہادت فی سبیل اللہ کو وہ مقام حاصل ہے کہ (نبوّت و صدیقیت کے بعد) کوئی بڑے سے بڑا عمل بھی اس کی گرد کو نہیں پا سکتا۔ اسلام کے مثالی دور میں اسلام اور مسلمانوں کو جو ترقی نصیب ہوئی وہ ان شہدا کی جاں نثاری و جانبازی کا فیض تھا، جنہوں نے اللہ رَب العزت کی خوشنودی اور کلمۂ اِسلام کی سر بلندی کے لیے اپنے خون سے اسلام کے سدا بہار چمن کو سیراب کیا۔ شہادت سے ایک ایسی پائیدار زندگی نصیب ہوتی ہے، جس کا نقشِ دوام جریدۂ عالم پر ثبت رہتا ہے، جسے صدیوں کا گرد و غبار بھی نہیں دُھندلا سکتا، اور جس کے نتائج و ثمرات انسانی معاشرے میں رہتی دُنیا تک قائم و دائم رہتے ہیں۔ کتاب اللہ کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں شہادت اور شہید کے اس قدر فضائل بیان ہوئے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور شک و شبہ کی ادنیٰ گنجائش باقی نہیں رہتی۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنّ اللهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنّ لَهُمُ الْجَنّةَ، يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ، وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ، فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الّذِيْ بَايَعْتُمْ بِه، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبة: ۱۱۱)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، اس پر سچّا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور اِنجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے؟ تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا معاملہ تم نے ٹھہرایا ہے، خوشی مناؤ، اور یہ ہی بڑی کامیابی ہے''۔

سبحان اللہ! شہادت اور جہاد کی اس سے بہتر ترغیب ہو سکتی ہے؟ اللہ رَبّ العزت خود نفسِ نفیس بندوں کی جان و مال کا خریدار ہے، جن کا وہ خود مالک و رزّاق ہے، اور اس کی قیمت کتنی اُونچی اور کتنی گراں رکھی گئی؟ جنت! پھر فرمایا گیا کہ یہ سودا کچا نہیں کہ اس میں فسخ کا احتمال ہو، بلکہ اتنا پکا اور قطعی ہے کہ تورات و اِنجیل اور قرآن، تمام آسمانی صحیفوں اور خدائی دستاویزوں میں یہ عہد و پیمان درج ہے، اور اس پر تمام انبیاء و رُسل اور ان کی عظیم الشان اُمتوں کی گواہی ثبت ہے، پھر اس مضمون کو مزید پختہ کرنے کے لیے کہ خدائی وعدوں میں وعدہ خلافی کا کوئی احتمال نہیں، فرمایا گیا ہے: **وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ** یعنی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدہ اور عہد و پیمان کی لاج رکھنے والا کون ہو سکتا ہے؟ کیا مخلوق میں کوئی ایسا ہے جو خالق کے ایفائے عہد کی رِیس کر سکے؟ نہیں! ہرگز نہیں! مرتبہ شہادت کی بلندی اور شہید کی فضیلت و منقبت کے سلسلے میں قرآن مجید کی یہی ایک آیت کافی و وافی ہے۔ اِمام طبریؒ، عبد بن حمید اور ابنِ ابی حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے مسجد میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور ایک انصاری صحابی بول اُٹھے: ''واہ واہ! کیسی عمدہ بیع اور کیسا سود مند سودا ہے، واللہ! ہم اسے کبھی فسخ نہیں کریں گے، نہ فسخ ہونے دیں گے''۔ نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النّبِيّنَ وَالصّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء: ۶۹)

''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اِنعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صلحا اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں''۔

اس آیت کریمہ میں راہِ خدا کے جاں باز شہیدوں کو انبیاء و صدیقین کے بعد تیسرا مرتبہ عطا کیا گیا ہے، نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وّلٰكِنْ لّا تَشْعُرُوْنَ (البقرة: ۱۵۴)

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں ان کو مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم کو احساس نہیں''۔

نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَحْسَبَنّ الّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ. فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِه وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

20 مارچ: صوبہ وردک.........ضلع نرخ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک ٹینک تباہ.........4 فوجی ہلاک.........2 زخمی

یَحْزَنُوْنَ۔ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللہِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُوْمِنِیْنَ(ال عمران: ۱۶۹)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ان کو مردہ مت خیال کرو، بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں، اپنے پروردگار کے مقرّب ہیں، ان کو رزق بھی ملتا ہے، وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی اور جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے، ان سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی اس حالت پر خوش ہوتے ہیں کہ ان پر کسی طرح کا خوف واقع ہونے والا نہیں، نہ وہ مغموم ہوں گے، وہ خوش ہوتے ہیں بوجہ نعمت وفضلِ خداوندی کے اور بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کا اجر ضائع نہیں فرماتے''۔

ان دونوں آیتوں میں اعلان فرمایا گیا کہ شہدا کی موت کو عام مسلمانوں کی سی موت سمجھنا غلط ہے، شہید مرتے نہیں بلکہ مر کر جیتے ہیں، شہادت کے بعد انہیں ایک خاص نوعیت کی برزخی حیات سے مشرف کیا جاتا ہے:

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

یہ شہیدانِ راہِ خدا، بارگاہِ الٰہی میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور اس کے صلے میں حق جل شانہ کی طرف سے ان کی عزت وتکریم اور قدر ومنزلت کا اظہار اس طرح ہوتا ہے کہ ان کی رُوحوں کو سبز پرندوں کی شکل میں سواریاں عطا کی جاتی ہیں، عرشِ الٰہی سے معلق قندیلیں ان کی قرارگاہ پاتی ہیں اور انہیں اِذنِ عام ہوتا ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں جائیں، جہاں چاہیں سیر وتفریح کریں اور جنت کی جس نعمت سے چاہیں لطف اندوز ہوں۔ شہید اور شہادت کی فضیلت میں بڑی کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں، اس سمندر کے چند قطرے یہاں پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ میری اُمت کو مشقت لاحق ہوگی تو میں کسی مجاہد دستے سے پیچھے نہ رہتا، اور میری دِلی آرزو یہ ہے کہ میں راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں''۔ (صحیح بخاری)

غور فرمایئے! نبوت اور پھر ختمِ نبوّت وہ بلند و بالا منصب ہے کہ عقل وفہم اور وہم و خیال کی پرواز بھی اس کی رفعت وبلندی کی حدوں کو نہیں چھو سکتی، اور یہ انسانی شرف ومجد کا وہ آخری نقطۂ عروج ہے اور غایۃ الغایات ہے جس سے اُوپر کسی مرتبے ومنزلت کا تصوّر تک نہیں کیا جا سکتا، لیکن اللہ رے مرتبۂ شہادت کی بلندی وبرتری! کہ حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف مرتبۂ شہادت کی تمنا رکھتے ہیں، بلکہ بار بار دُنیا میں تشریف لانے اور ہر بار محبوبِ حقیقی کی خاطر خاک وخون میں لوٹنے کی خواہش کرتے ہیں:

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخوں غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

صرف اسی ایک حدیث سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مرتبۂ شہادت کس قدر اعلیٰ و ارفع ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص جو جنت میں داخل ہوجائے، یہ نہیں چاہتا کہ وہ دُنیا میں واپس جائے اور اسے زمین کی کوئی بڑی سے بڑی نعمت مل جائے، البتہ شہید یہ تمنا ضرور رکھتا ہے کہ وہ دس مرتبہ دُنیا میں جائے پھر راہِ خدا میں شہید ہوجائے، کیونکہ وہ شہادت پر ملنے والے انعامات اور نوازشوں کو دیکھتا ہے''۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(میں بعض دفعہ جہاد کے لیے اس وجہ سے نہیں جاتا کہ) بعض (نادار اور) مخلص مسلمانوں کا جی اس بات پر راضی نہیں کہ (میں تو جہاد کے لیے جاؤں اور) وہ مجھ سے پیچھے بیٹھ جائیں (مگر ان کے پاس جہاد کے لیے سواری اور سامان نہیں) اور میرے پاس (بھی) سواری نہیں کہ ان کو جہاد کے لیے تیار کرسکوں، اگر یہ عذر نہ ہوتا تو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں کسی مجاہد دستے سے، جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے جائے، پیچھے نہ رہا کروں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری تمنا یہ ہے کہ میں راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں''۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جان لو! کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے''۔ (بخاری)

حضرت مسروق تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ(ال عمران: ۱۶۹)

تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی

21 مارچ: صوبہ پکتیکا............ضلع زرغون میں ایک افغان فوجی کی امریکی فوجی کیمپ میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ............6 امریکی فوجی ہلاک............3 زخمی

تفسیر دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہیدوں کی رُوحیں سبز پرندوں کے جوف میں سواری کرتی ہیں، ان کی قرارگاہ وہ قندیلیں ہیں جو عرشِ الٰہی سے آویزاں ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہیں سیر وتفریح کرتی ہیں، پھر لوٹ کر انہی قندیلوں میں قرار پکڑتی ہیں، ایک بار ان کے پروردگار نے ان سے بالمشافہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ عرض کیا : ساری جنت ہمارے لیے مباح کردی گئی ہے، ہم جہاں چاہیں آئیں جائیں، اس کے بعد اب کیا خواہش باقی رہ سکتی ہے؟ حق تعالیٰ نے تین بار اصرار فرمایا (کہ اپنی کوئی چاہت تو ضرور بیان کرو)، جب انہوں نے دیکھا کہ کوئی نہ کوئی خواہش عرض کرنی ہی پڑے گی تو عرض کیا : اے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری رُوحیں ہمارے جسموں میں دوبارہ لوٹا دی جائیں، تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر جامِ شہادت نوش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ اب ان کی کوئی خواہش باقی نہیں، چنانچہ جب یہ ظاہر ہوگیا تو ان کو چھوڑ دیا گیا''۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون کا فوارہ بہہ رہا ہوگا، رنگ خون کا اور خوشبو کستوری کی''۔ (بخاری)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعام ہیں:

☆ اوّلِ وہلہ میں اس کی بخشش ہوجاتی ہے۔

☆ (موت کے وقت) جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے۔

☆ عذابِ قبر سے محفوظ اور قیامت کے فزعِ اکبر سے مأمون ہوتا ہے۔

☆ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک نگینہ دُنیا اور دُنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔

☆ جنت کی بہتر حوروں سے اس کا بیاہ ہوتا ہے۔

☆ اور اس کے ستر عزیزوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہید کو قتل کی اتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی جتنی کہ تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف ہوتی ہے''۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب لوگ حساب کتاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ اپنی گردن پر تلواریں رکھے ہوئے آئیں گے جن سے خون ٹپک رہا ہوگا، یہ لوگ جنت کے دروازے پر جمع ہو جائیں گے، لوگ دریافت کریں گے کہ : یہ کون لوگ ہیں (جن کا حساب کتاب بھی نہیں ہوا، سیدھے جنت میں آگئے)؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ شہید ہیں جو زندہ تھے، جنہیں رزق ملتا تھا''۔ (طبرانی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے لیے اللہ کے ہاں خیر ہو جب وہ مرے تو کبھی دُنیا میں واپس آنا پسند نہیں کرتا، البتہ شہید اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس کی بہترین خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے دُنیا میں واپس بھیجا جائے تاکہ وہ ایک بار پھر شہید ہوجائے، اس لیے کہ وہ مرتبۂ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے''۔ (مسلم)

ابنِ مندہؒ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

''اپنے مال کی دیکھ بھال کے لیے میں غابہ گیا، وہاں مجھے رات ہوگئی، میں عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ (جو شہید ہوگئے تھے) کی قبر کے پاس لیٹ گیا، میں نے قبر سے ایسی قرأت سنی کہ اس سے اچھی قرأت کبھی نہیں سنی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ قاری عبداللہ (شہید) تھے، تمہیں معلوم نہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کی رُوحوں کو قبض کرکے زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھتے ہیں اور انہیں جنت کے درمیان (عرش پر) آویزاں کردیتے ہیں، رات کا وقت ہوتا ہے تو ان کی رُوحیں ان کے اجسام میں واپس کردی جاتی ہیں اور صبح ہوتی ہے تو پھر انہیں قندیلوں میں آجاتی ہیں''۔

یہ حدیث حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے تفسیر مظہری میں ذکر کی ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات کے بعد بھی شہدا کے لیے طاعات کے درجات لکھے جاتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

22 مارچ: صوبہ کنڑ..........ضلع نارنگ..........مجاہدین کے ساتھ امریکی اور افغان فوج کی جھڑپ..........3 امریکی اور 3 افغان فوجی ہلاک

شیخ اسامہؒ کا شہدائے اسلام سے تعلّق......

شیخ عبداللہ عزامؒ کے قلم سے

شیخ اسامہؒ، شیخ عبداللہ عزامؒ کے قریبی رفقا میں شمار ہوتے تھے......شیخ عزامؒ نے اپنی تقاریر اور تحاریر میں حتیٰ کہ اپنی آخری وصیّت میں بھی شیخ اسامہؒ کا تذکرہ مشفقانہ، والہانہ اور محبت بھرے انداز میں کیا ہے......زیرِ نظر تحریر دراصل شیخ عزامؒ کے شہدائے عرب کے تذکروں پر مشتمل ہے جو گاہے بگاہے 'الجہاد' اور 'بنیان مرصوص' نامی شماروں میں چھپتے رہے اور بعد ازاں اُنہیں 'عشاق الحور' کے نام سے مرتب کیا گیا......ان مضامین میں جہاں جہاں شیخ عزامؒ نے شہدا کے ساتھ شیخ اسامہؒ کے خصوصی تعلّق کا تذکرہ کیا، وہ مقامات ہم بعینہٖ نذرِ قارئین کر رہے ہیں......یاد رہے کہ 'ماسدۃ الانصار' نامی مرکز شیخ اسامہؒ کی امارت میں قائم تھا جس میں عرب مجاہدین کے لیے عسکری علوم وفنون کی تربیت اور عملی محاذ پر شرکت کے لیے تشکیلات کا نظام قائم تھا......ان سبھی شہدا کا تعلّق ماسدۃ سے ہی تھا......

ابوعبداللہ کی عثمان سے محبت:

عثمان مأسدہ کے لیے ایک شجرِ سایہ دار کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ان کی دوری ہم میں سے کسی کو بھی گوارا نہ تھی۔ماہِ شوال میں مَیں ابوعبداللہ (اسامہ بن لادن) کے ساتھ میدان کارزار میں تھا۔جب معرکہ خوب گرم ہوا تو ابوعبداللہ کہنے لگے"عثمان کو بھیجو کہ وہ یہاں پہرہ دیں اور کھانا تیار کریں"۔ہماری ہمیشہ یہ خواہش ہوتی کہ ہمارے کمرے کا پہرہ عثمان دیں۔عبدالمنان اور عبدالرحمٰن نیچے اتر کر دشمن کے مورچے کا جائزہ لینے گئے ہوئے تھے۔کافی انتظار کے بعد بھی دونوں واپس نہیں لوٹے تو شیخ ابوعبداللہ اسامہ بن لادن نے ایک دستہ عثمان کی سرکردگی میں نیچے بھیجا کیونکہ انہیں علاقے کے چپے چپے سے واقفیت تھی۔

اور واقعتاً وہ جنت کی خوشبو تھی!

ابوعبداللہ (اسامہ بن لادن) نے توپوں اور ٹینکوں کی گھن گرج سنی تو عبدالمنان اور عبدالرحمٰن کو آوازوں کی سمت روانہ کیا۔چلتے ہوئے عبدالمنان'اسد اللہ سندھی کے پاس کے پاس سے گزرے۔اسد اللہ ان سے پوچھنے لگے:"آپ لوگ کب آئیں گے؟" عبدالمنان نے جواب دیا"ہم ان شاء اللہ واپس نہیں آئیں گے"۔شہادت کی قربت کا احساس دیگر کئی شہدا کو بھی ہو چلا تھا۔شیرِ ہرات صفی اللہ افضلی جب اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگے تو کہنے لگے"مجھے بڑی عجیب سی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔شاید یہ جنت کی خوشبو ہے"۔اور واقعتاً وہ جنت ہی کی خوشبو تھی، جو چند گھنٹوں کے اندر اندر انہیں شہادت کا مژدہ سنانے آئی تھی۔

ابومسلم اور ابوعبداللہ کا قریبی تعلق:

ابومسلم صنعانی نے رختِ سفر باندھا اور شریکِ کاررواں ہو گئے۔ابوعبداللہ (شیخ اسامہ بن لادن) مجاہدین کو وعظ ونصیحت کی غرض سے انہیں ماسدہ کھینچ لائے۔اب ان کا زیادہ وقت جاجی اور ماسدہ میں جہادی خطبات دینے میں صرف ہوتا۔

اسامہ بن لادن اور ابوالحسن نہیمی کے درمیان گاڑھی چھنتی تھی۔دونوں میں سے ہر کوئی ابومسلم کو اپنی جانب کھینچ رہا ہوتا۔ابوعبداللہ اسامہ بن لادن اُن سے کہتے کہ قندھار کو کسی ایسے پختہ مقرر کی شدید ضرورت ہے جو مجاہدین کی فکری تربیت کر سکے۔وہ چاہتے تھے کہ کم از کم دو ہفتوں کے لیے ابومسلم تمام کام چھوڑ کر قندھار کے مجاہدین کی تربیت کا کام انجام دیں۔دوسری طرف ابوالحسن انہیں کابل لے جانے پر مُصر رہتے تا کہ وہاں کے لوگوں کی جہادی خدمت کی جا سکے۔بالآخر اسامہ انہیں قندھار لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ابومسلمؒ نے ابوعبداللہ اسامہ بن لادن کو اپنی وصیّت میں مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"اے عرب مجاہدین کے امیر! ابوعبداللہ (شیخ اسامہ)! میں آپ کو وصیّت کرتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں کوئی تحریر یا میری کوئی تصویر کسی رسالے میں نہ بھجوائیں۔"الجہاد"اور"بنیان مرصوص" میں بھی نہیں۔اگر میری اس وصیّت کی خلاف ورزی کی گئی تو میں قیامت کے روز آپ کا گریبان پکڑ لوں گا۔والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

مأسدہ کا بلال محمد خلف صخری شہید:

محمد خلف صخری نے جزیرہ العرب کے شہر طائف میں بچپن اور جوانی کے مراحل طے کیے۔جب ابوعبداللہ شیخ اسامہ بن لادن نے طائف میں مأسدۃ الانصار (انصار کی کچھار) کی بنیاد رکھی تو ابوحنیفہ نامی ایک نوجوان ان کے ساتھ شامل ہوا۔شیخ اسامہ کو اس نوجوان نے بہت متاثر کیا۔چنانچہ انہوں نے انہیں تبلیغی دورے پر روانہ کیا۔ابوحنیفہ طائف سے تعلّق رکھتے تھے، ان کی کوششوں نے طائف کے نوجوانوں کے دل مجاہدین کے لیے کھول دیے۔انہوں نے جب اپنا لائحہ عمل اہلِ طائف کے سامنے رکھا تو نوخیز جوانوں کی ایک پوری جماعت ان کے گرد اکٹھی ہو گئی۔ان ہی میں صخر بھی شامل تھے جنہیں"مأسدۃ بلال"کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

23 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع نادعلی............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک اتحادی فوجی ٹینک تباہ............5 صلیبی فوجی ہلاک

مأسدة عرب مجاهدین کی توجہ کا سب سے بڑا مرکز:

اسامہ بن لادن کا معسکر عرب مجاہدین کی توجہ کا سب سے بڑا مرکز تھا۔شفیق مدنیؒ نے بھی اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ مرکز کا رخ کیا۔یہ لوگ معسکر ہی میں تھے کہ کمیونسٹوں نے اچانک وہاں پر یلغار کردی۔کمیونسٹوں نے اسی کمرے پر دھاوا بولا جہاں شفیق موجود تھے۔ان کی زندگی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں حیرت انگیز طور پر بچا لیا۔اگلے روز مجاہدین نے معسکر کو کافروں کے ہاتھوں سے چھڑانے کی ٹھانی۔شفیق بھی ان شیروں میں شامل تھے جو گل رحمٰن کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔معسکر دشمنوں کے قبضے سے نکل آیا لیکن گل رحمٰن مرتبۂ شہادت پر فائز ہوگئے۔

مأسدہ کے نوجوان یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دیتے چلے جارہے تھے۔جلال آباد کی زمین نے اب تک بہت سے شیر جوان اپنے دامن میں سمیٹ لیے ہیں۔ابوعبداللہ اسامہ بن لادن جب ایسی کسی الم ناک خبر کو سنتے تو ان کا دل کٹ کر رہ جاتا۔ابھی اس دل گرفتگی کی کیفیت سے نکل ہی نہ پاتے کہ ایک نیا زخم سینے میں آ لگتا۔ہر شہید کی جدائی ان کی یہ کیفیت کردیتی:

ابنت دهر عندي كل بنت

فكيف وصلت أنت من الزحام

جرحت مجرحاً لم يبق فيه

مكان للسيوف أو السهام

جب ابوذہب نے داغِ مفارقت دیا تو اسامہ بن لادن نے کہا ''میں کسی کی جدائی پر اتنا دل گرفتہ نہیں ہوا جتنا ابوذہب کی جدائی نے مجھے دل گرفتگی میں مبتلا کردیا ہے''۔

کچھ ہی دنوں بعد خالد کُردی بھی ان سے جاملے تو ابوعبداللہ کہنے لگے ''خالد سے بڑھ کر مجھے کوئی عزیز نہ تھا''۔تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ عبدالمنان اور عبدالرحمٰن مصری بھی اسی کارواں میں شامل ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسلام میں شہادت فی سبیل اللہ کا مقام

''جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُحد کے قریب سے نہر نکلوائی، تو وہاں سے شہدائے اُحد کو ہٹانے کی ضرورت ہوئی، ہم نے ان کو نکالا تو ان کے جسم بالکل تر و تازہ تھے، محمد بن عمرو کے اساتذہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو (جو اُحد میں شہید ہوئے تھے) نکالا گیا تو ان کا ہاتھ زخم پر رکھا تھا، وہاں سے ہٹایا گیا تو خون کا فوارہ پھوٹ نکلا، زخم پر ہاتھ دوبارہ رکھا گیا تو خون بند ہوگیا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد کو ان کی قبر میں دیکھا تو ایسا لگتا تھا کہ گویا سورہے ہیں، جس چادر میں ان کو کفن دیا گیا تھا وہ جوں کی توں تھی، اور پاؤں پر جو گھاس رکھی گئی تھی وہ بھی بدستور اصل حالت میں تھی، اس وقت ان کو شہید ہوئے چھیالیس سال کا عرصہ ہوچکا تھا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس واقعے کو کھلی آنکھوں دیکھ لینے کے بعد اب کسی کو انکار کی گنجائش نہیں کہ شہدا کی قبریں جب کھودی جاتیں تو جونہی تھوڑی سی مٹی گرتی اس سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی''۔

یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے متعدد سندوں سے اور ابنِ سعدؒ نے ذکر کیا ہے، جیسا کہ تفسیر مظہری میں نقل کیا ہے، مندرجہ بالا جواہرِ نبوّت کا خلاصہ مندرجہ ذیل اُمور ہیں:

اوّل: شہادت ایسا اعلیٰ و ارفع مرتبہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام بھی اس کی تمنا کرتے ہیں۔دوم: مرنے والے کو اگر موت کے بعد عزّت و کرامت اور راحت و سکون نصیب ہو تو دُنیا میں واپس آنے کی خواہش ہرگز نہیں کرتا، البتہ شہید کے سامنے جب شہادت کے فضائل و انعامات کھلتے ہیں تو اسے خواہش ہوتی ہے کہ بار بار دُنیا میں آئے اور جامِ شہادت نوش کرے۔سوم: حق تعالیٰ شہید کو ایک خاص نوعیت کی برزخی حیات عطا فرماتے ہیں، شہدا کی ارواح کو جنت میں پرواز کی قدرت ہوتی ہے اور انہیں اِذنِ عام ہوتا ہے کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں، ان کے لیے کوئی روک ٹوک نہیں، اور صبح و شام رزق سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔چہارم: حق تعالیٰ نے جس طرح ان کو برزخی حیات سے ممتاز فرمایا ہے، اسی طرح ان کے اجسام بھی محفوظ رہتے ہیں، گویا ان کی ارواح کو جسمانی نوعیت اور ان کے اجسام کو رُوح کی خاصیّت حاصل ہوتی ہے۔پنجم: موت سے شہید کے اعمال ختم نہیں ہوتے، نہ اس کی ترقی درجات میں فرق آتا ہے، بلکہ موت کے بعد قیامت تک اس کے درجات برابر بلند ہوتے رہتے ہیں۔ششم: حق تعالیٰ، ارواحِ شہدا کو خصوصی مسکن عطا کرتے ہیں، جو یاقوت و زبرجد اور سونے کی قندیلوں کی شکل میں عرشِ اعظم سے آویزاں رہتے ہیں، اور جنت میں چمکتے ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

بہت سے عارفین نے جن میں عارف باللہ حضرت شیخ شہید مظہر جانِ جاناں رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، ذکر کیا ہے کہ شہید چونکہ اپنے نفس، اپنی جان اور اپنی شخصیت کی قربانی بارگاہِ اُلوہیت میں پیش کرتا ہے اس لیے اس کی جزا اور صلے میں اسے حق تعالیٰ شانہ کی تجلیٔ ذات سے سرفراز کیا جاتا ہے اور اس کے مقابلے میں کونین کی ہر نعمت ہیچ ہے۔

☆☆☆☆☆

24 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع لشکرگاہ............بارودی سرنگ دھماکہ............صلیبی فوجی ٹینک تباہ............ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک اور زخمی

شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ کی سیرت کے چند پہلو

شیخ ابو عبدالرحمٰن عطیۃ اللہؒ

امت کے صلحا اور اخیار کے سوانح اور تذکروں کو امت کے فائدے کے لیے مرتب کرنا اجر کا کام ہے۔ جب اس کام کا مقصد ان عظیم لوگوں کی زندگی کی اعلیٰ مثالوں کے ذریعے، نئی نسل کو ان کی اقتدا پر ابھارتے ہوئے خیر وفضل اور اعلائے کلمۃ اللہ کی دعوت دینا ہو تو یہ کام جہاد فی سبیل اللہ بن جاتا ہے اور جہاد باللسان والقلم کہلاتا ہے۔ جن بھائیوں نے اجر کی امید پر مجھے شیخ سعید مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ پر لکھنے پر ابھارا، ان کی اس تحریر میں ترغیب دلانے کی وجہ سے مجھے امید ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کے اجر میں برابر شریک کرے گا۔

اپنے دور کے صالحین کی سیرت پر لکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ موجودہ نسل کو اپنے زمانے میں عملی مثالیں اور قابلِ تقلید نمونے مل جاتے ہیں، جس سے ان کے اندر عمل کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ آج کے لوگوں کو سلف صالحین کی اقتدا میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ سوچ ہوتی ہے کہ ان لوگوں کا دور گزر گیا، وہ بہت رتبے اور برکت والے لوگ تھے، ان کے دور میں برکت تھی، ان پر ربانی برکات زیادہ تھیں، سب سے بڑی رحمت ان کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی تھی، یا ان کا دور ان کے قریب تھا وغیرہ وغیرہ۔ یوں مایوسی کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور وہ اپنی کم ہمتی اور اس دور میں ایسی مثالوں کے ناممکن ہونے کی وجہ سے اسلاف کی اقتدا میں قدم نہیں بڑھاتے۔ جب کہ اپنے دور کی مثالیں ان کے لیے زندہ عملی نمونہ ہوتی ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں، یہ اس کا فائدہ ہے ورنہ اہلِ ایمان کی رہ نمائی کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی زندگیاں ہی کافی ہیں مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ سعید رحمہ اللہ نے قریباً ربع صدی، یعنی اپنی آدھی سے زائد عمر ہجرت و جہاد میں گزاری۔ اس دوران مجاہد امت کی بے داری کے لیے جاری تحریکِ جہاد نے کئی منازل طے کیں۔ شیخؒ کی ساری جوانی قرآن کی صحبت میں گزری۔ انتہائی رقیق القلب تھے جن کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ وہ شریعت کی اتباع اور قرآن کی پیروی کے بہت حریص تھے۔ جوانی میں وہ مصر کی جماعت الجہاد سے منسلک تھے۔ سادات کے قتل کے بعد اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں طواغیت کی قید سے نجات دلائی۔ وہ مصر سے خوف کی حالت میں نکلے جب ان کا تعاقب جاری تھا۔ حجاز پہنچ کر حج وعمرہ ادا کیا اور افغانستان کی طرف سفر کی ترتیب کا انتظار کرنے لگے۔ پھر وہاں سے تبلیغی جماعت کے ساتھ بنگلہ دیش آئے اور یہاں گشت کرتے رہے۔ یہ بھی ایک دلچسپ قصہ ہے جو انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں بیان کیا تھا، لیکن انہوں نے کبھی اس سفر کی تفصیلات بیان نہیں کیں، یقیناً اس میں کوئی اسرار ہوں گے، جو لوگ شیخؒ کی اخلاق وصفات سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں۔

بالآخر شیخؒ ۱۹۸۶ء میں افغانستان پہنچ گئے۔ اولاً میں آپ سے شیخؒ کے جن اخلاقِ حمیدہ کو بیان کرنا چاہوں گا ان میں سب سے بڑھ کر ان کے قلب کی پاکیزگی تھی جو ان کے چہرے کی بشاشت سے عیاں تھی۔ انتہائی خوش گفتار، سادہ اور کریم النفس تھے۔ حیا و انکساری کے پیکر تھے، ان کا دل ساری امتِ مسلمہ کی محبت سے لبریز تھا، ہمیشہ مساکین وضعفا کی قربت میں رہتے۔ جو کوئی ان سے ملتا اسے ان کے حلقہ احباب میں شامل ہونے کے لیے کوئی خاص محنت یا زیادہ انتظار نہ کرنا پڑتا، بلکہ بہت جلد وہ یوں محسوس کرتا جیسے وہ اسے عرصہ دراز سے جانتے ہیں۔ اجتماعیت میں اتنی مشغولیت اور بھائیوں کے ساتھ اتنا انس ومحبت ذرا بھی ان کے یومیہ معمول یعنی قیام اللیل، تلاوت واذکار اور کسی نہ کسی نماز کے بعد درس کی ترتیب میں خلل نہیں ڈالتا تھا۔

ان کی شخصیت کا ظاہر وباطن مجسم دعوت الی اللہ تھا۔ ہمیشہ ساتھیوں کے ساتھ، مرکز، مسجد یا مہمان خانے میں کتاب کی تعلیم اور مطالعے کا اہتمام کرتے اور اگر خود نہ ہوتے تو کسی اور بھائی کو آگے کر کے اس کی حوصلہ افزائی کرتے۔ اپنے اس شدید روحانی میلان کی وجہ سے وہ تبلیغی جماعت سے محبت رکھتے تھے اور ان پر ہونے والی ساری تنقید اور اعتراضات سے واقف ہونے کے باوجود، ان کی رقت، دعوتی اخلاق اور تذکیر کی مجالس کی وجہ سے ان سے رغبت رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ پہلے افغان جہاد کے دور میں انہوں نے بعض دفعہ مختصر وقت کے لیے پنجاب میں سالانہ تبلیغی اجتماع میں بھی شرکت کی۔ ایک مرتبہ انہوں نے خود مجھ سے کہا کہ تبلیغی جماعت میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو انہیں بہت پسند ہیں۔ یہ سب کچھ ان کی اپنے قلب کی حفاظت اور نفس کے تزکیہ کی شدید حرص کا نتیجہ تھا۔ ہم کبھی کبھار باہم گفتگو میں انہیں تبلیغی کہہ کر پکارتے تھے اور بعض اوقات عام خفیہ پیغامات میں ان کے لیے 'تبلیغی' کا نام استعمال کرتے تھے۔

جو کوئی ان سے ملا، ان کے ساتھ رہا یا ان کو قریب سے جانتا تھا وہ ان کی شخصیت کے بہت سے دیگر فضائل اور اعلیٰ اخلاق سے واقف ہے۔ میں ان کے اہم اخلاق واوصاف میں سے چند اور جو بیان کرنا چاہوں گا وہ: دل کو صاف رکھنا، حسن ظن، توجہ اور دلچسپی، حلم وانکساری، قوتِ صبر، شجاعت، کریم النفسی، عالی ہمتی، اللہ سبحانہ تعالیٰ پر

24 مارچ: صوبہ لوگر..........ضلع چرخ..........مجاہدین کا ضلعی مرکز پر مارٹر گولوں سے حملہ..........مرکز تباہ..........2 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

یقین وتوکل، دیانت اورتقویٰ تھیں۔

انہوں نے کبھی کسی مسلمان بھائی پر غصہ نہیں کیا، نہ کسی کا برا تذکرہ کیا۔ حالانکہ افغانستان پر صلیبی یلغار کے بعد اپنی زندگی کے آخری سالوں میں، اپنی مسؤلیت کی ذمہ داری کی وجہ سے انہیں بہت سے جھگڑوں اور تنازعات میں سے گزرنا پڑا، جن سے انہیں بہت کراہت اور تکلیف ہوتی تھی لیکن انہوں نے کبھی ان جھگڑوں کی وجہ سے کسی بھائی سے بغض یا کینہ نہیں رکھا۔

کئی دفعہ ان کو لوگوں کی طرف سے اپنے اوپر بہتانوں اور الزامات کا پتہ چلتا، وہ بہت غمگین اور افسردہ ہوجاتے اور اللہ کا ذکر شروع کردیتے، تھوڑی ہی دیر گزرتی وہ واپس آتے اور اس الزام لگانے والے شخص کی تعریف وستائش شروع کردیتے، اس کو اپنا بھائی کہہ کر پکارتے اس کے لیے جزائے خیر کی دعا کرتے یہاں تک کہ گمان بھی نہ ہوتا کہ اس شخص نے شیخؒ کو برا بھلا کہا ہے اور لگتا کہ ان کو اس کے نام میں غلط فہمی ہوگئی ہے۔

توجہ اور یادداشت ان کی فطرت کا حصّہ تھی۔ اپنے کاموں اور معاملات کو بروقت مکمل کرنے یا یاد رکھنے کے لیے ان کو اہتمام نہیں کرنا پڑتا تھا، یہ صفت ان کے افعال وسیرت سے چھلکتی تھی۔ ان کی شخصیت ایسی معتدل تھی کہ بہت چست مزاج لوگ بھی ان کی ہم راہی میں پیچھے رہ جاتے اور بہت مستقل اور ثابت قدم بھی ان کے پرسکون مزاج سے لبریز ہوجاتے۔ یہ ظاہری کیفیت ہے لیکن درحقیقت یہ ایک انتہائی عمدہ صفت اور نافع خاصیّت ہے کیونکہ اصل مطلوب اخلاق وفضائل میں اعتدال ہے۔ اصل چیز تو تکمیل اور خاتمہ ہے اور اس کی توفیق اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ ہمارے شیخ رحمہ اللہ اہلِ توفیق میں سے تھے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ صالحین کی سرپرستی فرماتا ہے۔ ان کی جس چیز نے مجھے ہمیشہ تعجب میں ڈالا کہ اپنے چلنے پھرنے میں وہ بہت آہستہ اور تحمل مزاج تھے لیکن کاموں کو بروقت اور جلدی ختم کرنے میں بہت زیادہ توجہ اور شدت کرتے تھے۔ ان کی یہ سب صفات حلم سے مزیّن تھیں اور صبر ان کا خاصہ تھا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں صبر کی تمام اقسام اطاعت ومعصیت اور قدر پر صبر سے حصّہ عطا کیا تھا (نحسبہ کذالک)۔

انہوں نے ہمیشہ راہِ ہجرت و جہاد کی ضروریات اور اپنے نفس کی اس راہ پر استقامت کے لیے صبر کو زادِ راہ بنایا، انہوں نے ہر قسم کی اذیتوں، اسباب کی قلت، اہلِ ایمان اور مجاہدین کے مسائل کی اصلاح کی محنتِ شاقہ کو ہمیشہ صبر سے برداشت کیا۔ بلاشبہ صبر ان کا حقیقی شعار تھا۔ وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس فرمان ''یاایھاالذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ'' کی عملی تصویر تھے۔ وہ اکثر اس آیت کی تلاوت کرتے رہتے اور اکثر ان دونوں چیزوں کی تذکیر کراتے۔ نماز کی باقاعدگی میں بہت محتاط تھے اور تہجد کی بہت شدت سے حفاظت کرتے۔ اسی طرح کثرت سے روزے رکھتے، میں نے کبھی ان کا روزوں کا مستقل معمول نہیں دیکھا لیکن وہ متفرق روزے رکھا کرتے تھے۔ صبر ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ صابرین سے بہت محبت کرتے تھے، جب کسی بندے کا جائزہ لیتے تو اس میں صبر کی صفت پر توجہ کرتے۔ اسی طرح جب کسی کی مدح کرتے تو اس کے صبر و دیانت اور عبادت کو زیادہ بیان کرتے۔ جب ہمارے بھائی ابو اسلام المصری رحمہ اللہ شہید ہوئے، وہ اپنے صبر و حلم اور بردباری میں مشہور تھے۔ ایک دن میں نے شیخؒ کے ساتھ ان کی سیرت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اللہ سبحانہ تعالیٰ بھی ابو اسلام کے بارے میں کہتے ہوں گے کہ ہم نے اس کو صابر پایا۔ اس فقرے نے ان کو بہت متاثر کیا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو ایسی صابرا ہلیہ سے نوازا تھا جو اللہ کے راستے میں ان کے صبر و ثبات میں ان کی معاون تھیں۔ ان کی ایک معذور و مفلوج بیٹی تھی جو پہلے افغان جہاد کے بعد امارتِ اسلامی کے قائم ہونے سے پہلے سوڈان میں ان کے قیام کے دوران پیدا ہوئی۔ اسے بچپن میں یرقان ہوگیا۔ مرض بڑھ کر اتنا شدید ہوگیا کہ بچی بالکل معذور اور مفلوج ہوگئی، وہ اتنی کمزور تھی کہ دس سال کی عمر میں چند ماہ کی بچی کی طرح محسوس ہوتی تھی۔ اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور بولنے سے معذور تھی۔ صرف اپنے والدین کو دیکھ کر مسکراتی اور چند الفاظ بولتی تھی۔ وہ اللہ کی رحمت اور برکت کی امید پر اس کی خدمت کرتے تھے اور ایک دن بھی اس کی خدمت سے نہیں اکتائے۔ اس کی ماں ہمیشہ صبر اور خوشی سے اس کو سنبھالتی رہیں۔ وہ بیٹی جس کا نام حسناء تھا، اسی سال اپنے والدین اور بہنوں کی شہادت سے چند ماہ پہلے فوت ہوئی۔

ان کے قلب کی شجاعت اور مصائب و شدائد میں ثابت قدمی کی عملی مثالیں میں نے کئی موقعوں پر مشاہدہ کیں۔ وہ خطرات میں بالکل پرسکون اور حق پر ثابت قدم رہتے۔ اسی طرح تواضع اور ضعیف و مساکین سے میل جول، قربت اور ان کا اکرام کرنا ان کی عادت تھی۔ ان کی انصار اور عوام الناس کے ساتھ اور عوام کی ان سے قربت مشہور و معروف تھی۔ وہ کریم النفسی اور عالی ہمتی سے مالا مال تھے اسے ہم نے ان کے اختیارات، عبادات، اجتہاد اور عزتِ نفس سے پہچانا۔ اچھے کاموں سے محبت کرتے تھے اور علم و معرفت یا کسی بھی نیک کام میں بھرپور شرکت کرتے تھے۔

امتِ مسلمہ کے اتحاد کے شدید خواہاں تھے اور تفرقے اور نزاع سے بہت نفرت کرتے تھے۔ اس سلسلے میں میں ان کی ان تھک محنت اور کاوش کا ضرور ذکر کرنا چاہوں گا جو انہوں افغانستان اور پاکستان اور باقی تمام خطوں کے مجاہدین کو ایک کلمے پر متحد کرنے کے لیے کی۔ اس مقصد کے لیے انہوں کبھی کسی ملاقات یا اجتماع میں شرکت کے لیے سفر سے کبھی پس وپیش نہیں کیا، حتیٰ کہ کئی دفعہ ان کی طبیعت بھی ناساز ہوتی۔

کہاں ہیں مسلم نوجوان جوان کی اقتدا کریں اور نقشِ قدم پر چلیں۔

شیخ رحمہ اللہ (نحسبہ واللہ حسیبہ) صاحبِ دینِ متین تھے۔ تقویٰ کا پیکر

(بقیہ صفحہ ۲۴ پر)

25 مارچ: صوبہ غزنی.........ضلع گیلان.........مجاہدین اور افغان فوج کے مابین جھڑپ.........11 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

پاکستان، مسائل اور حل

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا اہل پاکستان کے نام پیغام

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه وذريتهٖ اجمعين ،اما بعد

سرزمین پاکستان پر بسنے والے میرے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حقیقت یقیناً آپ سے پوشیدہ نہیں کہ ہمارا ملک آج اپنی تاریخ کے نہایت نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ملکی معیشت تباہ ہوچکی ہے، عوام مہنگائی اور بے روزگاری کے ہاتھوں خودکشیوں پر مجبُور ہیں، گیس، بجلی اور پانی جیسی بنیادی ضروریات زندگی کا حصول بھی مشکل ہوگیا ہے......کرپشن اور بدعنوانی کے ذریعے اس زمین کے قیمتی وسائل لوٹے اور بیرون ملک منتقل کیے جارہے ہیں......ملکی آزادی وخودمختاری ہر روز امریکی ڈرون حملوں کے ذریعے پامال ہورہی ہے......بدامنی عام ہوگئی ہے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے خود چوری، ڈاکوں، بدکاری اور منشیات کی خرید وفروخت جیسے جرائم کی سرپرستی کررہے ہیں......ملک کے خفیہ ادارے اپنے ہی شہریوں کی جاسوسی کرنے، اُنہیں اغوا کرنے اور اُن کی مسخ شدہ لاشیں بیابانوں ویرانوں میں پھینکنے میں مصروف ہیں......برّی اور فضائی افواج کی قیادت فخریہ اعلان کررہی ہے کہ اُس نے بھارت کے خطرے سے منہ پھیر کر اب اپنی ہی آبادی کے خلاف جنگ کرنے کو اپنی اولین ترجیح بنا لیا ہے...... ملک امریکی کالونی بن چکا ہے......اور امریکی خفیہ ایجنسیوں کے کارندے ملک بھر میں دندناتے پھر رہے ہیں......

بلوچستان، قبائلی علاقہ جات، مالاکنڈ وسوات اور کراچی سمیت پورا پاکستان ہی میدانِ کارزار بن چکا ہے......لادین سیکولر طبقات اپنے کفریہ عقائد اور ملک کو سیکولر بنانے کے عزائم کا کھلم کھلا اظہار کررہے ہیں......اسلام کے نام پر حاصل کردہ پاکستان میں علمائے اسلام غیر محفوظ ہیں......آئے روز ملک کے کسی نہ کسی حصّے میں کوئی نہ کوئی ممتاز عالم دین شہید ہورہا ہے......اور تو اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اس پاک سرزمین پر بھی قرآن عظیم الشان اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے واقعات معمول بن گئے ہیں اور ان گستاخوں کا ہر بار صاف بچ نکلنا بھی معمول بنتا جارہا ہے......

یہ اور ایسے دسیوں ہزار مسائل آج پاکستان کو گھیرے ہوئے ہیں......اور یہ تبصرے اب اکثر ہی سننے کو ملتے ہیں ''اگر فلاں کام نہ کیا گیا تو پاکستان تباہ ہوجائے گا، اگر فلاں قدم نہ اٹھایا گیا تو ملک ٹوٹ جائے گا''......یقیناً یہ صورت حال اس سرزمین اور اس میں بسنے والے کروڑہا مسلمانوں سے محبت رکھنے والے اور اُن کے غموں کو اپنا غم جاننے والے ہر فرد کے لیے نہایت باعث تشویش ہے......

نااہل شیطانی تکون:

میرے عزیز بھائیو! پاکستان کے موجودہ حالات اور اُس کی ٦٥ سالہ سیاسی تاریخ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ملک کا حکمران طبقہ یعنی سرمایہ دار اور جاگیر دار سیاسی خاندانوں، فوجی جرنیلوں اور بیوروکریٹ افسروں کی شیطانی تکون اس ملک کے معاملات چلانے کے لیے قطعاً نااہل ہے......یہ مفاد پرست ودین بے زار طبقہ ہمیں دنیا وآخرت دونوں کی تباہی کے رستے پر لے جارہا ہے......ملکی معاملات ان کے ہاتھ میں چھوڑنے ہی کے سبب مشرقی پاکستان الگ ہوا......اور اب انہی کی حماقتوں اور ظلم وفساد سے باقی ماندہ پاکستان بھی خطرے میں ہے......

> ہمارے تمام مسائل کا حل شریعت پر عمل کرنے اور اسے غالب وحاکم بنانے میں پوشیدہ ہے فرنگی سامراج کی مسلط کردہ جمہوریت اور امریکی سامراج کے وفادار جرنیلوں کی آمریت ہم بہت بھگت چکے......اس دھرتی کے سارے وسائل یہ بدبخت نظام چوس گئے......ہم نے رب سے منہ پھیرا تو ہماری زمین کی زرخیزی چھِن گئی، آسمان نے اپنے خزانے روک لیے......ہم نے دین کے احکامات پامال کیے تو ہم اللہ جل جلالہ کی رحمت سے محروم ہوگئے......

ان سے مزید توقعات وابستہ کرنا، پارلیمانی قراردادوں، عدالتی مداخلت یا فوجی انقلاب میں مسائل کا حل تلاش کرتے رہنا اور معاشرے کے مخلص اور صاحب فہم افراد کا بھی یہی روایتی گردان دہرانا یقیناً حقائق سے فرار پر مبنی رویہ ہوگا......یہ علم رکھنے کے باوجود کہ قوت واقتدار کے حامل طبقے کی ترجیحات ہی مختلف ہیں، وہ اس بنیادی اہلیّت ہی سے عاری ہیں جو ان مسائل کو حل کرنے کے لیے مطلوب ہے......بلکہ وہ تو خود تمام مسائل کی جڑ ہیں......اس سب کے باوجود انہی کی طرف امید کی نگاہوں سے دیکھنا درحقیقت سراب کو سراب جاننے کے بعد بھی اس تمنا میں اُس کے پیچھے دوڑتے رہنے کے مترادف ہے کہ شاید یہ سراب کبھی پانی میں بدل جائے......یقیناً یہ رویہ کسی صاحب ایمان اور صاحب عقل کو زیب نہیں دیتا......

25 مارچ: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............بارودی سرنگ دھماکہ............صلیبی فوج کا ایک ٹینک تباہ............4 صلیبی فوجی ہلاک

آیئے! اس تلخ مگر ناقابل تردید حقیقت کا سامنا کریں کہ ہم بحیثیت قوم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں یا شاید تباہی کے گڑھے میں گر چکے ہیں اور افسوس کہ جن کے ہاتھ میں ۶۵ سال سے قیادت و رہبری ہے، وہی اس تباہی کے ذمہ دار ہیں...... یہ صورت حال اس ملک کے سنجیدہ اور دردِ دل رکھنے والے لوگوں پر ذمہ داری کا بھاری بوجھ عائد کرتی ہے......اب مزید انتظار و تاخیر کا وقت نہیں، ورنہ حالات ایسے مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں سے واپسی ناممکن ہوگی......اس ملک کے اہل علم و نظر، اہل صدق واخلاص حضرات پر لازم ہے کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں، مجتمع ہوں اور بلا تاخیر قوم کی رہ نمائی کے لیے کوئی لائحہ عمل طے کریں...... بلاشبہ یہ معمول کی زندگی گزارتے رہنے اور روزمرہ مصروفیات میں مشغول رہنے کا وقت نہیں......عوام کسی رہبر کے متلاشی ہیں اور کسی صالح اور قابل اعتماد قیادت کے منتظر ہیں......

حقیقی قیادت کا اہل کون......؟

میں اس موقع پر بالخصوص اس ملک کے علمائے حق سے درخواست کروں گا......وہ اس قوم کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لیے آگے بڑھیں......اس سے قبل کہ کوئی اور مداری اور دھوکے باز آگے بڑھے اور حکمرانوں سے بے زار اور حالات سے تنگ عوام کو کسی ایسی سمت میں لے جائے جو اس قوم کو ایک نئی منجدھار میں پھنسانے کا باعث ہو...... بلاشبہ اس مرحلے پر بھی فساق و فجار اور بدطینت افراد کے ہاتھوں میں قیادت چھوڑ دینا، اس خطے کے لیے اور اس میں اسلام اور اہل اسلام کے مستقبل کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے...... یہ تو دشمنانِ دین کی دلی تمنائیں پوری کرنے کا باعث ہوگا......اقبال نے شیطان اور اُس کے چیلوں کی اسی تمنا کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے......

؎ تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات
خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

اور کہتے ہیں کہ

؎ ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

میرے محترم علمائے کرام اور اساتذہ عظام! یقیناً حق گو علما ہی مسلم معاشرے کی حقیقی قیادت ہیں......استعماری طاقتوں نے ان سے یہ مقامِ قیادت بزورِ قوت چھینا تھا......لیکن اب اس نازک مقام کو دوبارہ سنبھالنے کا وقت آچکا ہے اور اس کے بھاری تقاضے پورے کرنا ایک شرعی فریضہ بن چکا ہے......جس طرح لوگوں کے شخصی معاملات میں آپ حضرات اُنہیں دین کا حکم بتاتے ہیں، اسی طرح ان کے اجتماعی امور میں بھی آپ ہی نے انہیں اسلام کی مبارک تعلیمات کی روشنی میں لے کر چلنا ہے......

میرے محترم علمائے کرام او راساتذہ عظام! اللہ رب العزت نے آپ حضرات کو کتاب وسنت کا وہ مبارک علم دیا ہے جس کی روشنی اندھیری راتوں میں بھی راہ دکھاتی ہے...... بلاخیز طوفانوں میں بھی منزل پر پہنچاتی ہے......اس ملک کے افق پر چھائے گہرے بادل بھی اسی علم کے نور سے چھٹ سکتے ہیں......میرے محترم علمائے کرام اور اساتذہ عظام! اللہ رب العزت نے آپ حضرات کو وہ لاکھوں طلبہ و تبعین دیے ہیں جو آپ کے حکم پر اس دین کی خاطر سر تک کٹانے پر تیار ہیں......ابھی چند دن قبل ہی کراچی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے موقع پر مولانا عثمان صاحب نے فرمایا تھا:

''اس وقت پاکستان میں وفاق المدارس کے ۳۵ لاکھ طلبہ تعلیم حاصل کررہے ہیں، اور ہزاروں کی تعداد میں مدارس ہیں......ایسا نہیں ہے کہ یہ ۳۵ لاکھ طلبہ آسمان سے اترے ہیں یا زمین سے نکلے ہیں، ان کے خاندان ہیں، گھر بار ہیں......کروڑوں میں یہ تعداد پہنچتی ہے......کیا حکومت ہمیں مجبور کرنا چاہتی ہے کہ ہم اس پبلک کو سڑکوں پر نکالیں؟''۔

میرے محترم ومحبوب علمائے کرام! اب وقت آگیا ہے کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اس خطے کو تباہی سے بچانے کے لیے یہ قوت بروئے کار لائی جائے......قدم بڑھایئے، قوم کی رہ نمائی کیجیے، شریعت کی روشنی میں ایک واضح لائحہ عمل دیجیے......ان شاء اللہ اس ملک کے عوام آپ کے ساتھ ہوں گے اور آپ اپنے مجاہد بیٹوں کو بھی ہر قدم پر اپنا دست و بازو پائیں گے......ابھی کچھ عرصہ قبل ہی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اس قوم نے گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاج کے موقع پر کس طرح ایک دن میں بیس سے زائد جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنی نبی علیہ صلوۃ اللہ وتسلیمہ کی محبت سے سرشار ہوکر ہر قربانی دینے کے لیے نکل آئی۔

یہ واقعہ یہ ثابت کرنے کے لیے کافی دلیل ہے کہ مغرب اور اُس کے آلۂ کاروں کی ساری مذموم کوششوں کے باوجود، اُن کے سارے پروپیگنڈے اور گمراہ کرنے کی ساری سازشوں کے باوجود، یہ قوم اپنے دین کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے اور اس کی خاطر قربانی دینے سے لمحہ بھر نہیں جھجکتی......مسئلہ قیادت کے فقدان کا ہے......پس آگے بڑھیے، اللہ آپ کو قوت بخشے، آپ کے اقدامات میں برکت عطا فرمائے، آپ اس امت کا دل ہیں، آپ کی زندگی وحرکت سے امت کی زندگی وموت کا براہ راست تعلّق ہے

؎ گر صاحب ہنگامہ نہ ہو منبر ومحراب
دیں بندۂ مومن کے لیے موت ہے یا خواب

میں اس موقع پر اس ملک کے غیور عوام اور معاشرے کے تمام موثر طبقات سے بھی یہ اپیل کروں گا کہ وہ اہل حق علما کے گرد اکٹھے ہوں......اللہ رب العزت اپنی پاک

25 مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع مرجہ......امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ......مجاہدین نے دو ٹینک تباہ کردیے......6 امریکی ہلاک اور 2 شدید زخمی

کتاب میں حکم فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ (النساء: ۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولوالامر کی اطاعت کرو''۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بعد ہمیں اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے......اور امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور متعدد تابعین و مفسرین کرام نے ذکر کیا ہے کہ یہاں اولوالامر سے مراد ہے دین کا علم و فہم رکھنے والے افراد......پس میں اس ملک کے عوام و خواص سے، ملکی حالات پر کڑھنے اور درد دِل رکھنے والے ہر فرد سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ علمائے حق کے گرد اکٹھے ہوں، علما کے دست و بازو بنیں، مساجد کو اپنا بنیادی مورچہ بنائیں اور ایک ملک گیر عوامی تحریک کی بِنا ڈالیں جو اس ملک کو ان مسائل سے نجات دلانے پر منتج ہو جس میں آج یہ مبتلا ہے......

مسائل کا حل:

میں اس ملک کے تمام اُن افراد سے جو اس قوم کا غم کھاتے ہیں اور حالات کو بدلنے کے لیے درکار جذبۂ عمل اور غیرت و حمیت رکھتے ہیں، یہ درخواست کروں گا کہ وہ یہ یقین اپنے سینوں میں راسخ کر لیں کہ ہمارے تمام مسائل کا حل شریعت پر عمل کرنے اور اسے غالب و حاکم بنانے میں پوشیدہ ہے فرنگی سامراج کی مسلط کردہ جمہوریت اور امریکی سامراج کے وفادار جرنیلوں کی آمریت ہم بہت بھگت چکے......اس دھرتی کے سارے وسائل یہ بدبخت نظام چوس گئے......ہم نے رب سے منہ پھیرا تو ہماری زمین کی زرخیزی چھن گئی، آسمان نے اپنے خزانے روک لیے......ہم نے دین کے احکامات پامال کیے تو ہم اللہ جل جلالہ کی رحمت سے محروم ہو گئے......ایسا کیوں نہ ہو جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مسائل کے سبب کی واضح نشان دہی کرتے ہوئے فرمادیا:

وما حكموا بغير ماانزل الله الا فشا فيهم االفقر

''اور جب بھی کوئی قوم اللہ کی نازل کردہ شریعت سے ہٹ کر فیصلے کرے گی تو اُس میں فقر و فاقہ پھیل جائے گا''۔

جب کہ ایک اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ

اذاظهر الزناوالربا في قرية فقد احلوا بانفسهم عذاب الله

''جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جائے تو وہ خود کو اللہ کے عذاب کا حق دار بنا لیتے ہیں''۔

پس شریعت کا نفاذ ہی ہمارے مسائل کا حل ہے، ہمارے دکھوں کا مداوا ہے، ہمارے رب کی رضا، دنیا میں اُس کی تائید و نصرت اور آخرت میں اُس کی جنتوں کے حصول کا واحد رستہ ہے......بندۂ فقیر کی نگاہ میں شریعت کے نفاذ کی سمت چند بنیادی عملی اقدامات یہ ہو سکتے ہیں:

☆ موجودہ فاسد سیاسی و فوجی قیادتوں کی بجائے ربانی علما کے گرد اکٹھا ہوا جائے۔

☆ معاشرے کے صالح باا ثر افراد و طبقات دشمن کی سازشوں اور ہر قسم کے دباؤ کے مقابلے میں علما کو قوت بخشیں، ان کی پشت پر کھڑے ہوں اور ان کی حفاظت و حمایت کریں تاکہ وہ آزادانہ کلمۂ حق کہہ سکیں۔

☆ معاشرہ اپنے باہمی فیصلوں اور تنازعات کے حال کے لیے تھانہ کچہری کے متعفن، کرپٹ اور باطل نظام کی جگہ دارہائے افتاء کی طرف رجوع کرے، علمائے کرام دارالافتاء میں شرعی دارالقضا بھی قائم کریں اور یوں محلوں، قصبوں اور شہروں کی سطح پر نفاذِ شریعت کا عملی آغاز کیا جائے۔

☆ دین سے محبت کرنے والے نوجوانوں پر مشتمل ایسے گروپس تشکیل دیے جائیں جو علمائے کرام کی رہ نمائی میں اپنے محلوں اور علاقوں کی سطح پر منکرات کے خاتمے اور کمزوروں و مظلوموں کی مدد کا فرض سرانجام دیں۔

☆ ملک بھر کے باحمیت اور حق گو علما اکٹھے ہو کر ملکی سطح پر، تمام شعبہ ہائے زندگی میں شریعت کے جامع اور مکمل نفاذ کا مطالبہ کریں اور یہ نفاذ، دین سے جاہل اور سورہ اخلاص پڑھنے کی صلاحیت سے بھی عاری ممبران پارلیمان کی بجائے ملک کے جید علما کی رہ نمائی میں انجام پائے۔

☆ ملک بھر کے اہلِ حق علما ملک سے امریکی نفوذ کے مکمل خاتمے اور پاکستانی سرزمین سے افغانستان پر قابض امریکی افواج کے ساتھ کیے جانے والا ہر قسم کا تعاون رکوانے کے لیے مضبوط و متفقہ موقف اختیار کریں۔

میری رائے میں یہی اقدامات اس قوم کو مسائل کی دلدل سے نکالنے، رب کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور ملک کو ٹوٹنے یا بھارت اور امریکہ کا براہ راست غلام بننے سے بچانے کی واحد سبیل ہیں......

اپنی بات سمیٹنے سے قبل میں قبائل کے غیور عوام سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ حالات کی نزاکت کا ادراک کریں اور دشمنوں کی سازشیں سمجھنے کی کوشش کریں......دنیا بھر کی دین دشمن قوتیں قبائلی عوام کا اسلام سے والہانہ لگاؤ دیکھ چکی ہیں اور قبائلی علاقہ جات کو اپنے مذموم مقاصد میں حائل ایک اساسی رکاوٹ سمجھتی ہیں......تبھی آج ہر ترغیبی و ترہیبی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے اس خطے کے عوام کو جھکانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے......ایک طرف تو قبائل کو جمہوریت کا تحفہ دینے کے وعدے کیے جا رہے ہیں، گویا کہ جمہوریت کوئی بڑی اعلیٰ و ارفع شے ہو......

(بقیہ صفحہ ۲۴ پر)

25 مارچ: صوبہ زابل......ضلع شاہ جوئی......نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......1 گاڑی اور 3 آئل ٹینکر تباہ......1 فوجی ہلاک اور 2 زخمی

صلیبیوں کی ہزیمت کے دن بہت قریب ہیں

صوبہ فاریاب کے جہادی مسئول مولوی عطاء اللہ عمری سے انٹرویو

مولوی عطاء اللہ عمری، صوبہ فاریاب کے ضلع اندخوی کے عظیم سپوت ہیں۔ وہ پانچ سال قبل شرعی مدرسے سے فارغ ہوکر شریعت کے نفاذ اور امریکیوں اور ان کے آلہ کاروں کے خلاف قافلہ جہاد کے ہمراہی بنے۔ صوبہ فاریاب میں مجاہدین کے عمومی مسؤل متعیّن ہونے سے پہلے وہ بادغیس اور زابل کے صوبہ میں جہادی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ ان کے ساتھ ملاقات کا احوال پیش خدمت ہے۔

سوال: ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور گذارش کرتے ہیں کہ صوبہ فاریاب کا اجمالی خاکہ بیان کریں؟

جواب: الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ قائد المجاهدين محمد و علیٰ آله و اصحابه اجمعين امابعد!

فاریاب افغانستان کے شمالی صوبوں میں سے ہے۔ اس کے شمال میں جمہوریہ ترکستان ہے، مغرب میں صوبہ بادغیس اور جنوب میں صوبہ غور ہے۔ اس کے مشرق میں جوزجان اور سرپل کے صوبے واقع ہیں۔ صوبہ فاریاب سولہ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ: المار، قیصار، پشتون کوٹ، چہل پوش، خواجہ ناموسی، خواجہ سبز پوش، شرین تگاب، دولت آباد، اندخوی، قرم قل، خان چہ باغ، قرغان، بل چراغ، گورزیوان، لولاش اور بندر ہیں۔ افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح یہ صوبہ بھی جنگ کی تباہ کاریوں سے بری طرح متاثر ہوا ہے۔ یہاں کے لوگوں کی معاشی حالت کافی کمزور ہے۔ آبادی کی اکثریت کھیتی باڑی اور مویشی پال کر گزارہ کرتی ہے۔ جب کہ ان کی بنیادی ضروریات اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

سوال: آپ اس صوبے کی جہادی صورت حال اور مختلف علاقوں میں مجاہدین کے اثر و رسوخ کے بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب: صوبے کے تمام اضلاع میں امارتِ اسلامی کی جہادی اور دیگر تشکیلات موجود ہیں، البتہ مختلف علاقوں میں ان کی کیفیت مختلف ہے۔ مزار شریف اور ہرات کو ملانے والی بڑی سڑک جو فاریاب کے درمیان میں سے گزرتی ہے، اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ سڑک کے جنوبی طرف کا علاقہ کوہستان اور شمالی علاقہ ترکستان کہلاتا ہے۔ صوبے کا بڑا حصّہ شمالی اضلاع پر مشتمل ہے۔ ان اضلاع کے ضلعی مراکز اور راستوں پر موجود دشمن کی چند چوکیوں کے علاوہ تمام علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے۔ ان علاقوں میں مجاہدین کھلے عام اور اعلانیہ رہتے ہیں اور عوام میں آزادی سے دعوتی اور تربیتی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ دشمن بہت بڑی تعداد یا مخصوص علاقوں میں رات کے چھاپوں کے علاوہ ان علاقوں میں داخل ہونے کی جرات نہیں کرتا۔ ان چھاپوں میں بھی اسے مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک کوہستان کے جنوبی علاقوں کا تعلّق ہے مثلاً بل چراغ یا بندر وغیرہ اضلاع تو یہاں بھی مجاہدین موجود ہیں، لیکن چھوٹے گروپوں کی شکل میں جہادی کارروائیاں کرتے ہیں۔ البتہ یہاں مجاہدین کی تعداد اور قوت شمالی اضلاع کی نسبت کم ہے۔ عمومی طور پر پورے صوبے میں مجاہدین کا کنٹرول بڑھ رہا ہے، پچھلے سالوں میں مجاہدین کا قبضہ بہت سے علاقوں میں ہوگیا ہے اور انہوں نے کئی علاقے دشمن کے تسلط سے آزاد کرائے ہیں۔

سوال: دشمن یہ دعوے کر رہے ہیں کہ اربکی کے نام سے مقامی ملیشیا کھڑی کر کے انہوں نے بہت کامیابیاں حاصل کیں ہیں اور اس وجہ سے متعدد علاقے مجاہدین کے کنٹرول سے نکل گئے ہیں؟ ان دعوؤں کا آپ کیا جواب دیں گے؟

جواب: مقامی ملیشیا کا یہ حربہ امریکیوں نے عراق سے درآمد کیا اور اس پر بہت زیادہ وسائل لگا دیے۔ اس کو میڈیا کے پروپیگنڈے کے ذریعے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ لیکن عملی طور پر اس سے دشمن کو سراسر خسارہ ہی ہوا ہے۔ انہوں نے اس منصوبے پر کئی ملین ڈالر لگا دیے لیکن کوئی حقیقی فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔ شمال میں دشمن نے ان ملیشیا کی بہت زیادہ تشہیر کی اور یہ دعوے کیے کہ انہوں نے اس سے بہت زیادہ کامیابیاں حاصل کیں ہیں اور پیش قدمی کی ہے، لیکن جہاں تک میرا آنکھوں دیکھا مشاہدہ ہے، انہوں نے دولت آباد، شرین تگاب، قیصار اور چہل گزی کے علاقوں میں چند اوباشوں اور راہ گیروں کو مسلح کیا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ کوئی ایک علاقہ بھی مجاہدین سے واپس نہیں لے سکے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ مجاہدین کے خوف سے اپنے مسکن اور مراکز سے باہر نکلنے سے بھی گھبراتے ہیں۔

امریکیوں نے دولت آباد اور چہل گزی کے علاقوں میں اس ملیشیا کے کچھ گروپوں کو مرکزی سڑک کی حفاظت پر مامور کیا لیکن وہ مجاہدین کے خوف سے نہ اپنے گھروں سے نکلے اور نہ ہی اپنی چوکیوں پر گئے۔ ایسی صورت حال میں اس کا کیا امکان ہے کہ وہ مجاہدین کے خلاف کامیابیاں حاصل کریں؟ ان ملیشیا کا واحد کام دشمن کے لیے جاسوسی کرنا اور ان کے بڑے چھاپوں کے دوران انہیں مقامی رہبری فراہم کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر ان شاء اللہ وہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل سے مجاہدین نے

26 مارچ: صوبہ ہلمند.........ضلع گرمسیر.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ.........ایک کمانڈر سمیت 26 افغان اہل کار ہلاک.........30 زخمی

ان ملیشیا کے بہت سے لیڈروں کو قتل کیا ہے جس سے باقیوں کے جذبے ماند پڑ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ صلیبی بھی اس ملیشیا کا کوئی اہم کردار نہ ہونے کی وجہ سے اس پر مزید خرچ کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتے۔اس لیے اس کے بہت سے افراد نے نوکریاں چھوڑ دی ہیں۔یوں اکثر علاقوں میں دشمن کا یہ منصوبہ، مجاہدین کے خلاف لڑائی میں کوئی کردار ادا کیے بغیر ہی انجام کو پہنچ گیا ہے۔

سوال: گزشتہ سال میں اس صوبے میں اپنی جہادی کاروائیوں کی تفصیل بتائیں گے؟

جواب: اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلا سال، افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح فاریاب میں بھی فتوحات اور کامیابیوں کا سال تھا۔مجاہدین کی میزائل، مائن اور کمین وغیرہ کی کارروائیاں روزانہ کی بنیاد پر جاری رہیں۔اس کے علاوہ مجاہدین نے دشمن پر پانچ بڑے استشہادی حملے کیے جن میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ان میں سے آخری حملہ صوبے کے مرکز میمنہ میں ایک امریکی گشتی پارٹی پر کیا گیا جس میں دسیوں امریکی فوجی قتل اور زخمی ہوئے۔پچھلے سال دشمن نے خواجہ کنتی کا علاقہ مجاہدین سے چھیننے کے لیے کئی آپریشن کیے اور راتوں کو گھروں پر چھاپے مارے۔لیکن ہر دفعہ انہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور ہر آپریشن یا چھاپے میں کثیر نقصان اٹھانا پڑا۔اسی طرح دشمن نے ضلع پشتون کوٹ کے علاقے آقدرہ میں ایک بڑا آپریشن کیا جو تین دن تک جاری رہا۔ہماری معلومات کے مطابق اس آپریشن میں صلیبیوں اور ان کے غلام مقامیوں کے تقریباً سینتالیس فوجی مارے گئے۔آپریشن ختم ہونے کے بعد فاریاب کے مرکز میمنہ میں دشمن نے اپنے مقتول اور زخمیوں کی تعزیت اور سوگ میں خصوصی تقریب منعقد کی۔

سوال: پچھلے سال مجاہدین کے البدر آپریشن کی امتیازی خصوصیّت یہ تھی کہ اس میں کٹھ پتلی حکومت کی بہت سی اہم شخصیات اور عہدے دار قتل ہوئے،کیا آپ کے ہاں بھی افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح ایسے واقعات پیش آئے؟

جواب: جی بالکل! البدر آپریشن نے غزوہ بدر کی یاد تازہ کردی۔ان کارروائیوں میں اسی طرح دشمن کی کئی اہم شخصیات قتل ہوئیں جس طرح غزوہ بدر میں مشرکین کے بڑے سردار قتل ہو گئے تھے۔فاریاب میں بھی دشمن کے کئی اہم لیڈر اور مشہور شخصیات ماری گئیں۔ان میں اس صوبے کی انٹیلی جنس کا سربراہ سید احمد، ضلع اندخوی کا سیکورٹی چیف نجیب اللہ، ضلع المار کے عسکری ذمہ دار بھلوان سلام اور یونس اسی طرح ضلع دولت آباد کے ذمہ دار حمد اللہ اور ضابط یہ سب مجاہدین کے حملوں میں قتل ہوئے۔

سوال: صوبے کے مرکز میمنہ اور دیگر مرکزی شہروں میں آپ کی سرگرمیاں کیسی ہیں؟

جواب: فاریاب میں اعلانیہ حملوں کی طرح مجاہدین کی خفیہ کارروائیاں بھی بہت موثر اور کامیاب رہیں۔مجاہدین نے خفیہ، چھاپہ مار جنگ کے جدید حربوں کو استعمال کرتے ہوئے دشمن کو نشانہ بنایا، اور پر جن عہدے داروں کے قتل کا میں نے تذکرہ کیا ان میں سے اکثر مجاہدین کے خفیہ حملوں کا نشانہ بنے۔مثلاً ایک دفعہ مجاہدین نے اربکی ملیشیا کے ایک افسر حمید اللہ کو ہسپتال میں اس کے بستر پر قتل کیا۔اسی طرح مجاہدین نے ایک افسر یونس کو ایک گھڑ دوڑ کے دوران میں اس کے گھوڑے پر پستول سے فائر کر کے قتل کیا وہ فاریاب کا ایک مشہور گھڑ سوار تھا۔یہ چند مثالیں ہیں اس کے علاوہ مجاہدین نے دشمن کی قیادت پر اس طرح کے کئی وار کیے ہیں جس سے دشمن کی صفوں میں شدید خوف واضطراب پھیل گیا ہے۔یہ سارا کام خطرناک خفیہ حملوں کی مدد سے کیا گیا ہے۔

سوال: عوام کا مجاہدین کے ساتھ کیسا تعلّق ہے؟

جواب: عوام بالعموم مجاہدین کے ساتھ ہے اور مقامی لوگوں اور مجاہدین کے مابین کسی قسم کا جھگڑا یا اختلاف نہیں ہے۔بلکہ دشمن کے حملے یا چھاپے کی صورت میں عوام مجاہدین کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔میں آپ کو اس کی ایک عملی مثال بیان کرتا ہوں۔دو ماہ قبل ضلع المار کے ایک قصبے قرہ غویلی میں مجاہدین نے دشمن کے خلاف ایک بڑی جنگ لڑی۔دشمن کی تعداد کئی گنا زیادہ ہونے کے باوجود مجاہدین اس حملے کا دفاع کرنے میں کامیاب ہوئے۔کیوں کہ قریبی علاقے کے سیکڑوں نوجوان مجاہدین کی مدد کے لیے پہنچ گئے،کئی اسلحہ لے کر آ گئے اور باقی دیگر طریقوں سے تعاون اور مدد کرتے رہے۔حتیٰ کہ مقامی خواتین بھی مجاہدین کے لیے کھانا اور پانی پہنچاتی رہیں۔

فاریاب کے عوام ملیشا اور مقامی سرداروں کے اذیت ناک جرائم سے اچھی طرح واقف ہیں جن کو ساتھ ملا کر صلیبیوں نے موجودہ حکومت بنا رکھی ہے۔اس کے برعکس امارتِ اسلامی کے مجاہدین کے دورِ حکومت میں انہیں امن واطمینان کی زندگی نصیب ہوئی تھی۔اس لیے وہ دوبارہ ان مفسدوں اور مجرموں کا تسلط نہیں چاہتے اس لیے مجاہدین کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔نہ صرف دیہات بلکہ شہری علاقوں کے عوام بھی مال ،ادویات اور ہر طرح کی امداد کرتے ہیں۔عوام کا یہی تعاون فاریاب میں مجاہدین کی قوت کا راز ہے۔

سوال: ہمارے قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میں عوام سے یہ کہنا چاہوں گا: یہ امریکی کافر حملہ آور ہیں جو اس ملک میں حقیقی اسلامی حکومت کے قیام کو روکنا چاہتے ہیں۔اس لیے ہماری مومن عوام پر فرض ہے کہ وہ امارتِ اسلامی کے شانہ بشانہ کھڑی ہو جس نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا ہے۔حملہ آوروں کے خلاف مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہیں اور دشمن کے اس پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں کہ امارتِ اسلامی سب افغانوں کی بجائے کسی ایک قوم کی نمائندگی کرتی ہے۔

میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں شمالی افغانستان کے علاقے اندخوی کا

27 مارچ: صوبہ میدان وردک.........ضلع چک.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک فوجی گاڑی تباہ.........4 صلیبی فوجی ہلاک اور 3 زخمی

رہائشی ہوں اور ازبک ہوں۔لیکن میں اتنا عرصہ افغانستان کے جنوبی صوبوں پکتیا، پکتیکا، زابل اور غزنی میں لڑتا رہا ہوں۔وہاں کے لوگ ایمانی اخوت کے جذبے سے سرشار ہیں۔اس طرح میرے دوست احباب افغانستان کے جنوب مغرب میں ہلمند کے صوبے میں مصروفِ جہاد ہیں۔انہوں نے بھی امارتِ اسلامی کے مجاہدین کی صفوں میں کسی قسم کی قومی یا لسانی تمیز نہیں پائی۔ان سب کا مقصد دین کی سربلندی اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے جنگ کرنا ہے۔چنانچہ ہماری عوام پر لازم ہے کہ دشمن کی جھوٹی افواہوں پر یقین نہ کریں جو تفرقے کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں۔آخر میں مَیں اپنی مسلم امت کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہوں کہ صلیبیوں کی ہزیمت کے دن بہت قریب ہیں یہ بھی یہاں سے ایسے ہی بھاگیں گے جیسے سوویت یونین والے تباہ ہوکر بھاگے تھے اور ان شاءاللہ اس ملک پر شریعت کی حاکمیت قائم ہوگی،وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: پاکستان، مسائل اور حل

وہی جمہوریت جس نے ملک کے بندوبستی علاقوں میں رہنے والوں کا نہ دین سلامت چھوڑا اور نہ ہی دنیا اور ملک کو اس بھیانک صورت حال سے دوچار کیا......قبائل کو بھی وہی گھٹیا نظام دینے کی نوید سنائی جارہی ہے۔دوسری جانب قبائلی عوام کے بے رحمانہ قتل اور ان کے گھروں کی حرمت پامال کرنے کا سلسلہ بھی بلا ناغہ جاری ہے......چند دن قبل ہی خیبر ایجنسی کے علاقہ باڑہ میں فوج نے گھروں میں گھس کر اٹھارہ عام شہریوں حتیٰ کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں تک کو جس بہیمانہ انداز سے شہید کیا......اُس نے ہر مسلمان کو ہلا کر رکھ دیا......پھر ان شہدا کی لاشوں سمیت پشاور میں احتجاج کرنے والوں پر پولیس نے جس طرح گولیاں برسائیں اور درجن بھر لوگوں کو زخمی کیا، وہ قبائلی عوام کو یہ سمجھانے کے لیے کافی ہونا چاہیے کہ ملک کا مقتدر طبقہ اور سیکورٹی ادارے قبائلی عوام کے ساتھ اُسی متکبرانہ انداز میں معاملہ کررہے ہیں جو اُنہوں نے اپنے فرنگی آقا سے سیکھا ہے۔

یہ بدبخت حکمران اس خطے کے لوگوں کو اپنے سے کم تر مخلوق سمجھتے ہیں، ان کے جان و مال کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہیں اور ان کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے کو اپنا حق سمجھتے ہیں......اسی لیے اب وقت آچکا ہے کہ قبائلی عوام اپنے حقوق لینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور قبائلی علما ومشران یک زبان ہوکر شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کریں......یقین رکھیے کہ قبائل کے جملہ دینی و دنیوی مسائل کا حل نہ تو ایف سی آر میں ترمیمات سے ممکن ہے اور نہ ہی جمہوری نظام کے نفاذ سے......اس خطے کی فلاح و کامیابی بس شرعی نظام کے قیام میں پوشیدہ ہے......یہی قبائل کا قدیم اور متفق علیہ مطالبہ ہے......اسی مقصد کی خاطر فقیر ایپی، حاجی ترنگزئی اور امیر نیاز علی خان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے جہاد کیا اور اسی کا حکم ہمیں اللہ جل جلالہ نے دے رکھا ہے......

اللہ پاکستان کو داخلی و خارجی دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ فرمائیں، ہماری محبُوب قوم کو اس تکلیف دہ صورت حال سے نجات عطا فرمائیں اور اس ملک کو شریعت کی بہاریں نصیب فرمادیں......یقیناً اللہ جل شانہ کے لیے ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں......اور اُس کے مومن بندے اُس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتے!!!

وصلی اللہ علی نبینا محمدوعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما

☆☆☆☆☆

بقیہ: شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ کی سیرت کے چند پہلو

اور اہلِ یقین وتوکل میں سے تھے۔رہن سہن اور کھانے پینے میں بالکل عام لوگوں کی طرح، کلام میں آفاتِ لسان سے بہت ڈرتے تھے۔بالخصوص غیبت سے شدید خوف اور نفرت کرتے تھے۔

بعض کاموں اور معاہدوں میں مَیں نے دیکھا کہ وہ شاید ان کو پورا نہیں کرسکیں گے تو میں نے ان کی رائے سے مخالفت اور بحث کی لیکن بالآخر اس امید پر چھوڑ دیا کہ اللہ ان کو توفیق عطا کردے گا۔اکثر میں نے دیکھا کہ ان کو ان کاموں کی توفیق مل جاتی جو میں سمجھتا تھا کہ وہ نہیں کرسکیں گے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کی لاج رکھی اور ان کے تمام امور احسن طریقے سے انجام پاتے رہے۔

ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ شیخ مصطفیٰ ابو یزید اپنی رحمتیں نازل کرے اور ان شہدا صالحین میں قبول فرمائے۔والحمدللہ رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے دلوں میں بجلیاں بھر دینے والے کلمات

''اے اسلام کے شیرو!

جو اسلامی مغرب (الجزائر) میں ہو، جو سرزمین رباط شام میں ہو!

جو جزیرہ عرب میں ہو!

جو سرزمین ایمان وحکمت یمن میں ہو!

جو سرزمین ہجرت وجہاد صومالیہ میں ہو!

جو سرزمین خلافت عراق میں ہو، جو سرزمین غیرت وحمیت خراسان میں ہو!

جو سرزمین استقامت شیشان میں ہو!

صیہونی اور صلیبی اتحاد کے خلاف ڈٹ جاؤ اور ان کے مفادات پر کاری ضرب لگاؤ!!!''

27 مارچ: صوبہ ہرات............ضلع خشک............مجاہدین کے صلیبی فوج پر حملے............6 اتحادی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی............2 ٹینک بھی تباہ

فوجی افسران کچرادان سے امریکیوں کی استعمال شدہ چیزیں اٹھا کر فخر کرتے......

برادر عدنان رشید حفظہ اللہ

مشرف حملہ کیس میں پھانسی کی سزا پانے اور آٹھ سال قید و بند میں رہنے کے بعد بنوں جیل پر مجاہدین کے حملے میں بحفاظت نکلنے والے عدنان رشید بھائی کی مجلّہ نوائے افغان جہاد سے ہونے والے گفتگو مجاہدین کی نذر ہیں۔

سوال: کیا فوجی میس میں شراب عام ملتی ہے؟

جواب: عام تو نہیں ملتی مگر جو پینا چاہے اس پر کوئی پابندی نہیں، ہم نے دیکھا ہے فوج میں اگر کوئی شراب پیے یا زنا کرے اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ ایجنسیوں کو معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے کاموں میں کون ملوث ہے۔ اگر کوئی نشہ کرتا ہو یا ننگی فلموں کا کاروبار یونٹس کے اندر کرتا ہو تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن اگر دینی جہادی لٹریچر تقسیم ہو تو وہ گہری نظر رکھیں گے، اس پر گرفتاریاں بھی ہوں گی اور فوج سے بھی نکال دیں گے۔

سوال: اب ہم اس موضوع کی طرف آتے ہیں کہ آپ کے اوپر اصلاً کیا الزام تھے اور آپ کی کیا سرگرمیاں تھیں جن کی وجہ سے آپ فوج کی نظر میں آئے اور آپ لوگوں کو انہوں نے سزائیں دیں۔ گرفتاری کے واقعے کی تفصیلات بھی بتائیں؟

جواب: جب ان لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم امریکہ کا ساتھ دیں گے تو ہم نے کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا کہ یہ غلط ہو رہا ہے اور ہم خیال لوگوں سے ملنا شروع کر دیا تو ایسے لوگوں کی اچھی خاصی تعداد ہو گئی۔ پھر ہم نے سوچا کہ اس کی باقاعدہ ایک ترتیب ہونی چاہیے، نظم ہونا چاہیے تو وہ ترتیب بھی الحمدللہ بن گئی۔ ہمارا یہی کام تھا کہ ہم لوگوں کو دعوتیں دیں اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔ ہم نے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا کہ پاکستان کے نام پر لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ کفار کے ساتھ دوستی ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کو حقیقت یہ بتاتا ہوں کہ ہمیں خود بھی اتنا شعور نہیں تھا کہ الولاء والبراء فی الاسلام کیا ہے؟ دوستی دشمنی کا معیار اسلام میں کیا ہے؟ ہمیں یہ اندازہ تھا کہ یہ غلط ہو رہا ہے ہمارے نفس اور ضمیر نے کہا کہ یہ غلط ہو رہا ہے یہ دین سے بغاوت اور کفر ہے......لیکن ہمیں اسلام اور قرآن کا اتنا علم نہیں تھا کہ ہم اس کے مطابق لوگوں کو آگاہ کرتے۔ ہمیں اتنا پتا تھا کہ یہ ہو غلط رہا ہے کیوں کہ ہم ساتھیوں نے خود یہ دیکھا کہ فوجی عرب مجاہدین کو پکڑ پکڑ کر امریکیوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ بات بہت بری محسوس ہوتی تھی کہ امریکی ہماری بیسوں میں دندناتے پھرتے تھے۔ امریکیوں کو جہاں جہاں جگہ دی ہوئی تھی جیکب آباد وغیرہ میں تو وہاں اندر بھی وہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے جیسے ہم ان کے غلام ہیں۔

سوال: کیا افسران کے ساتھ بھی وہ ایسے ہی کرتے تھے؟

جواب: جی سب کے ساتھ بلکہ آپ یہ حالت دیکھیں کہ ہر فوجی کی کیمپ کے اندر داخل ہوتے وقت جوتے، جرابیں اتار کر امریکی تلاشی لیتے تھے۔ کبھی ان کی عورتیں ہوتی تھیں اور کبھی ان کے مرد ہوتے تھے ہر کسی کو تلاشی دینا پڑتی تھی۔

سوال: جیکب آباد یعنی پاکستان کے اندر بھی؟

جواب: جی پاکستان کے اندر ہی......ایک دفعہ ہمارا ایک چیئرمین ان کے علاقے میں غلطی سے گھس گیا تو اس کو انہوں نے گرفتار کر لیا اور ہتھکڑی لگا دی۔ ہمارے بیس کمانڈر نے جا کر اسے چھڑایا کہ غلطی سے آ گیا تھا ہم معذرت کرتے ہیں کہ آپ کے علاقے میں آ گیا۔ امریکی مرد اور عورتیں خیموں میں اکٹھے رہتے تھے۔ وہ اپنے پاس آنے والے رسائل جن میں گندی تصاویر ہوتی تھیں، سی ڈیز اور الیکٹرونکس کی چیزیں MP3، IPOD اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی چیزیں جو خراب ہو جاتی تھیں۔ ان چیزوں کے بارے میں پہلے سوئپیرز کو پتا چلا سوئپیروں سے ائیرمین کو پتا چلا تو ائیرمین وہ اٹھا اٹھا کر جمع کرتے تھے اور بڑا فخر کرتے تھے کہ امریکیوں کے کچرادان سے یہ ملا ہے۔ پھر کیا ہوا کہ یہ آفیسرز کو پتا چل گیا کہ یہاں پرائیرمینز نے لٹ مچائی ہوئی ہے تو ان نے پابندی لگائی اور پھر افسر خود چھپ چھپ کر وہاں جاتے اور چیزیں اکٹھی کرتے یہ ان کی حالت ہے۔ کچھ لڑکوں اور کچھ آفیسرز نے انکار کر دیا کہ ہم امریکی جہازوں پر ڈیوٹی نہیں کریں گے تو ان کے تبادلے کر دیے گئے اور کچھ کو نوکری سے نکال دیا۔ یہ ایک امریکہ مخالف عنصر موجود تھا، ہم نے اس طرح سے ایک ترتیب بنائی اور کوشش کی کہ ہم خفیہ طریقے سے ایک دوسرے کو دعوت دیں۔ ہم نے ان کو بتایا کہ یہ چھوڑو کہ ہمارا امیر کون ہے ہمارے امیر تو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ ہی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی اطاعت کریں پاکستانی حکمران سارے امریکی پٹھو ہیں۔ ہم لوگ جب پکڑے گئے تو مشرف نے اپنی کتاب ''In The line of fire'' جس کا اردو ترجمہ ''سب سے پہلے پاکستان ہے'' میں یہ لکھا ہے کہ ''یہ لوگ ملا عمر کے وفادار تھے اور انہوں نے ملا عمر سے وفاداری کا حلف لیا ہوا تھا''۔ ہم فخر کرتے ہیں کہ دشمن نے الحمدللہ یہ گواہی دی ہے کہ یہ ملا عمر کے وفادار تھے تو الحمدللہ ہم تھے بھی اور ہیں بھی ہم نے غائبانہ امیر المومنین کی بیعت کی ہوئی تھی۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے یہ بات ہم سے تفتیش میں پوچھی گئی کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے پاکستان

28 مارچ: صوبہ کنڑ............ضلع ماراورا............مجاہدین کے امریکی فوج اور ان کے اتحادیوں پر حملے............3 امریکی فوجی ....2 افغان اہل کار ہلاک

میں تعلیم حاصل کی تم پاکستان میں رہے اور پاکستان ایئر فورس میں تربیت حاصل کی اور تمہاری وفاداریاں ملاعمر کے ساتھ ہیں؟......ہم نے کہا تم میں بھی تو یہی بات ہے تم بھی تو پاکستان میں رہے، پاکستان میں پلے بڑھے، پاکستان میں تعلیم حاصل کی، تنخواہیں تم اس قوم کی لیتے ہوئے تو وفاداریاں تمہاری امریکیوں کے ساتھ ہیں.....ٹھیک ہے ہم اگر برے ہیں ہم نے افغانوں اور عرب مسلمانوں کے ساتھ محبت کی تو تم کون سا پاکستان کے ساتھ محبت کرتے ہو؟ یہ بنیادی اختلاف تھا کہ انہوں نے اپنی وفاداریاں بش کے ساتھ باندھی اور ہم نے امیر المومنین کے ساتھ...... ہمارا جرم یہ تھا......سب سے زیادہ یہ کہ ان کو بغاوت کی بو محسوس ہوئی تو انہوں نے سخت کارروائیاں کیں ایک ہمارے بھائی تھے حشمت ان پہ تو اتنا تشدد کیا کہ انہیں شہید کر دیا۔حشمت بھائی کوہاٹ ضلع میں توغ بالا کے علاقے کے انتہائی نیک انسان تھے، وہ ایئر فورس میں کارپوریٹ انجینئر تھے، سیونگ اکوپمنٹ کا کام کرتے تھے۔ ایئر انٹیلی جنس نے اسلام آباد ہیڈ کوارٹر میں تشدد کر کے شہید کر دیا۔ علما کو خصوصاً تعذیب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

سوال: ایک ساتھی اسلام الدین بھی شہید ہوا اس کے بارے میں کچھ پتا ہے آپ کو؟

جواب: جی اسلام الدین جو تھے وہ ہمارے ساتھ انہی نظریات کے حامل تھے باقی وہ کسی قسم کی کارروائیوں میں شامل نہیں تھے۔ وہ چونکہ آرمی میں تھے تو آرمی میں ہماری ایک ترتیب چل رہی تھی تقریباً چالیس پچاس یا اس سے زیادہ ساتھی تھے اور باقاعدہ طور پر ہماری ترتیب میں شامل تھے لیکن وہ بھی پکڑے گئے۔ یہ فوج میں ہماری طرف سے ذمہ دار ساتھی تھے اور بھی کچھ لوگ ابھی جیل میں ہیں۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ ''قالو ربنا اللہ'' ربنا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہمارا پالنے والا ہے تو ایک شعور والا اور غیرت مند انسان جس کا کھاتا ہے تو اس کی مانتا ہے تو جب انہوں نے ''قالو ربنا اللہ'' اللہ کا کھاتے ہیں اللہ کی مانیں گے اور تمہاری نہیں مانیں گے کہا تو اس وجہ سے اسلام الدین صدیقی کو پھانسی دی گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چمگادڑ آیا ہے اور ایک چڑیا بیٹھی ہوئی ہے اس کو اس نے کھا لیا ہے اور وہ مردہ اس کے منہ سے نکلی ہے تو چند دن بعد مجھے خبر ملی کہ اسلام بھائی کو شہید کر دیا گیا ہے اور اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں تھا انتہائی نیک انسان تھے۔ وہ تہجد کے پابند تھے اور ایک دن میں دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

سوال: آپ کے والد صاحب بتا رہے تھے کہ وہ قبر پر بھی گئے تھے ان کی......

جواب: جی ان کی قبر سے خوشبو بھی آئی تھی اور جسد سے بھی خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے ان کو خواب میں بھی دیکھا اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں تو ان نے کہا کہ ہاں میں شہید ہو گیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو بخش دیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جی اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا آپ جنت میں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی میں جنت میں ہوں...... پھر انہوں نے مجھ سے تین سوال کیے جو میں فی الحال آپ کو نہیں بتاؤں گا۔ اسلام بھائی کے بچوں میں سے دو نے حفظ کی کلاس میں داخلہ لیا ہوا ہے اور انہوں نے حفظ شروع کر دیا ہے۔

سوال: آپ کب گرفتار ہوئے اور کہاں سے گرفتار ہوئے؟

جواب: اصل میں مشرف پر جب حملے ہوئے اور اس پر امریکیوں کا دباؤ بھی تھا کہ فوج کے اندر آپریشن کرو تمہاری فوج میں القاعدہ طالبان عناصر موجود ہیں تو انہوں نے ایک آپریشن کلین اپ کیا اسی سلسلے میں ہمیں اٹھایا۔ انہوں نے ۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو مجھے میری ڈیوٹی کے دوران پکڑا۔ میں نوکری نہیں کرتا تھا میں فوج سے بھاگا، تین مرتبہ میں فوج کو چھوڑ کے گیا ہوں۔ ایک مرتبہ تو انہوں نے مجھے چودہ دن کے لیے جیل میں بند کیا۔ ایک مرتبہ تنخواہ بھی کاٹی۔ پھر جب آ گیا تو تنخواہیں کاٹی اور کچھ سزائیں دیں، ڈیوٹیاں وغیرہ زیادہ لگا دیں، رات کو ڈبل ڈیوٹی لگا دی تو میں نے ایک درخواست لکھی اور میں نے اپنے افسر کو یہ بتا دیا آخری جو میرے Discharge کی وجہ بنی وہ ہمارا ونگ کمانڈر جس کا نام عمران تھا۔ میں کوئٹہ میں ایک جہاز پر کام کر رہا تھا، میں نے دیکھا کہ امریکی آئے ہیں۔ امریکی فوجی تھے لیکن سول لباس میں آئے وہ ان کے افسر تھے۔ ہمارے پائلٹ کی گاڑی میں وہ بیٹھ کر آئے تھے۔ مجھے بہت غصہ آیا میں جہاز پر تھا میرے ہاتھ میں ایک بہت بڑا پیچ کس تھا مجھے خیال آیا کہ میں اس کو قتل کر دوں میرے پاس اور کوئی اوزار تو تھا نہیں لیکن میں نے اپنے آپ کو قابو کیا اور اگلے دن کمانڈنگ افسر کے پاس گیا اور کہا دیکھو! میں ان کو قتل کر دوں گا پھر نہ کہنا کہ تم نے یہ کیا کر دیا۔ میں یہاں فوج سے نکل جانا چاہتا ہوں میں کئی دفعہ چھوڑ کر جا چکا ہوں پھر مجھے لے کے آ جاتے ہوئے اور میرے گھر پولیس کی چٹھیاں بھیج دیتے ہوئے اور تھانے والوں سے کہتے ہوئے کہ اسے گرفتار کر کے لے آؤ تو بس مجھے چھوڑ دو ورنہ میں ایسا کام کروں گا جو بعد میں تمہیں بھی بھگتنا پڑے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کے دل میں طالبان مجاہدین کی محبت تھی وہ میری بات سمجھ گیا اور اس نے پوچھا کہ تم کدھر جاؤ گے؟ میں نے کہا مجھے معلوم ہے میں نے کہاں جانا ہے میں ان لوگوں کو جانتا ہوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے بیٹا اگر تم واقعی حق پہ ہو تو پھر بھی ایک دفعہ سوچ لو کہ تم اتنی سہولیات چھوڑ کر جا رہے ہو...... پھر اس نے مجھے بتایا کہ تم یہ عذر نہ لکھو تم یہ لکھو کہ میری والدہ بیمار ہیں وغیرہ وغیرہ اور چھوڑ دو اور پھر چلے جاؤ جن کے پاس تم جانا چاہتے ہو، مجاہدین کے پاس ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو، میں تو نہیں جا سکتا تم جا سکتے ہو تم جاؤ میں تمہیں نہیں روکتا اور اس نے دستخط کر دیے لیکن یہ تقریباً ۴،۵ تاریخ کو میں نے Discharge دیا تھا اور ۹ تاریخ کو میں گرفتار ہو گیا عدالت میں پیشی دی اور یہ کہا کہ یہ نوکری ہی نہیں کرنا چاہتا یہ فوج کا باغی ہے۔ کئی مرتبہ بھاگ چکا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

29 مارچ: صوبہ غزنی..........ضلع آب بند..........مجاہدین نے میں ایک ڈرون طیارہ مار گرایا..............یہ ڈرون طیارہ دو میزائلوں سے لیس تھا

’جمہوریت‘ علمائے کرام کی نظر میں

عبدالرؤف انصاری

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ(الانعام: ۱۱۶)

’’اور اگر آپ زمین والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں گے۔ تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گم راہ کر دیں گے‘‘۔

☆تفسیر روح المعانی، جلد ۴، صفحہ ۱۱ پر علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’یہ خود بھی گم راہ ہونا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنا ہے، اور فاسد شکوک ہیں جو جہالت اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ان یتبعون) وہ پیروی کرتے ہیں شرک اور گم راہی کی‘‘۔

وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الأعراف:۱۸۷)

’’اور لیکن اکثر آدمی علم نہیں رکھتے‘‘۔

☆شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں وان تطع اکثر من فی الارض کی تشریح میں جمہوریت کا رد فرمایا۔

☆قاری طیّب قاسمی رحمہ اللہ ’’فطری حکومت‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’یہ (جمہوریت) رب تعالیٰ کی صفت ’ملکیت‘ میں بھی شرک ہے اور صفتِ علم میں بھی شرک ہے‘‘۔

☆مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ ’’عقائدِ اسلام‘‘ صفحہ ۳۳۰ میں لکھتے ہیں:

’’جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ مزدور اور عوام کی حکومت ہے ایسی حکومت بلاشبہ حکومتِ کافرہ ہے‘‘۔

☆مولانا محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ ’’فتاویٰ محمودیہ‘‘، جلد ۲۰، صفحہ ۴۱۵ میں لکھتے ہیں:

’’اسلام میں اس جمہوریت کا کہیں وجود نہیں (لہٰذا یہ نظامِ کفر ہے) اور نہ ہی کوئی سلیم العقل آدمی اس کے اندر خیر تصور کر سکتا ہے‘‘۔

☆مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ’’ملفوظاتِ تھانوی‘‘، صفحہ ۲۵۲ پر لکھتے ہیں:۔

’’ایسی جمہوری سلطنت جو مسلم اور کافر ارکان سے مرکّب ہو۔ وہ تو غیر مسلم (سلطنتِ کافرہ) ہی ہوگی‘‘۔

ایک وعظ میں فرماتے ہیں:

’’آج کل یہ عجیب مسئلہ نکلا ہے کہ جس طرف کثرتِ رائے ہو وہ بات حق ہوتی ہے۔ صاحبو! یہ ایک حد تک صحیح ہے مگر یہ بھی معلوم رہے کہ رائے سے کس کی رائے مراد ہے؟ کیا ان عوام کالانعام کی؟ اگر انہی کی رائے مراد ہے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت ہود علیہ السّلام نے اپنی قوم کی رائے پر عمل نہیں کیا، ساری قوم ایک طرف رہی اور حضرت ہود علیہ السّلام ایک طرف۔ آخر اُنہوں نے کیوں توحید کو چھوڑ کر بُت پرستی اختیار نہیں کی؟ کیوں تفریقِ قوم کا الزام سر لیا؟ اسی لیے کہ وہ قوم جاہل تھی۔ اس کی رائے جاہلانہ رائے تھی‘‘۔ (معارفِ حکیم الامّت، صفحہ ۶۱۷)۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

’’مولانا محمد حسین الہ آبادی رحمہ اللہ نے سید احمد خان سے کہا تھا کہ آپ لوگ جو کثرتِ رائے پر فیصلہ کرتے ہیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ حماقت کی رائے پر فیصلہ کرتے ہو، کیونکہ قانونِ فطرت یہ ہے کہ دنیا میں عقلا کم ہیں اور بے وقوف زیادہ، تو اس قاعدے کی بنا پر کثرتِ رائے کا فیصلہ بے وقوفی کا فیصلہ ہوگا‘‘۔ (معارفِ حکیم الامّت، صفحہ ۶۲۶)۔

☆مفتی رشید احمد رحمہ اللہ ’’احسن الفتاویٰ‘‘، جلد ۶، صفحہ ۲۴ تا ۲۶ میں لکھتے ہیں:۔

’’اسلام میں مغربی جمہوریت کا کوئی تصور نہیں، اس میں متعدد گروہوں کا وجود (حزبِ اقتدار و حزبِ اختلاف) ضروری ہے، جب کہ قرآن اس تصوّر کی نفی کرتا ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: ۱۰۳)۔

’’اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو‘‘۔

اس میں تمام فیصلے کثرتِ رائے سے ہوتے ہیں جب کہ قرآن اس اندازِ فکر کی بیخ کنی کرتا ہے:۔

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (الانعام: ۱۱۶)۔

یہ غیر فطری نظام یورپ سے درآمد ہوا ہے جس میں سروں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا۔ اس میں مرد و عورت، پیر و جواں، عامی و عالم بلکہ دانا و نادان سب ایک ہی بھاؤ تُلتے ہیں۔ جس اُمیدوار کے پلّے ووٹ زیادہ پڑ جائیں وہ کامیاب قرار پاتا ہے اور دوسرا سراسر ناکام۔ مثلاً کسی آبادی کے پچاس علما، عقلا اور دانش وروں نے بالاتفاق ایک شخص کو ووٹ دیے، مگر ان کے بالمقابل

29 مارچ: صوبہ قندہار.......... ضلع پنجوائی.......... بارودی سرنگ دھماکہ.......... صلیبیوں کا ایک ٹینک تباہ.......... 6 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

علاقہ کے بھنگیوں، چرسیوں اور بے دین اوباش لوگوں نے اس کے مخالف اُمیدوار کوووٹ دے دیے جن کی تعداد اکاون ہوگئی تو یہ اُمیدوار کامیاب اور پورے علاقہ کے سیاہ وسفید کا مالک بن گیا۔ یہ تمام برگ وبارمغربی جمہوریت کے شجرہ خبیثہ کی پیداوار ہے۔ اسلام میں اس کافرانہ نظام کی کوئی گنجائش نہیں۔ نہ ہی اس طریقے سے قیامت تک اسلامی نظام آ سکتا ہے۔'الجنس یمیل الی الجنس' عوام (جن میں اکثریت بے دین لوگوں کی ہے) اپنی ہی جنس کے نمائندے منتخب کر کے اسمبلیوں میں بھیجتے ہیں۔

اسلام میں شورائی نظام ہے جس میں اہل الحل والعقد غور وفکر کر کے ایک امیر کا انتخاب کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت چھ اہل الحل والعقد کی شوریٰ بنائی جنھوں نے اتفاقِ رائے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا۔ اس پاکیزہ نظام میں انسانی سروں کو گننے کے بجائے انسانیت کا عنصر تولا جاتا ہے، اس میں ایک ذی صلاح مدبّر انسان کی رائے لاکھوں بلکہ کڑوروں انسانوں کی رائے پر بھاری ہوسکتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی سے استشارہ کے بغیر صرف اپنی ہی صواب دید سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا، آپ کا یہ انتخاب کس قدر موزوں مناسب اور جچا تُلا تھا''۔

''احسن الفتاویٰ''، جلد ۶، صفحہ ۹۴ میں لکھتے ہیں:

''جمہوریت کو مشاورت کے ہم معنیٰ سمجھ کر لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جمہوریت عین اسلام ہے۔ حالانکہ بات اتنی سادہ نہیں ہے۔ درحقیقت جمہوری نظام کے پیچھے ایک مستقل فلسفہ ہے۔ جو دین کے ساتھ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اور جس کے لیے سیکولرازم پر ایمان لانا تقریباً لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے''۔

☆ مولانا عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ ''تفسیر انوارالبیان''، جلد ۱، صفحہ ۵۱۸ پر لکھتے ہیں:

''ان کی لائی ہوئی جمہوریت بالکل جاہلانہ جمہوریت ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلّق نہیں''۔

☆ مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''آج مجھے جو بات آپ سے عرض کرنی ہے وہ یہ کہ اب بھی اگر دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا تو وہ ووٹ کے ذریعے سے نہیں ہوسکتا...... کہ آپ سیاسی جماعت بنا کر مغربی جمہوریت کے ذریعے سے آپ اللہ کے دین کو بڑھانا چاہیں......اللہ کے دین کو غالب کرنا چاہیں......تو کبھی بھی دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین ووٹ کے ذریعے سے......مغربی جمہوریت کے ذریعے سے غالب نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ اس دنیا کے اندر اللہ کے دشمنوں کی اکثریت ہے......فساق اور فجار کی اکثریت ہے...... اور جمہوریت جو ہے وہ بندوں کو گننے کا نام ہے، بندوں کو تولنے کا نام نہیں ہے۔ اقبال نے کہا تھا کہ

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

وہاں بندوں کو گنا کرتے ہیں کہ کتنے سر ہیں......لہٰذا مغربی جمہوریت کے ذریعے کبھی اسلام نہیں آ سکتا ہے......جیسا کہ پیشاب کے ذریعے کبھی وضو نہیں ہوسکتا اور جیسا کہ نجاست کے ذریعے سے کبھی طہارت اور پاکی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح سے لادینی اور مغربی جمہوریت کے ذریعے سے کبھی اسلام غالب نہیں آ سکتا......دنیا میں جب بھی اسلام غالب ہوگا تو اس کا واحد راستہ وہی ہے......جو راستہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا تھا......اور وہ جہاد کا رستہ ہے کہ جس کے ذریعے سے اس دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا۔ اسلام اگر آئے گا تو جہاد کے ذریعے سے آئے گا......اور اس دنیا میں جہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین غالب ہوگا تو وہ جہاد کے ذریعے سے ہوگا......ووٹ کے ذریعے یا مغربی جمہوریت کے ذریعے سے کبھی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دین دنیا میں غالب نہیں ہوسکتا نہ ہی اس کے ذریعے سے کبھی اسلام آ سکتا ہے''۔

☆ مولانا فضل محمد دامت برکاتہم ''اسلامی خلافت''، صفحہ ۱۱۷ پر لکھتے ہیں:

''اسلامی شرعی شوریٰ اور موجودہ جمہوریت کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں۔ وہ مغربی آزاد قوم کی افراتفری کا نام ہے۔ جس کا شرعی شورائی نظام سے دور کا واسطہ بھی نہیں''۔

''اسلامی خلافت''، صفحہ ۲۶۷ پر لکھتے ہیں:۔

''کچھ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریت، یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اسلامی شراب''۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ ''اسلاف کی سیاست اور جمہوریت'' کے صفحہ ۲۶ اور ۲۷ میں لکھتے ہیں:

''کیا کسی جمہوری ملک کی عدالت اللہ کے نازل کردہ دستور کے مطابق چور کا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کرسکتی ہے جب کہ اسے اسمبلی نے قانون نہ بنایا ہو؟ آخر اسمبلی کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دستور وقانون پر پھر سے غور کرے۔

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

اسلامی جمہوریت

محمد سعید حسن

اٹھتے بیٹھتے اس قسم کے جملے آپ کی سماعت سے کبھی نہ کبھی ٹکرائے ہوں گے...... جمہوریت مغرب کی سوغات ہے۔ خرابی ہی خرابی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ چیز ان کے معاشروں میں چل سکتی ہے لیکن ہمارے معاشرے رومن تہذیب پر نہیں بلکہ اسلامی تہذیب پر بنے ہیں۔ یہاں مغربی جمہوریت نہیں چل سکتی۔ ذرا سا کُریدا جائے کہ یہ جمہوریت، جس کی خاطر کٹنے مرنے کی قسمیں آئے روز اخبارات کی زینت بنتی ہیں اور جس کے متعلّق کہا جاتا ہے کہ بدترین جمہوریت بہترین آمریت سے بہتر ہے، یہ بھی نہیں ہونی چاہیے تو اس سے ملتا جلتا جواب ملتا ہے: مغربی جمہوریت واقعی خرابی ہی خرابی ہے لیکن ہم اسلامی جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ یعنی کہ جب جمہوریت کو اسلامیا لیا جائے (جیسے کپڑوں کو رنگوا لیا جاتا ہے) تو پھر وہ اسلامی جمہوریت بن جاتی ہے اور اس پر ایمان لانا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔

امید ہے کہ اس کے ساتھ ہی اسی طرح کا ایک اور منظر بھی نظروں میں گھوم گیا ہوگا۔ کہیں کوئی خطیبِ شعلہ نوا تو کہیں کوئی صاحبِ طرز ادیب، اہلِ مغرب کو ان کی حیثیت یاد دلاتے ہوئے یوں کہتے لکھتے پائے جاتے ہیں: ''مغرب والو! یہ جمہوریت، جس کے تم راگ الاپتے تھکتے نہیں ہو، جس کی خاطر لاکھوں ٹن بارود برسا کر ڈکٹیٹروں کو مٹاتے ہو، یہ ہمارے یہاں تب سے رائج تھی جب تم کھالوں سے بنا لباس پہنتے اور قبائلی زندگی گزارتے تھے''۔ سینہ ذرا سا پھول جاتا ہے۔ جدید دنیا میں اپنا احساسِ کمتری کچھ کچھ مٹتا محسوس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جمہوری معرکہ سر کرنے کے بعد اب بس ٹیکنالوجی کی دوڑ رہ گئی ہے...... وہ بھی لے دے کے ہو جائے گی۔

اگر کبھی دست بستہ، جھجکتے جھجکتے، ادب آداب کے تمام قرینے ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے یہ پوچھنے کی جسارت کر ہی لی جائے کہ جمہوریت کے ساتھ اسلامی کا پیوند لگانے کے بجائے اگر خلافت یا امارت کے الفاظ استعمال کر لیے جائیں تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا تو گرما گرم قسم کا جواب موصول ہوتا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ نکال کر اس میں جو بچتا ہے وہ کچھ اس طرح ہوتا ہے: اسلامی جمہوریت اور خلافت اور اسلامی امارت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں ایک ہی جیسے الفاظ ہیں۔ برخوردار! دنیا ایک گلوبل ویلیج ہے اور یہ اصطلاح مشہور ہے۔ اگر اسے ہم اپنے مطلب کے لیے استعمال کر لیں تو کون سی آفت آ پڑتی ہے۔

آفت کے مسئلے کو ایک طرف رکھ کر، خالی الذہن ہو کر سوچا جائے تو یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ لفظوں کی کہانی لمبی ہوتی ہے۔ پھر لفظوں میں سے بعض الفاظ اصطلاحات کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ اگرچہ ان لفظوں کے اور بھی استعمالات انسان کرتے ہیں لیکن جب وہ کسی خاص فن یا زندگی کے کسی خاص شعبے یا علوم میں سے کسی خاص ترتیب میں بولے جاتے ہیں تو ان کے معنی وہ نہیں رہتے جو لغات (dictionaries) میں لکھے ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ انگریزی میں سور کو pig کہتے ہیں۔ انگریزی لغت میں اس کے کم وبیش ۹ مختلف مطلب لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک مطلب پولیس مین بھی ہے اور ایک مطلب قابلِ اعتراض کردار والی عورت بھی۔ اسی طرح try کے (verb) یا فعل کے طور پر (۲) مطلب ہیں۔ ایک تو کوشش کرنا ہے اور ایک قانون کی اصطلاح میں کسی پر مقدمہ کی کارروائی کرنا ہے۔ جب بھی قانون کی زبان میں اس لفظ کو استعمال کیا جائے گا تو اس کا خاص مطلب لیا جائے گا۔ اسی طرح سے جمہوریت بھی ایک اصطلاح ہے اور خلافت اور امارت بھی ایک اصطلاح ہے۔

یہاں ایک بات ذہن نشین کر لینا اچھا ہوگا کہ ایک اصطلاح کے مقابلے پر دوسری اصطلاح کیسے بنتی ہے۔ بالکل سادہ سی بات ہے۔ ایک اصطلاح موجود ہے تو دوسری اصطلاح پہلی اصطلاح سے جن جگہوں پر اختلاف ہیں انہیں واضح کرنے کے لیے بولی جاتی ہے۔ دیکھئے، اصطلاح بنائی ہی کیوں جاتی ہے؟ اس کا تو کام ہی یہ ہوتا ہے کہ بہت سارے جملوں اور بہت ساری explanations کو ایک لفظ میں بند کر دے۔ یہی تو زبان کی فصاحت ہوتی ہے۔ زبان کا یہی اختصار اس کی خوب صورتی ہوتا ہے۔ جمہوریت کی اصطلاح کے پیچھے ایک لمبی کہانی ہے۔ یہ کہانی اُس کہانی سے بہت مختلف ہے جو خلافت اور امارت کے لفظ کے پیچھے ہے۔ ظاہر ہے کہ جب پس منظر backgrounds مختلف ہوں گے تو پھر ان کے معنی بھی مختلف ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اصطلاح کے مقابلے پر اصطلاح استعمال کی جاتی ہے تو اس کا مقصد ان اختلافات (differences) کو واضح (highlight) کرنا ہوتا ہے جو ان دونوں میں پائے جاتے ہیں۔ اگر اس کا خیال نہ رکھا جائے تو انتہائی مضحکہ خیز صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ اس کی ایک جھلک دیکھتے چلتے ہیں۔

آپ، میں اور ایک قاتل اور ایک ڈکیت کتنی طرح سے، کتنے ہی پہلوؤں سے ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً دونوں ہی کھائے پیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ دونوں ہی زندہ رہنے کے لیے سانس لینے کے محتاج ہیں۔ دونوں بغیر سوئے مسلسل کام نہیں کر سکتے۔ جب اتنی ساری موافقتیں (similarities) دونوں میں جمع ہو گئی ہیں تو پھر آپ کے

تعارف میں یہ کہنا کیسا ہوگا کہ آپ بھی ان معاملات میں اتنے ہی ڈکیت ہیں جتنا سلطانا ڈاکو! یا یہ کہنا کیسا ہوگا کہ آپ بھی سونے میں اتنے ہی کرپٹ ہیں جتنا زرداری! اسی طرح کوئی بھی شخص کھانے پینے میں قاتل، چور اور شرابی ہوسکتا ہے۔ اس سے زیادہ بے تکی بات آخر اور کیا ہوگی؟ یہ تو تھے رویّے۔ اسی طرح سے نظریات اور افکار کو لے لیں۔ عیسائیت یہودیت، کمیونسٹ کیپٹل ازم اور اسلامی بدھ مت نام کی کوئی چیز اس دنیا میں صرف اس لیے نہیں پائی جاتی کیونکہ ہم ان اصطلاحات کو الگ الگ طور پر ایک دوسرے سے مختلف پس منظر (backgrounds) رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے سے مختلف تصور کرتے ہیں اور اسی لیے یہ الفاظ اصطلاح کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ حیرانی ہے کہ ہم انہیں تو بے تکا، بے جوڑ اور بے ہودہ سمجھتے ہیں لیکن اگر اسلامی جمہوریت کی اصطلاح استعمال کی جائے تو اسے یوں قبول کر لیتے ہیں جیسے اس سے زیادہ منطقی (logical) اور عقلی (rational) اصطلاح شاید موجود ہی نہیں ہے۔ اسلام کا اپنا تصوّرِ حکومت ہے۔ اس کے لیے ایک اصطلاح باقاعدہ طور پر موجود ہے اور جب تک استعمار نے آکر ہمارے علاقوں میں جمہوریت کی ڈفلی نہیں بجائی تھی تب تک لوگ اسی کو استعمال کرتے تھے۔ یہ خلافت ہے۔ عموماً جو گھسی پٹی دلیل ان دونوں اصطلاحات کو ایک کرنے کے لیے دی جاتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ اسلام میں شورائیت ہے اور جمہوریت میں بھی۔ لہٰذا دونوں ایک جیسی ہیں۔ چلیں، بات بڑھانے کی غرض سے یہ مان بھی لیا جائے کہ دونوں میں شورائیت ہے تو بات پھر بھی نہیں بنتی۔ کیونکہ اصطلاحات اختلافات کی بنیاد پر بنتی ہیں نا کہ اتفاقات کی بنیاد پر۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس شورائیت کا دھوکہ جمہوری نظام میں ہو رہا ہوتا ہے وہ بھی خلافت والی شورائیت نہیں ہوتی۔ وہ اس طرح کہ خلافت میں شوریٰ تَشْرِیع بِغَیْرِ مَا اَنْزَلَ الله پر نہیں ہوتی جب کہ جمہوریت میں یہ اسی پر ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ بخار اور دردمرض نہیں ہوا کرتے بلکہ مرض کی علامات symptoms ہوتے ہیں۔ یہی معاملہ ان نعروں اور اصطلاحات کا ہے۔ ان کی اکثریت شدید کنفیوژن لیے ہوتی ہے۔ بولنے والا کچھ اور مراد لے رہا ہوتا ہے، سننے والا کچھ اور جب کہ جو کچھ کہا جا رہا ہوتا ہے اس کے معنی کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ اس چوں چوں کے مربے میں سے ہر فریق اپنی اپنی مرضی کے معانی نکال کر کام چلا رہا ہوتا ہے۔ مرض کیا ہے؟ مرض اس فاسد نظام کا حصّہ بن کر اسے کسی نہ کسی درجے میں تسلیم سا کر لینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے کے لیے جو شے لے کر آئے تھے اس کے متعلّق اللہ کا فرمان ہے:

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْراً

''نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہو''۔

الفرقان: حق اور باطل میں تمیز کر دینے والا۔ وہ شے جس سے حق اور اہلِ حق کے پرچم، ان کے نشان دور سے پہچانے جائیں اور اہلِ باطل کے نعرے اور علم الگ ہو کر رہ جائیں۔ دیکھنے والے کو انسانی زبان اور وحی میں فرق نظر آجائے اور خدا کے مجرموں کا راستہ کھول کر سامنے کر دیا جائے۔ اس الفرقان کے لائے ہوئے نظامِ حکومت کی بنیاد اللہ کے احکامات کو لوگوں کے دستوروں، رواجوں، نظاموں، قانونوں پر نافذ کر دینا ہے۔ اس کی اتاری ہوئی شریعت کو وہ مقام دینا ہے جس میں وہ انسانوں کی اکثریت کی منظوری کی محتاج بنی دستوری سفارشات کی شکل میں ذلیل نہ کی جاتی رہے بلکہ اس کا اللہ کی جانب سے نازل کیا ہوا ہونا خود بخود اسے قانون کا درجہ دے دے جس کے لیے دو تہائی تو کیا ایک فرد کی بھی رضا درکار نہ ہو!

☆☆☆☆☆

بقیہ: 'جمہوریت' علمائے کرام کی نظر میں

اس کا جی چاہے تو اس کو قانون بنا دے، جی چاہے تو ٹھکرا دے۔ اسمبلی کو یہ اختیار دینا ہی شرک فی الحاکمیۃ ہے۔ اسمبلی کی منظور کے بعد دستور مانا تو کیا مانا؟ یہ اللہ کی اطاعت ہوئی یا اسمبلی کی؟''۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی اسی کتاب کی ابتدا میں صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:

''جمہوریت تو حق و باطل میں صلح کرواتی ہے جب کہ جہاد سے حق غالب آتا ہے اگرچہ عددی کثرت حاصل نہ بھی ہو بلکہ اہل حق کی اقلیت کو باطل کی اکثریت پر غلبہ نصیب ہو جاتا ہے اور اسی راستے سے خلافت کا قیام بھی ممکن ہے''۔

پروفیسر عبداللہ بہاول پوریؒ اپنی کتاب ''اسلام اور جمہوریت میں فرق'' کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں:

''مغربی ممالک چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں جمہوریت ہی رہے، خواہ ''اسلامی جمہوریت'' کے نام سے ہی ہو۔ ان کو خطرہ ہے کہ اگر مسلمان جمہوریت کے چنگل سے نکل گئے تو وہ ضرور اسلام کے نظام خلافت کی طرف دوڑیں گے۔ مسلمانوں کو تو خلافت یاد نہیں رہی لیکن کفر کو وہ کبھی نہیں بھولتی۔ کفر کے لیے وہ پیغام موت ہے اور اسلام کے لیے وہ آبِ حیات۔ کفر کو جو نقصان پہنچا وہ خلافت ہی سے پہنچا ہے۔ وہ خلافت راشدہ ہو، یا خلافت بنوامیہ، خلافت عباسیہ ہو یا خلافت عثمانیہ۔ بیت المقدس کو فتح کیا تو خلافت نے، یورپ کو تاراج کیا تو خلافت نے۔ جمہوریت نے تو خلافت کے فتح کیے ہوئے علاقے دیے ہیں لیا کچھ نہیں۔ اسلام کے عروج اور فتوحات کا زمانہ یہ خلافتیں ہی ہیں، جمہوریت نہیں''۔

☆☆☆☆☆

کیم اپریل: میدان وردک......ضلع میدان شہر......بارودی سرنگ دھماکہ......نیٹو فوج کا ایک ٹینک تباہ......3 نیٹو فوجی ہلاک

(قسط اول)

فریضۂ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مولانا عبدالوہاب ہاشمی حفظہ اللہ

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام علی رسوله الكريم وعلی آله وصحبه اجمعين،اما بعد:

عن ابی سعيد رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول:من رأی منكم منكرا فليغيره بيده ، فإن لم يستطع فبلسانه ، فإن لم يستطع فبقلبه ، وذلک أضعف الإيمان (رواه مسلم)

عزیز دوستو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کے حوالے سے ہے۔اس موضوع کے حوالے سے کچھ نکات ہیں جن کی وضاحت ضروری ہے......

پہلی بات یہ کہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض کفایہ ہے......حکم شرعی کے لحاظ سے یہ فرض کفایہ ہے......فرض کفایہ سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اُسے ادا کرنے کے لیے امت میں سے اگر ایک ٹولی، ایک ایسی جماعت، ایک ایسا گروہ، اتنے لوگ نکل آئیں جو امت کے لیے کافی ہو......تو پوری امت کا ذمہ بری ہوجاتا ہے، یہ فریضہ ادا ہوجاتا ہے......اور اگر امت میں کوئی ایسی ٹولی موجود نہ ہو، کوئی ایسا گروہ موجود نہ ہو، اتنے لوگ اس فریضے کے ادا کرنے کے لیے موجود نہ ہوں، پھر پوری امت کے ذمہ یہ فریضہ ہوتا ہے......جب تک پوری امت اس فریضہ کو ادا نہ کرلے تب تک سب اس بارے میں گناہ گار تصور ہوں گے......جس طرح نماز جنازہ ہے، نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے......کسی گاؤں اور کسی علاقے میں فوتگی ہوجائے تو اُس میت کے لیے کفن دفن اور جنازہ کا انتظام کرنا فرض کفایہ ہے......اتنے لوگ اگر نکل آئیں کہ دفن کردیں، کفن کا بندوبست بھی کردیں، جنازہ بھی کرواسکیں تو پھر پورے علاقے اور پورے گاؤں کے لوگوں کا ذمہ بری ہوجاتا ہے......اور اگر اتنے نہیں آئے......مثلاً ہزاروں لوگ موجود ہیں، لیکن ان ہزاروں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کفن دفن اور جنازہ کے معاملات کو دیکھ سکے......تو ہزار لوگ بے شک موجود ہیں لیکن سب گناہ گار ہیں......اس کے برعکس اگر تین چار ایسے افراد سامنے آئیں جو کفن دفن اور جنازہ کا انتظام کردیں تو تمام لوگوں کا ذمہ بری ہوگیا......

امر بالمعروف نهی عن المنكر بھی اسی طرح ہے......**امر بالمعروف نهی عن المنكر** کا فریضہ اسلامی حکومت یا اسلامی امارت میں خلیفہ اور امیر المومنین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ایسے افراد یا ایسے گروہ کو نامزد کرے یعنی ایسے لوگ چُن لے اور اُن کا تعیین ہوجائے، ایک ادارہ اس طرح کا بن جائے جو ادارہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کے نام سے ہو......مسلمانوں کی حکمرانی اور خلافت کے دور میں اس ادارے کو 'ادارہ حسبہ' کہا جاتا تھا......اور ان افراد کو 'محتسبین' کہا جاتا تھا......ان کو باقاعدہ کفالہ دیا جاتا تھا اسلامی امارت اور اسلامی خلافت کی طرف سے......کہ یہ ہر طرح سے فارغ البال ہوں اور ان کا کام یہی ہو کہ یہ گلیوں، کوچوں، بازاروں، مساجد میں اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے مسلسل کام کریں......خلافت کے زیر تسلط اور سلطہ میں جتنا بھی علاقہ ہوتا، اس تمام علاقہ کے لیے علاقہ کی وسعت کے مطابق لوگوں کو نکالا جاتا......پھر اُن کو یہ ذمہ داری دی جاتی اور وہ لوگ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کا کام کرتے اور اس طرح پوری امت اس فریضے سے بری ہوجاتی ہے۔

میرے عزیزو! آج خلافت قائم نہیں ہے، اسی لیے پوری امت مختلف خطوں میں تقسیم ہے......ٹکڑوں کی شکل میں امت بٹ چکی ہے......اب سوال یہ ہے کہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کا یہ فریضہ کون ادا کرے گا؟ اس حالت میں جب خلافت موجود نہ ہو تو ہر طبقہ جہاں وہ موجود ہیں وہاں کے سربرآوردہ افراد کی یہ ذمہ داری ہے......مثلاً گھر کے اندر والد بطور سربراہِ خاندان موجود ہوتا ہے......اب اس خاندان کے اندر اتنے لوگوں کا ہونا بہت ضروری ہے کہ وہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کی ذمہ اٹھائیں......کوئی ایسا فرد جو اس گھر کے اندر واجب الاطاعت ہو، لوگ اُس کی بات کو سنتے اور تعمیل کرتے ہوں، اُس کو سُلطہ حاصل ہو، کوئی منکر کا ارتکاب کرے تو وہ اُسے منع بھی کرسکے......اس کا یہ فرض ہے کہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** اپنے گھر میں کرے۔

اسی حوالے سے یہ بھی عرض ہے کہ ایک فریضہ ہے **امر بالمعروف نهی عن المنكر** اور ایک کام ہے نیکی کی دعوت دینا اور برائی نہ کرنے کی دعوت دینا......ان دونوں میں فرق ہے......'امر' ہوتا ہے حکم، آرڈر......کہ بطور حکم کہا جائے کہ اس کام کو ضرور بالضرور کرو......اگر وہ نہ کرے تو آپ کے پاس سُلطہ موجود ہو جس کی بنیاد پر آپ اُس سے بزور وہ کام کرواسکیں......نہی سے مراد ہوتا ہے منع کرنا یعنی مت کرو......دونوں میں فرق ہے......دعوت یہ ہے کہ ہم لوگوں کے پاس جائیں اور کہیں کہ بھائی! نماز پڑھو، روزہ رکھو، نیک کام کرلو، برائی نہ کرو...... یہ دعوت ہے......ایک ہوتا ہے امر کرنا، نہی کرنا......حکم دینا کہ چلو نماز کی طرف چلو......نماز پڑھو، نماز قائم کرو...... یہ 'امر' والا کام وہ

یکم اپریل: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک نیٹو ٹینک تباہ......3 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

فرد کرسکتا ہے جس کے پاس سُلطہ موجود ہو......

میرے عزیزو! اب چونکہ خلافت موجود نہیں ہے......لہٰذا خلافت کی عدم موجودگی میں امت کے ہر طبقہ کے لیے اُس کے سُلطہ کا دائرہ موجود ہے اور یہی دائرہ اُس کی ذمہ داری ہے......والد اور گھر کے بزرگ کی ذمہ داری اُس کا گھر ہے......اُس کا یہ فریضہ ہے کہ اس گھر کے اندر کوئی ایسا فرد ضرور کھڑا کرے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے......نماز کا وقت ہوجائے تو یہ ایسا فرد ہو کہ گھر کے جن جن افراد پر نماز فرض ہے......خواتین ہیں یا مرد ہیں......اُن سب سے نماز پڑھوائے...... یہ کرنا فرض کفایہ ہے......اگر ایسا کوئی فرد بھی موجود نہ ہو تو خاندان کے اندر جتنے بھی لوگ موجود ہیں سب کے سب گناہ گار ہوں گے......اس فریضہ کے ترک کرنے کا جو وبال ہوگا اُس میں خاندان کا ایک ایک فرد مبتلا ہوگا......

اسی طریقہ سے اس دائرے کو بڑھا کر کسی گاؤں کے اندر بھی یہی شکل دی جاسکتی ہے......گاؤں کے اندر بھی کچھ ایسے افراد لازماً ہونے چاہئیں، کوئی کمیٹی ہونی چاہیے، کوئی لجنہ ہونی چاہیے کہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرے......اتنے افراد ہوں کہ وہ کفایت کریں......ایک گاؤں میں ہوسکتا ہے کہ پانچ افراد کی ضرورت ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک گاؤں بڑا ہوا اور اُس میں پچاس افراد بھی اس کام کے لیے کم ہوں......تو علاقے کی جتنی ضرورت ہو، اُسی ضرورت کے مطابق اُتنے لوگوں کو نکلنا چاہیے، نامزد ہونا چاہیے، اس کام کے لیے کہ وہ گلیوں کوچوں میں پھریں، بازاروں میں جائیں، مساجد میں جائیں، مدارس میں جائیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کریں ......اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس صورت میں گاؤں کے سارے لوگ گناہ گار ہیں......

اسی طرح دیگر دائرہ کار بھی موجود ہیں......جس طرح تنظیمیں ہیں...... اسلامی تنظیمیں ہیں، مراکز ہیں، مدرسے ہیں......مدرسے کے اندر جسے سُلطہ حاصل ہوتا ہے وہ مہتمم مدرسہ ہے، مدرسے کا بزرگ ہوتا ہے......اب اُس کے اوپر فرض ہے کہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے کسی کو نامزد کرے......کہ وہ مدرسے میں جتنے بھی طلبہ ہیں، ہزاروں میں ہیں یا سیکڑوں میں......اُن میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرے......اگر ایسا نہ کیا گیا تو سارے مدرسے والے اس میں گناہ گار ہوں گے......تنظیم کے اندر، خواہ وہ جہادی تنظیم ہے یا دعوتی تنظیم ہے......اس تنظیم کے اندر امیر کو سُلطہ حاصل ہوتا ہے......اس کے اوپر فرض ہے کہ وہ خود یہ کام کرے یا کسی کی نامزدگی کرے کہ وہ ۲۴ گھنٹے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہے......نماز کا وقت ہے تو سب کو جگایا جائے......کوئی موسیقی سن رہا ہے، کوئی ٹی وی اور فلم دیکھ رہا ہے، اُسے منع کیا جائے کہ یہ گناہ مت کرو...... یہ **امر بالمعروف نهی عن المنكر** ہے...... یہ حکم شرعی ہے......

اب **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کا طریقہ کہ کس طریقے سے اس فریضے کو سرانجام دینا ہے......تو میرے عزیزو! یہ تقسیم ہے ہاتھ، زبان......اس کے طریقہ کار کو دو چیزوں کی بنیاد پر اپنایا جاتا ہے......پہلی بات سُلطہ کے لحاظ سے، قدرت کے لحاظ سے......جس کے پاس سُلطہ ہے اور جو اُس کے تحت ہیں تو اُن میں وہ کوئی منکر دیکھے گا تو اُسے ہاتھ سے روکے گا......جہاں زبان کی قدرت موجود ہے اور زبان کا سُلطہ موجود ہے وہاں زبان سے اُسے روکے گا......انسان کی قدرت کو دیکھتے ہوئے، اُس کے سُلطے کو دیکھتے ہوئے، اُس کی حاکمیت کو دیکھتے ہوئے، ان میں سے کسی ایک طریقے کا انتخاب کیا جاتا ہے......جیسا کہ گھر کے ایک بزرگ ہیں جو اپنے بیوی بچوں کے اندر **امر بالمعروف نهی عن المنكر** کا فریضہ ادا کرتے ہیں......مرکز کے اندر امیر ہے تو امیر ہاتھ سے منع کرے گا......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

''میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں ایک دوسرے کو مخلص ہو کر نصیحت کرنی چاہیے، لہٰذا اب ہمیں سچّائی کی تلخی برداشت کرنی ہوگی، ٹھنڈی میٹھی باتوں سے کسی کو فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر حالات بدلنے ہیں تو ہمیں مل بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہوگا، اپنی بیماریوں کی تشخیص کرنی ہوگی، علامات سے پہچان کر دیکھنا ہوگا کہ ہم کون کون سے عارضے میں مبتلا ہیں اور ان کا علاج کیسے ممکن ہے؟ مثلاً ہم وطن پرستی، قبائلی تعصب، لسانی اور نسلی امتیازات میں مبتلا ہو چکے ہیں جنہوں نے ہمارے اندر امت واحدہ کا تصور دھندلا دیا ہے۔ مکاری اور دجل سے کام لے کر پہلے ہمیں قومی ریاستوں میں بانٹ دیا گیا پھر ہمارے اندر تعصب کی خطرناک بیماریاں پھیلائی گئیں اور نتیجہ کے طور پر ہم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ یہ اسی کا ثمر ہے کہ اگر کسی مسلمان ملک میں مسلم مہاجرین اور مجاہدین آ جائیں تو انہیں غیر ملکی قرار دے کر امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ کہ حقیقت میں یہ قومی امتیازات ایک امت واحدۃ کی حیثیت سے ہمارے لیے مضبوطی کا باعث ہیں۔ اس امت میں بہت سی مختلف قومیں ہیں، سب کے مختلف پسِ منظر ہیں، مختلف انساب ہیں اور مختلف زبانیں ہیں، یہ سب کچھ تو ہمارے لیے قوت کا باعث ہیں نہ کہ کمزوری کا۔ اس لیے ہمیں جلد از جلد ایک امت کے تصور کو پھر سے زندہ کرنا ہوگا''۔ (شیخ انور العولقی رحمۃ اللہ علیہ)

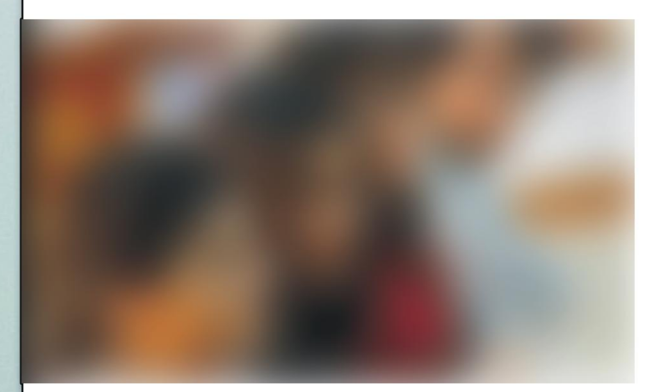
یکم اپریل: صوبہ ہرات............ضلع کوہسان............مجاہدین اور فوج کے پیدل دستے کے مابین جھڑپ............6 فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

’پاکستانی نوجوان نسل شرعی نظام کی حامی‘

آخری وقت اشاعت: بدھ 3 اپریل 2013 ,PST 07:33 GMT 02:33



پاکستان میں عام انتخابات کے لیے تیاریاں زورشور سے جاری ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ ملک کی نوجوان نسل ان انتخابات میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔



عام انتخابات میں ملک کی تیس برس سے کم عمر کی آبادی کا کردار اہم مانا جا رہا ہے

تاہم برٹش کونسل کے ایک سروے میں کہا گیا ہے کہ ملک کے بیشتر نوجوانوں کے خیال میں جمہوریت پاکستان کے لیے درست نظامِ حکومت نہیں۔

اس جائزے کے دوران اٹھارہ سے انتیس سال کی عمر کے پانچ ہزار نوجوانوں سے معلومات حاصل کی گئیں اور ان میں سے 90 فیصد سے زائد نوجوانوں کا کہنا تھا کہ ملک صحیح سمت میں نہیں جا رہا۔

اسی بارے میں

پاکستانی نوجوانوں کی شریعت کی چاہت۔۔۔کفر کے ادارے پریشان

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے بارے میں سوچتے ہوئے ہمارے ذہنوں پر قوم پرستانہ تصورات غالب آجاتے ہیں اور ہماری نگاہیں وہ مصنوعی سرحدیں پارنہیں کر پاتیں جو معاہدۂ سائیکس پیکو نے ہماری لیے کھینچی ہیں یا جان انتون نامی برطانوی یا کسی اور فرانسیسی کافر نے جن کا تعین کیا تھا!

شہید استاذ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ





جلال آباد کابل ہائی وے پر نیٹو فیول ٹینکر سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

کابل میں مجاہدین کے ہاتھوں مارے جانے والے امریکی فوجیوں کی باقیات



کابل میں مجاہدین کے حملے کے بعد سرکاری عمارت آگ کی لپیٹ میں ہے

کابل میں امریکی کانوائے پر حملے کے بعد افسران کی گاڑی تباہ شدہ حالت میں پڑی ہے



۲۲ فروری ۲۰۱۳ء کو ہلمند میں ہلاک ہونے والے امریکی سٹاف سارجنٹ کی یادگار



۵ مارچ ۲۰۱۳ء۔ صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں مجاہدین امریکی مرکز پر حملے کے لیے جا رہے ہیں



مجاہدین کے حملے کا نشانہ بننے والے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کا ملبہ بکھرا پڑا ہے۔



امریکی مرکز پر فدائی حملے کے چند مناظر



۵ مارچ ۲۰۱۳ء۔صوبہ پکتیا کے ضلع گیان میں غنیمت میں حاصل ہونے والا اسلحہ



۹ مارچ ۲۰۱۳ء۔کابل میں وزارت دفاع کی عمارت پر حملے کے بعد کا منظر



۱۲ مارچ ۲۰۱۳ء۔قندھار میں ہلاک ہونے والے امریکی سٹاف سارجنٹ کا تابوت روانہ کیا جا رہا ہے



۲۶ مارچ ۲۰۱۳ء۔ننگرہار کے پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں

16 مارچ 2013ء تا 15 اپریل 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

- فدائی حملے: 3 عملیات میں 15 فدائین نے شہادت پیش کی
- گاڑیاں تباہ: 76
- مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے: 90
- ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ: 159
- ٹینک، بکتر بند تباہ: 84
- میزائل، راکٹ، مارٹر حملے: 48
- کمین: 27
- جاسوس طیارے تباہ: 4
- آئل ٹینکر، ٹرک تباہ: 37
- ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ: 2
- مرتد افغان فوجی ہلاک: 1501
- صلیبی فوجی مردار: 567
- سپلائی لائن پر حملے: 16

امیر کی اطاعت اور اس میں پوشیدہ حکمتیں

مولوی ابوبکر صدیق

یہاں اس جنگی پالیسی سے متعلّق اسلام کی روشن تاریخ میں سے چند ایک واقعات سے واضح ہوگا کہ جب تک مسلمان اپنے امیر کی باتوں کو دل سے قبول کریں، اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کریں، اور امارت شرعیہ کے اوامر کو شرعی ذمہ داری سمجھیں تو ان شاء اللہ کفاران کے ہاتھوں اسی طرح ذلیل وخوار ہوتے رہیں گے جیسا کہ وہ ہمارے اسلاف کے ہاتھوں ہوتے آئے ہیں۔

اسی موضوع سے متعلّق یہاں چند ایمان افروز واقعات ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ مومنین کی اپنے امیر سے وابستگی مزید مضبوط ہو، ان کا حوصلہ بلند ہو اور وہ خوب جوش و خروش اور شرح صدر سے کفار کو ہزیمت سے دوچار کرنے کی ایسی تدابیر روبہ عمل لائیں۔

ہمارے موجودہ حالات غزوہ خندق سے مطابقت رکھتے ہیں، جب کفار و اشرار نے اکٹھے ہوکر مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے حملہ کیا تھا۔ اس جاں گسل موقع پر اللہ کے فضل وکرم اور صحابہ کرامؓ کی استقامت نے کفار کو اسی طرح گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا تھا جیسا کہ آج امریکہ اور تمام کفریہ طاقتیں مجبور ہورہی ہیں۔

جب جنگ طویل ہوگئی، پریشانی بڑھتی جارہی تھی تو قبیلہ غطفان کے حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ مسلمان ہوکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابھی تک کسی کو بھی میرے قبول اسلام کا علم نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس وقت جو خدمت لینا چاہیں میں اسے انجام دے سکتا ہوں......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تم جاکر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوئی تدبیر کرو''۔

اس پر حضرت نعیم رضی اللہ عنہ فوراً ہی بنو قریظہ کے ہاں پہنچے۔ جاہلیّت میں ان سے ان کا بڑا میل جول تھا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کہا:

''آپ لوگ جانتے ہیں کہ مجھے آپ لوگوں سے محبت اور خصوصی تعلّق ہے۔ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ سیدنا نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا، اچھا تو سنیے کہ قریش کا معاملہ آپ لوگوں سے مختلف ہے، یہ علاقہ آپ کا اپنا علاقہ ہے، یہاں آپ کا گھر بار ہے، مال ودولت ہے، بال بچے ہیں۔ آپ اسے چھوڑ کر کہیں اور نہیں جاسکتے مگر جب قریش وغطفان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے آئے تو آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کا ساتھ دیا۔ ظاہر ہے ان کا یہاں نہ گھر بار ہے، نہ مال ودولت ہے نہ بال بچے ہیں اس لیے انہیں موقع ملا تو کوئی قدم اٹھائیں گے ورنہ بوریا بستر باندھ کر رخصت ہوجائیں گے۔ پھر آپ لوگ ہوں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ لہٰذا وہ جیسے چاہیں گے آپ سے انتقام لیں گے''۔

اس پر بنو قریظہ چونکے اور بولے نعیم! بتایئے اب کیا کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا، دیکھئے! قریش جب تک آپ لوگوں کو اپنے کچھ آدمی یرغمال کے طور پر نہ دیں، آپ ان کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہوں۔ قریظہ نے کہا، آپ نے بہت مناسب رائے دی ہے۔

اس کے بعد حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سیدھے قریش کے پاس پہنچے اور بولے: آپ لوگوں سے مجھے جو محبت اور جذبہ خیر خواہی ہے اسے تو آپ جانتے ہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اچھا تو سنیے! کہ یہود نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقا سے جو عہد شکنی کی تھی اس پر وہ نادم ہیں اور اب ان میں یہ مراسلت ہوئی ہے کہ وہ (یہود) آپ لوگوں سے کچھ یرغمال حاصل کرکے ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے کردیں گے اور پھر آپ لوگوں کے خلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا معاملہ استوار کرلیں گے۔ لہٰذا اگر وہ یرغمال طلب کریں تو آپ ہرگز نہ دیں''۔

اس کے بعد غطفان کے پاس جاکر بھی یہی بات دہرائی (اور ان کے بھی کان کھڑے ہوگئے)۔

اس کے بعد قریش نے یہود کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ہمارا قیام کسی سازگار اور موزوں جگہ پر نہیں ہے۔ گھوڑے اور اونٹ مر رہے ہیں۔ لہٰذا اِدھر سے آپ لوگ اور اُدھر سے ہم لوگ اٹھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کردیں۔ لیکن یہود نے جواب میں کہلایا کہ آج ہفتے کا دن ہے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم سے پہلے جن لوگوں نے اس دن کے بارے میں حکمِ شریعت کی خلاف ورزی کی تھی انھیں کیسے عذاب سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ علاوہ ازیں آپ لوگ جب تک اپنے کچھ آدمی ہمیں بطور یرغمال نہ دے دیں ہم لڑائی میں شریک نہ ہوں گے......قاصد جب یہ جواب لے کر واپس آئے تو قریش اور غطفان نے کہا:

''واللہ نعیم نے سچ ہی کہا تھا''۔ چنانچہ انہوں نے یہود کو کہلا بھیجا کہ خدا کی قسم! ہم آپ کو

کیم اپریل: صوبہ فاریاب..................3 افغان فوجیوں کا حملہ..........ایک چیک پوسٹ میں تعینات فوجی افسر کو گولیاں مار کر ہلاک کردیا

کوئی آدمی نہ دیں گے، بس آپ لوگ ہمارے ساتھ ہی نکل پڑیں اور (دونوں طرف سے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہلہ بول دیا جائے۔ یہ سن کر قریظہ نے باہم کہا، واللہ نعیم نے ہم سے سچ ہی کہا تھا، اس طرح دونوں فریقوں کا اعتماد ایک دوسرے سے اٹھ گیا۔ ان کی صفوں میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے حوصلے ٹوٹ گئے۔

(اس واقعے کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے کتبِ سیرت سے مراجعت کیجیے)

دوسرا واقعہ والیٔ حلب حضرت یوقنا رحمہ اللہ کا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر خواب میں اسلام لانے کے بعد انہوں نے لشکر اسلام کے لیے اس قدر خدمات انجام دی تھیں کہ اس دور میں شاید ہی کسی نومسلم نے اتنی خدمات انجام دی ہوں۔

حضرت یوقنا رحمہ اللہ اپنے اسلام کو چھپا کر حیلے بہانے سے شاہ روم ہرقل کے جرنیل خاص بننے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے رومیوں کو اندر سے اتنے گھاؤ لگائے کہ رومی بلبلا اٹھے تھے۔ رومیوں کے دارالحکومت انطاکیہ کی فتح میں ان کا کلیدی کردار رہا ہے۔ لشکرِ اسلام کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کے زیر کمان وہ ہمیشہ دشمن میں پھوٹ ڈالنے کا مشن نبھاتے رہے ہیں، ان کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک صحابی حضرت عامر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رومی جو ہمارے مذہب میں داخل ہو گئے تھے، میں اکثر ان کا جلیس رہا کرتا تھا، میں نے ان میں سے کسی آدمی کو یوقنا سے زیادہ مخلص، اجتہاد میں کامل، نیت میں خالص، جہاد میں مستعد اور رومیوں کی جنگ کے فنون کا ماہر نہیں دیکھا، خدا کی قسم اس نے مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی اور کافروں کے ساتھ جہاد کیا اور رب العالمین کو اپنے سے راضی کر لیا۔ قلعہ حلب پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد رومیوں میں اس نے وہ کام کیا جو اس کے ابناء جنس میں سے کوئی نہیں کر سکا۔ مسلمانوں کو اس نے سوتے واقامت کرتے، رات کو اور نہ دن کو کبھی اکیلے نہیں چھوڑا اور نہ کسی مسلمان کو قتل کیا''۔

تیسرا واقعہ والی رومۃ الکبریٰ حضرت فلنطانوس رحمہ اللہ کا ہے، جنہوں نے اپنے تیس ہزار لشکر کے ساتھ ہرقل کی فوج میں پھوٹ ڈال دی تھی اور اس کے لشکر کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ ان کی مجاہدین کے لیے خدمات اور اسلام قبول کرنے کا عوضانہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ملا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم، امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کے خواب میں تشریف لائے اور بشارت دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔

چوتھا واقعہ کفار کے ذریعے ہی کفار میں پھوٹ ڈلوانے کا ہے۔ شام کے علاقے حمص کے رئیس ابوالجعید جس کی بیوی اس کے اپنے رومیوں کے ہاتھوں لٹ چکی تھی اور بچہ قتل کیا جا چکا تھا نے جنگ یرموک کے سخت ترین معرکے میں (جب کفار لاکھوں میں اور مسلمان چند ہزار تھے) مسلمانوں کے امیر پاس آ کر کہا کہ رومیوں کا لشکر اتنا زیادہ کہ اگر وہ خود کو آپ کے سپرد بھی کر دیں تو انھیں قتل کرنے کے لیے ایک مدت مدید چاہیے، لہٰذا آپ اگر امان دیں تو ان کے ساتھ ایسا مکر کروں گا کہ آپ کو فتح یابی ہو گی، سو انھوں نے اجازت دے دی، اور اس کے حیلے سے اتنے رومی پانی میں ڈوب کر ہلاک ہوئے کہ جن کی تعداد احاطہ تحریر میں لانے سے از بس ہے۔

(حضرت یوقنا اور حضرت فلنطانوس رحمہما اللہ کی اسلام کے لیے خدمات اور ابوالجعید کا کارنامہ تفصیل سے دیکھنے کے لیے فتوح الشام مصنفہ علامہ واقدی، ترجمہ مولانا شبیر احمد انصاری رحمہما اللہ کا ضرور مطالعہ کیجیے)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمیں امیر کے احکام اور اطاعت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا پرتو سمجھنا چاہیے، اس کے تمام احکامات کو دل و جان سے بجالانا چاہیے، کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیے، ہو سکتا ہے اسی میں خیر ہو۔ اگر کوئی امر خلاف واقعہ ہو تو احسن طریقے سے امراء کے سامنے صورت حال واضح کرنی چاہیے، اور شوریٰ سے لے کر عام ارکان تک کے لیے امیر کے فیصلوں کو دل و جان سے قبول کرنا لازم ہے، الّا یہ کہ وہ غیر شرعی فیصلہ ہو۔

مذکورہ واقعات سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ امیر کے صرف ایک حکم کے اندر اتنی حکمتیں اور شرعی تطبیقات پنہاں ہیں، کہ ہم ان کے فوائد و عجائبات کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اگر ہم تمام احکامات پر خلوصِ دل سے متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہمارے حال پر رحم فرمائیں گے، ہمیں ایک دوسرے سے محبت کی توفیق سے نوازیں گے، دشمن پر فتح یابی اور آخرت میں سرخروئی عطا فرمائیں گے۔

☆☆☆☆☆

''یہ بات درست ہے کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی فوج کے اسلحہ کا مقابلہ انتہائی محدود وسائل سے کر رہے ہیں.....لیکن فتح ہمارے ہی ہم رکاب ہے.....فتح ہمارا مقدر ہو گی!!! کیونکہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک اساسی فرق ہے.....ہم ایک پاکیزہ ہدف کے لیے لڑ رہے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے لیے جنگ کر رہے ہیں.....جب کہ تم دنیاوی مفادات کی خاطر..... ہماری جنگ عادلانہ ہے، کیونکہ ہم اپنی زمینوں اور اپنے اہل وعیال کے دفاع کی خاطر جنگ کر رہے ہیں جب کہ تم لوگ باطل استعماری اہداف کے لیے.....ہم حق وعدل کے لیے لڑ رہے ہیں اور تم لوگ ظلم وتعدی کی خاطر''.....(شیخ انور العولقی رحمۃ اللہ علیہ)

2 اپریل: صوبہ پروان.........ضلع بگرام.........مجاہدین کا ایک جاسوس طیارے پر اینٹی ایئر کرافٹ سے حملہ.........جاسوس طیارہ تباہ

اسلام میں تصور وطنیت

محمد بن صلاح الدین

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

علامہ اقبال نے صحیح کہا تھا کہ جدید بتوں میں سب سے بڑا بت وطن پرستی کا بت ہے۔ بلکہ آج دنیا کا سب سے بڑا بت اور سب سے زیادہ پوجا جانے والا بت یہی ہے۔ اسی لیے اس کو" گلوبل بت" کہا جائے تو غلط نہ ہوگا، کیونکہ اس سے پہلے دنیا میں جتنے بھی بت تھے ان کو صرف وہی جاہل پوجتے تھے جن کا کوئی عقیدہ یا مذہب نہ ہوتا تھا۔ لیکن اب تو وطنیت کے اس بت کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ مختلف مذاہب کے ماننے والے بھی اس کی پوجا کرتے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس پر اپنی جوان اولادوں کی قربانی چڑھاتے ہیں۔ وطنیت کے بت کی محبت شیطانی دماغوں نے دانستہ طور پر مسلمانوں کے ذہن میں داخل کی اور ایک غیر محسوس طریقے سے مسلمانوں کے دلوں میں وطن کی محبت کا نظریہ داخل کیا۔ ان ابلیسی دماغوں نے اپنے مفاد کی خاطر میڈیا کا سہارا لیے ہوئے جذباتی قسم کے ترانے اور ناول لکھوا لکھوا کر وطن پرستی کو فروغ دیا اور حد یہ کہ اس حب الوطنی کے نظریے پر اسلامی رنگ چڑھا کہ اسے مزید مقدس بنا دیا۔

اللہ نے مسلمانوں کی وحدت کی بنیاد کلمہ" لا الہ الا اللہ" کو قرار دیا ہے۔ یہی وہ پاکیزہ کلمہ ہے جس کے زبانی اقرار، قلبی تصدیق اور عملی متابعت کے نتیجے میں مغرب میں رہنے والا ایک شخص مشرق میں رہنے والے تمام مسلمانوں کا اور ایک عجم کا باشندہ تمام عالم عرب کا بھائی قرار پاتا ہے جب تک مسلمانوں نے" امت" کے اس تصور کو یاد رکھا اور باہم موالات و وفاداری نبھاتے رہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ساتھ رہی لیکن جب مسلمان قومیتوں میں بٹ گئے تو کفار کے لیے خلافت عثمانیہ کو ڈھانا اور امت کو مغلوب کرنا آسان ہوگیا۔ پھر غلبہ پا لینے کے بعد یہود و نصاریٰ اس امت کو تقسیم در تقسیم کرتے گئے۔ کبھی" سائیکس پیکو" اور کبھی" ریڈکلف ایوارڈ" کے ذریعے مصنوعی سرحدات کھینچیں اور ایک عقیدے کے حامل مسلمانوں کو (جو کبھی ایک خلافت تلے امت کے طور پر اکٹھے تھے) کم و بیش ۵۷ ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر یہود و نصاریٰ نے جن مرتد حکمرانوں کو ان ریاستوں کا نظام سنبھالنے کی ذمہ داری تھمائی، انہوں نے نہایت محنت سے میڈیا اور تعلیمی نصاب کے ذریعے مسلمانوں کے سینے سے امت محمدی علی صاحبھا السلام کی محبت نکالی اور انہیں مصنوعی سرحدات کی بنیاد پر دوستی اور دشمنی نبھانے کا سبق پڑھایا۔ پس یہ انہی خفیہ وعلانیہ سازشوں کا تسلسل ہے کہ عراق کی فوج کویتی مسلمانوں کے گھر ملیامیٹ کر دیتی ہے اور حملے کی وجہ صرف یہ بتاتی ہے کہ یہ حملہ" ملکی" مفاد کی خاطر تھا۔ پاکستانی فوج ہزاروں بنگالی مسلمان عورتوں کی عزت صرف اس لیے پامال کر دیتی ہے کیونکہ وہ" غیر ملکی" خواتین تھیں۔ کفار کے جوتوں کے تلوے چاٹنے والا سابق صدر پاکستان" سب سے پہلے پاکستان" کا نعرہ لگا کر افغانستان کے مسلمانوں سے خون کی ہولی کھیلتا ہے اور مصری حکومت فلسطین کے مجاہدین کو صرف اس لیے پناہ نہیں دیتی کیونکہ ان کی" خارجہ پالیسی" انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہے۔ اس سارے گھناؤنے خونی کھیل کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے وہ" حب الوطنی" ہے۔ اس لیے قدرتی طور پر ذہن میں سوال آتا ہے کہ کیا اسلام میں حب الوطنی کی کوئی گنجائش ہے؟ کیا وطن پرستی کی تعلیم کسی نبی نے دی ہے؟ اس سوال کا جواب اسلام ہی دیتا ہے۔ ذیل میں انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں سے کچھ مثالیں درج ہیں۔

اصل دین اسلام ہے، وطن نہیں۔ اسلام کی وجہ سے وطن کا حکم بدلتا ہے، وطن کی وجہ سے اسلام کا نہیں بدلتا۔ مثلاً یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک اسلامی ملک میں زنا کی سزا کوڑے ہیں اور دوسرے اسلامی ملک میں زنا کی سزا جیل ہے اور تیسرے اسلامی ملک میں زنا کی سزا جرمانہ ہے۔ حالانکہ تینوں ملک اسلامی ہیں اور جرم بھی ایک ہیں اور سزا مختلف...... آخر کیوں؟

منہج انبیاء اور تصور وطنیت

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل وطن تو مکہ مکرمہ تھا، لیکن جب وطن کا مقابلہ اسلام کے ساتھ ہوا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وطن کے مقابلے میں اسلام کو ترجیح دی" وطن عزیز" چھوڑ دیا اور" دھرتی ماں" کے رہنے والوں سے اعلان جنگ کیا۔ اسلام اور اہل اسلام کو اپنا بنا لیا۔ حالانکہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ تھا جو ساری دنیا کا مرکز تھا۔ اسلام میں وطن پرستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ تمام مسلمان ایک ملت ہیں اسی لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم مومنوں کو باہمی رحمت، باہمی محبت اور باہمی غم خواری میں اس طرح پاؤ گے گویا (وہ) ایک جسم ہوں، جب (جسم کے) کسی ایک عضو میں تکلیف ہو تو سارا جسم ہی بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"(بخاری)

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنا وطن چھوڑا اور جب" وطن عزیز" کے رہنے والوں نے آپؑ کو جھٹلایا تو آپؑ نے اپنے ہم وطنوں کے لیے بددعا کی کہ" اے میرے رب

زمیں پر کسی کافر کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ‘‘(سورۃ نوح)

☆وطن کے بت کے پجاریوں کو حضرت ابراھیمؑ کی سیرت مبارکہ بھی اٹھا کر دیکھنی چاہیے جنہوں نے’’دھرتی‘‘کے تمام خداؤں سے بغاوت کی اور ان سب کی وہ درگت بنائی جس کو آج تک نہ تو بت پرست بھول سکے اور نہ ہی بت شکنوں نے اس سنت کو بھلایا ہے۔

☆حضرت لوطؑ نے بھی اپنے وطن والوں کو سمجھایا کہ جن غلاظتوں میں تم پڑے ہوئے ہو ان سے باز آجاؤ۔لیکن وہ اپنی رنگ رلیوں سے باز نہ آئے تو اللہ نے حضرت لوطؑ کو اپنے وطن سے ہجرت کرنے کا حکم دیا جہاں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ نے یہ حکم بھی دیا کہ ایسے’’وطن عزیز‘‘کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھنا جہاں اللہ کا قانون نافذ نہ ہو۔

درج ذیل مثالوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کو وطن کی محبت کا کوئی تصور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں نہیں۔بالکل اسی طرح کسی قسم کا تعصب (لسانی،نسلی، ثقافتی)اسلام میں جائز نہیں۔تعصب کے متعلّق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جس نے ایسے جھنڈے کے تحت قتال کیا جس کا مقصد واضح نہ ہو اور کسی (وطنی،قومی،لسانی اور خاندانی)عصبیت کی بنا پر غصہ ہوا،یا کسی تعصب کی طرف لوگوں کو بلایا اور کسی تعصب کی بنیاد پر مدد کی اور (اس دوران)قتل ہو گیا تو یہ جاہلیّت کی موت مرا۔‘‘(صحیح مسلم)

غلط فہمی:

یہاں پر ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ہو جائے تو بہتر ہے۔حب الوطنی کا راگ الاپنے والے یہ مثال دیتے ہیں کہ صحابہؓ بھی تو مدینے کے دفاع کی خاطر لڑے تھے تو جواب حاضر خدمت ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ مدینے کی خاطر لڑے تھے تو وہ علاقہ دارالاسلام تھا۔یعنی ایسا علاقہ جہاں اسلام عملی طور پر نافذ ہو اور اللہ کا قانون ہی علاقے کا قانون ہو۔ اور اس وقت دنیا کا کوئی ملک بھی ایسا نہیں جہاں اسلامی قوانین صحیح معنوں میں نافذ ہوں(سوائے یمن،صومالیہ اور افغانستان کے کچھ علاقوں کے)جس کے ذہن میں یہ سوال ابھر رہا ہو کہ پاکستان میں اللہ کا قانون نافذ ہے تو وہ صرف ایک مثال سن لے۔اللہ کا قانون یہ ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹے جائیں جب کہ پاکستان میں چوری کی سزا چند ماہ قید ہے۔مزید یہ کہ کوئی علاقہ صرف اس لیے اسلامی سلطنت نہیں کہلاتا کہ وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو بلکہ اسلامی سلطنت کا حصّہ صرف وہ علاقہ کہلاتا ہے جہاں اللہ کا قانون نافذ ہو۔مثلاً حضرت عمرؓ کے دور میں ہندوستان کا کچھ علاقہ بھی اسلامی سلطنت میں شامل تھا۔

حب الوطنی پر غور کریں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ ایک وقتی جذبہ ہے جو عموماً جنگ کے دنوں میں زوروں پر ہوتا ہے یا اس وقت یہ منظر عام پر آتا ہے جب وطن کے لوگ مصیبت میں ہوں۔امن کے دنوں میں اس کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔جب کہ اس کے برعکس’’ایک امت‘‘کا تصور وہ دائمی نظریہ ہے جو ہر پل مسلمان کے قول و فعل سے ظاہر ہوتا ہے۔اس کا جنگ اور امن پر کوئی انحصار نہیں۔عوام میں حب الوطنی بڑھانے کے لیے حکومت وقتاً فوقتاً ملی نغمے اور گانے والیوں کا سہارا لیتی رہتی ہے۔(کیونکہ قران کی کوئی آیت یا پیغمبر کی کوئی حدیث اس نظریے کی حمایت نہیں کرتی)۔

ایک مثال سے آپ پر حقیقت اور واضح ہو جائے گی۔فرض کریں کہ دو بھائی اپنے وطن کے بارڈر پر کھڑے ہیں۔ان میں سے ایک بھائی بارڈر کراس کر کے دوسرے وطن میں چلا جاتا ہے تو کیا اب وہ بھائی آپس میں دشمن ہیں؟نہیں ہرگز نہیں،کیونکہ ان بھائیوں کا آپس میں رشتہ خون کا رشتہ ہے۔بالکل اسی طرح مسلمانوں کا آپس میں کلمے کا رشتہ ہے۔’ریڈکلف‘ کی بنائی ہوئی فرضی لکیریں مسلمانوں کو آپس میں دشمن نہیں بنا سکتی۔ مسلمان ایک امت ہیں۔اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

’’اور بے شک یہ تمہاری امت،ایک امت ہے۔‘‘(سورۃ المومنون)

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ایک امریکی یا یورپین مسلمان ہمارا بہترین دوست ہے جب کہ ایک عربی یا پاکستانی کافر ہمارا بدترین دشمن ہے خواہ ہم اور وہ ایک ہی ماں کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔امام ابن تیمیہؒ نے کیا خوب فرمایا کہ:

’’بے شک لا الہ الا اللہ کا تقاضا ہے کہ ہر اس سے محبت کی جائے جس سے اللہ محبت کرتا ہے اور ہر اس سے بغض رکھا جائے جس سے اللہ بغض رکھتا ہے۔ہر مسلمان سے دوستی کی جائے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہو اور ہر کافر سے دشمنی رکھی جائے چاہے وہ آپ کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

اصل دین اسلام ہے،وطن نہیں۔اسلام کی وجہ سے وطن کا حکم بدلتا ہے،وطن کی وجہ سے اسلام کا نہیں بدلتا۔مثلاً یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک اسلامی ملک میں زنا کی سزا کوڑے ہیں اور دوسرے اسلامی ملک میں زنا کی سزا جیل ہے اور تیسرے اسلامی ملک میں زنا کی سزا جرمانہ ہے۔حالانکہ تینوں ملک اسلامی ہیں اور جرم بھی ایک ہیں اور سزا مختلف......آخر کیوں؟کیا علاقہ بدل جانے سے اللہ کا قانون بدل جاتا ہے؟ہرگز نہیں!شریعت کے احکام ایک ہیں۔لا تبدل لکلمت اللہ

لمحۂ فکریہ:

حب الوطنی کا راگ الاپنے والوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ آخر وہ کس طرح کے تعصب کا شکار ہیں؟کیا وہ اس بات کا کوئی جواب دینا پسند کریں گے کہ کل کو جب حضرت امام مہدیؑ تشریف لائیں گے تو وہ لوگ صرف اس لیے امام مہدیؑ کا ساتھ نہیں دیں گے کہ امام مہدیؑ’غیر ملکی‘ ہیں؟کیا وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ عیسیٰؑ کا لشکر صرف ایک ملک سے تعلّق نہیں رکھتا ہوگا۔

’’بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں‘‘۔

☆☆☆☆☆

2 اپریل:صوبہ غور.........ضلع چاغ چراں.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک صلیبی فوجی ٹینک تباہ.........3 صلیبی فوجی ہلاک

بھارتی امن فاختاؤں سے مسحور...... پاکستانی ادارے

مولانا عاصم عمر دامت برکاتھم

بھارت کے حوالے سے پاکستانی ریاستی اداروں کی پالیسی کا جائزہ لیا جائے تو کوئی بھی عقل منداس بات کا انکار نہیں کرسکتا کہ پاکستان نے بھارت کی بالادستی کو خطے میں تسلیم کرلیا ہے۔اس کی ایک دلیل نہیں بلکہ آئے دن ایسے واقعات رونما ہورہے ہیں جو اس خیال کو مضبوط تر کرتے چلے جارہے ہیں۔یہاں چند حالیہ واقعات کی جانب اشارہ کافی ہوگا:

۱۔پاکستانی فوج کی جانب سے اپنے نظریہ جنگ میں بنیادی تبدیلی کہ پاکستانی فوج کا اصل دشمن بھارت نہیں بلکہ پاکستان کے اندر شریعت کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔

۲۔کنٹرول لائن پر بھارت کی جانب سے انتہائی جارحیت اور اس کے بعد بھارت کے اندر پاکستان کے خلاف جنگ کا سماں پیدا کرنا۔

۳۔بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں ایٹمی جنگ سے بچاؤ کی تدبیر کے حوالے سے اشتہاری مہم، جو پاکستان کے لیے ایک واضح پیغام تھا، کہ اگر پاکستان بھارت کو ایٹمی جنگ سے ڈرانا چاہتا ہے تو بھارت اب اس کے لیے بھی اپنی عوام کو تیار کررہا ہے۔

انتہائی حیرت کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی جانب سے اس کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا گیا، بلکہ الٹا وزیرِ خارجہ نے کہا کہ ہم بھارت سے مذاکرات کے لیے تیار ہیں۔

۴۔اجمل قصاب کی پھانسی پر پاکستان کی خاموشی حتیٰ کہ ان لوگوں کی جانب سے بھی چپ سادھ لی گئی جو بھارت کے خلاف جہاد کے دعوے دار ہیں۔پاکستان بھر سے کوئی قابلِ ذکر آواز اس شہید کے حق میں بلند نہ ہوئی، اگر کوئی بولا تو وہ تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان احسان اللہ احسان تھے جنہوں نے اجمل قصاب شہیدؒ کی لاش کا مطالبہ کیا اور بھارت کو دھمکی بھی دی۔

۵۔اس کے بعد بھارت نے اچانک افضل گرو کو پھانسی دی تب بھی ریاست کی جانب سے کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا، حالانکہ افضل گرو کا تعلق تو کشمیر سے تھا۔

۶۔بھارت جانے والے پاکستانیوں کو بھارت کے اندر ذلیل کرنا ایک عام بات ہوچکی ہے، لیکن نہ تو ریاست کی جانب سے اس پر کوئی احتجاج کیا جاتا ہے گویا قومی غیرت کا سودا ہی کردیا گیا ہے۔بلکہ ذلیل ہونے والے پاکستانیوں سے اس طرح کے بیانات دلائے جاتے ہیں جیسے بھارت میں ان کی بے عزتی اور رسوائی بھی ان کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔

ان سب باتوں کو دیکھ کر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستانی جرنیلوں، بیوروکریٹ اور سیاست دانوں کو برہمن کی سیاست پوری طرح نگل چکی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا بھارت نے بھی اپنے ڈاکٹرائن میں تبدیلی کردی ہے؟ کیا واقعی بھارت نے پاکستان کو دل سے تسلیم کرلیا ہے اور اب پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیاں چھوڑ کر، اس نے جنگی جنون کو ترک کردیا ہے؟ حالیہ برسوں میں بھارت کی جنگی تیاریاں، عسکری ساز وسامان کی بڑے پیمانے پر خریداری، راجستھان میں پاکستانی سرحد کے قریب جدید ترین جنگی ہیلی کاپٹروں کی تعیناتی، جو رات کو آپریشن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بحری بیڑے، سیکڑوں کی تعداد میں جدید جنگی طیارے، یہ سب کیا برہمن کے بچوں کے کھیلنے کے لیے خریدے گئے ہیں؟

ایک انتہائی اہم بات تمام پاکستانیوں کو سمجھنی چاہیے کہ پاکستانی فوج کے ''ایمان تقویٰ جہاد'' کے ''ڈنگ'' کو نکالنے کے لیے بھارت ہر سال اربوں ڈالر خرچ کررہا ہے، جس میں پاکستانی بیوروکریسی، سیاست دان، جرنیل اشرافیہ، اور ٹی وی چینل مالکان، کئی اینکرز اور کالم نگار براہِ راست بھارت سے رشوت وصول کررہے ہیں۔یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا پاکستان کے حساس اداروں کو علم نہ ہو، لیکن معاملات کی نزاکت کا اندازہ اس بات سے ہی کیا جاسکتا ہے کہ خفیہ ادارے سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود ان بڑے مگرمچھوں پر ہاتھ ڈالنے کی قوت سے محروم کردیے گئے ہیں۔

اس صورتِ حال کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو ملک کی نازک صورتِ حال کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے جو اب تک یہ نہیں سمجھ پا رہے کہ پورے ملک کی اکثریت چیخ رہی ہے کہ ہمیں اپنے لوگوں سے نہیں لڑنا چاہیے، اپنے ہی قبائل کے ساتھ اپنی فوج کو نہیں الجھانا چاہیے اس کے باوجود فوج اس جنگ سے کیوں نہیں نکل پارہی۔خود فوج اب اس جنگ سے تھک چکی ہے، اور ایک عام سپاہی جو ایک بار جنگ زدہ علاقوں میں ڈیوٹی دے چکا ہے، وہ اس جنگ سے بےزار اور خائف ہے۔لیکن مقتدر طبقہ، بھارت وامریکہ نواز میڈیا، اور سیکولر طاقتیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتیں کہ ایک عام سپاہی کیا چاہتا ہے، اس کے جذبات، احساسات، پریشانی، خوف کیا ہیں......ان کو صرف ڈالر اور بھارتی شراب ملتی رہے......اور دہلی کی رنگینیاں ان کی اور ان کے بچوں کی تفریح گاہ بنی رہیں......

بھارت اب تک اپنی اس پالیسی میں کامیاب رہا ہے، اب پاکستان کے اندر ہی اس کی ترجمانی کرنے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں۔تحریک کشمیر کو دیکھتے ہی دیکھتے ختم کردیا گیا ہے۔میڈیا میں بڑا طبقہ ایسا ہے جس نے جہادِ کشمیر کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس تحریک کو بھارت کی گیارہ لاکھ فوج نہ ختم کرسکی، پاکستان میں موجود بھارتی

2 اپریل: صوبہ ہلمند............ضلع نادعلی............ بارودی سرنگ دھماکہ............ایک ٹینک تباہ............4 صلیبی ہلاک اور زخمی

لابی نے اس کو چند سالوں میں ختم کر کے رکھ دیا۔اس طرح مقبوضہ کشمیر کو بھارت کی جھولی میں ڈال دیا گیا،اور ہزاروں شہدا کے خون کو یوں بھلا دیا گیا گویا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا خون نہ تھا کسی چرند و پرند کا خون تھا۔ پاکستان پر قابض مقتدر طبقہ پاکستانی قوم کے ساتھ کتنا بڑا مذاق کر رہا ہے کہ ایک طرف تو ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم پاکستان کو خوش حال، پرامن اور مستحکم بنانا چاہتے ہیں،لیکن دوسری جانب ان کی تمام پالیسیاں اس جھوٹ کا پول کھول رہی ہیں۔کیا کوئی قوم اپنی زمینوں کو بنجر کرا کے،اور پینے کے پانی سے محروم ہونے کے بعد بھی ترقی وخوش حالی کا خواب دیکھ سکتی ہے؟اپنے ہی لوگوں کے خلاف جنگ میں الجھے رہ کر بھلا کوئی ملک پرامن اور مستحکم ہوسکتا ہے؟

بھارت نے پاکستانی دریاؤں پر اتنے ڈیم بنا لیے ہیں کہ وہ ۲۰۱۵ء تک اس پوزیشن میں ہوگا کہ پاکستان کا پانی روک کر زمینوں کو بنجر کردے اور جب چاہے ڈیموں کا پانی چھوڑ کر پاکستان کے بڑے علاقے کو سیلاب میں ڈبو دے۔واضح رہے کہ بھارت کو یہ تمام سہولت پاکستان کے مقتدر طبقے کی جانب سے فراہم کی گئی،اس میں کوئی ایک ادارہ ملوث نہیں بلکہ تمام مقتدر قوتوں نے بہت بھاری رشوت وصول کی ہے۔

اس کی واضح مثال عالمی ثالثی عدالت ہیگ کا حالیہ فیصلہ ہے جو بھارت کے کشن گنگا ڈیم کے حوالے سے بھارت کے حق میں دے دیا گیا ہے۔قابلِ ذکر ہے کہ شمال مشرقی ضلع بانڈی پورہ کے گریز خطہ میں کشن گنگا دریا پر زیرِ تعمیر تین سو تیس میگاواٹ صلاحیت والے پن بجلی پروجیکٹ پر پاکستان نے اعتراض کیا تھا اور اس نے اس کے متعلّق ہیگ میں واقع ثالثی کی عالمی عدالت میں دو ہزار نو میں شکایت درج کی تھی۔لیکن یہ شکایت انتہائی تاخیر سے اور اس طرح کی گئی تھی جس کی پیروی کرنے والا وفد ہیگ میں بھارتی ادارے را کا مہمانِ خصوصی تھا۔چنانچہ اب مظفرآباد میں آنے والا دریائے نیلم جو دریائے جہلم میں گرتا ہے اس کا کتنا پانی پاکستان تک پہنچ پائے گا اس کو سمجھنے میں کسی بھی سمجھ دار پاکستانی کو دشواری نہیں ہونی چاہیے۔پاکستانی دریاؤں کے خشک ہوجانے سے زراعت کا کیا حال ہوگا اس کی تفصیل کا فی الحال یہاں موقع نہیں۔

دوسری جانب پاکستان کی صنعت و زراعت کو حکومتی پالیسی کے ذریعہ تباہ و برباد کردیا گیا ہے، پاکستانی منڈیوں میں بھارت کی مصنوعات کی بھرمار ہے۔بھارت کا جنگی جنون اور تیاریاں عروج پر ہیں،لیکن پاکستان میں بھارت کے نمک خوار پاکستانی قوم کو پھر بھی یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر پاکستان بھارت کے سامنے اسی طرح سرنڈر ہونے کی پالیسی پر عمل پیرا رہے اور قبائل پر تمام فوج چڑھ دوڑے تو پاکستان میں دودھ کی نہریں جاری ہوجائیں گی اور پاکستان دنیا کے افق پر ایک عظیم الشان طاقت بن کر ابھرے گا۔اس پروپیگنڈے کو اتنے موثر انداز میں کیا گیا ہے کہ پاکستانی فوج نے کسی حد تک اس کو قبول کر لیا ہے۔جیسا کہ اس کے بنیادی نظریہ(Doctrine) میں تبدیلی سے واضح ہے۔جب کہ دوسری جانب سیکولر طبقات اب کھلم کھلا بھارت کی وکالت کر رہے ہیں،لیکن کوئی ایسا نہیں جو ان کو لگام ڈال سکے۔

اہلِ دل کو اس حقیقت کو مان لینا چاہیے کہ پاکستان کے مقتدر طبقوں میں بھارت نے اپنے ہمدرد اچھی خاصی تعداد میں پیدا کر لیے ہیں جو اس حد تک موثر ہیں کہ پاکستان کی صرف خارجہ پالیسی ہی نہیں بلکہ داخلہ پالیسی تک پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ان میں زیادہ تر تعداد مختلف اداروں اور شعبوں میں موجود سیکولرز کی ہے۔بھارت کے دوروں پر جانے والا یہ طبقہ بھارت جا کر ایسی غلیظ حرکتوں کا مرتکب ہو رہا ہے جس سے صرف پاکستانی ہی نہیں بلکہ بھارت کے مسلمان بھی شرما جاتے ہیں۔

پاکستانی بیوروکریٹ سے لے کر سیاست دانوں،سیکولر ادیبوں اور بھانڈوں اور گویوں تک دہلی اور ممبئی دیکھنے اور وہاں بھارت کی شراب پینے کے لیے مرے جاتے ہیں،واہگہ پار کرتے ہی سب سے پہلا کام بھارتی شراب کے کئی پیگ حلق سے انڈیلنے کے بعد،پاکستان پر لعنت بھیجنا اور بھارت کے گن گانا ان کی عادت بن چکی ہے۔دہلی میں کچھ عام بھارتی مسلمانوں کے ساتھ ایک نجی محفل میں،ایک سیکولر ادیب اور سابق فوجی افسر نے جو مغلظات پاکستان اور پاکستانی قوم کو دیں،وہ ناقابلِ بیان ہیں۔لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ اس غدارِ ملت کا قلم (یا شاید اس کی شراب وشباب کی سجائی محفلیں) ملک کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔ایسے وقت میں ملک بھر کے سنجیدہ طبقے کو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ان بھارت نواز طاقتوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے جن کی دہشت گردی کے خلاف جنگ کی پالیسی کی بدولت ملک دس سال سے خانہ جنگی کا شکار ہے۔

سب سے پہلے ہمیں اس جنگ سے فوج کو نکالنا چاہیے جس میں سراسر بھارت کا فائدہ ہے،اور فوج کو اپنے ہی شہریوں سے لڑانے کی تربیت کے بجائے ، بھارت کے جارحانہ عزائم اور اپنے دریاؤں کو آزاد کرانے کی تربیت دینی چاہیے۔

پاکستانی فوج اگر اپنے ہی شہریوں سے لڑنے کی پالیسی چھوڑ کر، بھارت ہی کی جانب اپنی توپوں کا رخ کرے تو اسی میں پاکستان کا استحکام ہے۔دنیا کی کسی بھی فوج کو لڑنے کا جذبہ عطا کرنے والا محرک بیرونی خطرہ ہوا کرتا ہے۔کسی بھی فوج کو دورانِ تربیت یہی سمجھایا جاتا ہے کہ تمہارے ملک کو سرحد کے باہر سے خطرات ہیں۔یہی نظریہ اور جذبہ فوجوں کو تازہ دم اور مضبوط رکھتا ہے۔لیکن کسی فوج کو اگر یہ بتایا جائے کہ تمہاری تربیت اس لیے کی جارہی ہے کہ تمہیں اپنے ہی شہریوں ،اپنے ہی ہم وطنوں کو ختم کرنا ہے،ان کے بستیوں کو ملیا میٹ کرنا ہے تو یہ نظریہ ،انتہائی کمزور، بودہ اور بے جان ہے۔ایسا سپاہی زیادہ سے زیادہ صرف ایک بار اپنے شہریوں کے خلاف لڑ سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

3 اپریل:صوبہ کاپیسا.........ضلع تگاب.........مجاہدین اور صلیبی فوجیوں کیا بین جھڑپیں.........3 صلیبی ہلاک اور 2 زخمی

پرویز مشرف انصاف کی ''گرفت'' میں!!!

خباب اسماعیل

دنیا دارِ جزا نہیں، دارِ عمل ہے...... یہاں اللہ کے باغیوں اور اُس سے سرکشی کو اپنی فطرت میں شامل کر لینے والوں کو اُن کے جرائم، نافرمانیوں اور سرکشی وعدوان کی قرار واقعی سزا ملنا ناممکنات میں سے ہے......وہ جنہوں نے اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا، اُس کے بندوں کی زندگیوں کو کرب، وحشت، بے کلی، رنج اور حزن کا عنوان بنا دیا اور دین و شریعت سے وابستہ ہر شعار سے دشمنی کو اپنا وطیرہ بنایا......بھلا اُن کے مظالم و جرائم کے ''شایانِ شان'' کون سی ایسی سزا ہوگی کہ جس میں مبتلا دیکھ کر اُن کے ستم کا شکار رہنے والوں کے دل سکون و اطمینان اور راحت وفرحت سے بھر جائیں؟ مکمل انصاف کے لیے ایک اور جہان منتظر ہے جہاں ان کے جور و جفا اور بغاوت وسرکشی کے ایک ایک پرت کو کھولا جائے گا اور ہر ہر لحاظ سے اُنہیں دُکھ دینے والے اور رسوا کرنے والے لامتناہی عذاب بھگتنا پڑیں گے۔

لیکن بسا اوقات اللہ تعالیٰ تکبر ورعونت میں اکڑی گردنوں کو توڑنے کا سامان اس دنیا میں بھی فراہم کرتے ہیں اگرچہ آخرت کے مقابلے میں اس ذلت ورسوائی کی کوئی حیثیت اور اہمیّت نہیں ہوتی لیکن انسانوں کی محدود سوچ اور کوتاہ نظری میں یہی تذلیل آنکھیں کھولنے اور ضرب المثل بننے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ باطل نظام میں فرعون اور نمرود بنے متکبرین اپنی اکڑی گردنوں کے ساتھ مُکّے لہرا لہرا کر اپنے غرور وتکبر کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے ذریعے اُنہیں ذلت ورسوائی کا استعارہ بنا دیتے ہیں......دنیا میں بھی ذلت ونکبت اُن کا مقدر بنتی ہے اور آخرت کا خسارہ تو ہے ہی ایسے سرکشوں کے لیے!!!

وَمَن كَانَ فِي هَـٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا

(الاسراء: ۷۲)

''اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ اور (نجات کے) راستے سے بہت دور''۔

ایسا ہی معاملہ اللہ کے دشمن پرویز مشرف کے ساتھ بھی ہوا ہے...... پرویز کے جرائم کی طویل فہرست کو اختصار سے بھی بیان کیا جائے تو اس میں اللہ کی مبارک شریعت سے اعراض وبغاوت، کفار سے دوستی اور اہل ایمان سے عداوت، امارت اسلامیہ کے سقوط میں اپنے کاندھے پیش کرنا، لاتعداد مسلمانوں کو صلیبیوں کے ڈیزی کٹر اور نیپام بموں کے سپرد کر دینا، چھ ماہ کے بچے سے لے کر ضعیف العمر بزرگوں تک ہزاروں مسلمانوں کو امریکہ کے ہاتھ بیچ کر ڈالر کھرے کرنا، عافیہ صدیقی سمیت امت کی بے شمار بیٹیوں کو کفار کے نرغے میں دینا، آزاد قبائل میں ڈرون حملوں سے لے کر کارپٹ بم باری تک کی سفاکیت کی بنیاد رکھنا، جامعہ حفصہ کی پاک اور مطہر طالبات کو فاسفورس بموں سے جلا کر راکھ کر دینا اور سیکڑوں پاکیزہ طالبات کو کال کوٹھڑیوں کی نذر کر کے ہمیشہ کے لیے دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دینا، لال مسجد سمیت اسلام آباد اور آزاد قبائل کی سیکڑوں مساجد و مدارس کو بموں سے اڑا دینا، ملک کے طول وارض سے اہل ایمان کو 'لاپتہ' کر کے خفیہ ایجنسیوں کی جیلوں میں بھرنا، حدود اللہ کو معطل کرنا اور دینی شعائر کے درپے رہنا، اخلاق باختگی کی ریاستی سطح پر سرپرستی کر کے شراب نوشی، بدکاری، قمار بازی اور اخلاقی سوقیانہ پن کو مسلمانوں کے معاشرے میں فروغ دینا......جیسے قبیح اور مکروہ'' کارنامے'' سامنے آتے ہیں......

امت کا یہ خائن اور ملت کا مجرم ان سارے جرائم کا تن تنہا ذمہ دار ہرگز نہیں ہے۔ یہ پورا نظام اور اس نظام سے وابستہ تمام عسکری اور نوکر شاہی ادارے اور افراد ان تمام معیوب و مذموم افعال واعمال میں اس کے ساتھ کامل یک سوئی سے شریک رہے ہیں......تقریباً ایک دہائی تک یہ مفسد اور متکبر شخص مسلمانانِ پاکستان کی گردنوں پر مسلط رہا اور جب اس نظام کے بچاؤ اور استحکام کے لیے اُس کا جانا ضروری ٹھہرا، تب بھی اُسے پورے پروٹوکول اور سرکاری اعزاز کے ساتھ رخصت کیا گیا......اس کے بعد اس ملعون کے شب وروز برطانیہ، دبئی اور امریکہ میں گزرتے رہے اور وہاں مکمل آسودگی سے یہ عیش کوشی کی زندگی گزارتا رہا اور ناؤنوش، شراب وشباب سے اپنا اعمال نامہ غلاظتوں اور کثافتوں سے بھرتا رہا......

پانچ سال بعد ملک میں ایک بار پھر الیکشن کا ڈول ڈالا گیا۔ '' آوے گا وی آوے گا'' کے مناظر دہرائے جانے لگے تو یہ لعین بھی اپنے'' پرکیف'' زمانے کو یاد کرتا واپس آیا کہ ہوسکتا ہے ایک بار پھر یہی نظام اُسے سر پر بٹھائے اور اُس کے دن رات ایک بار پھر سرکاری ''رنگینیوں'' سے جگمگا اٹھیں......لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ذلت دکھانا تھی......سو ۱۸ اپریل کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں ہر کالا کوٹ اُس کے متعلّق کہتا پایا گیا کہ ''اوپھڑیا گیا جے''......لیکن ''ڈرتا ورتا کسی سے نہیں'' کا فلمی مکالمہ بولنے والا اور کمرہ عدالت میں '' انصاف کا منتظر'' پرویز اپنی گرفتاری کا حکم سن کر یوں فرار ہوا کہ ریاستی 'رِٹ' اُس کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکی......وہاں سے پولیس کی حفاظت میں نکلا اور اپنے فارم ہاؤس تک بحفاظت پہنچا دیا گیا......اس موقع پر اُس کے وکیل احمد قصوری

3 اپریل: صوبہ میدان وردک............ضلع نرخ میں مجاہدین کا ہیوی مشین گن سے حملہ............ایک جاسوسی ڈرون طیارہ مار گرایا

نے نظام انصاف کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے کہا کہ ''پرویز صاحب اپنے گھر میں موجود ہیں اور کافی اور سگار سے لطف اٹھا رہے ہیں، یہ کیس اللہ دتہ بنام چراغ دین نہیں کہ کوئی بھی تھانے دار آکر پرویز کو گرفتار کر سکے''......

گویا اس نظام میں قانون وانصاف کے کوڑے کھانے کے لیے اللہ دتے اور چراغ دین ہی رہ گئے ہیں باقی رہے ''امریکہ دتے'' اور ''چراغ صلیب'' تو اُن کو یہاں کھلی چھوٹ اور آزادی ہے کہ جو مرضی آئے کر گزریں کوئی تھانے دار اُن کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا!!!! اگرچہ اگلے دن پولیس پرویز کی ''گرد'' کو پہنچ گئی اور عدالت نے اسلام آباد کے چک شہزاد میں واقع اُس کے فارم ہاؤس کو اُس کے لیے 'سب جیل' قرار دے دیا......اور ۴۵ کنال رقبے پر محیط فارم ہاؤس کے ۵ کنال کے رہائشی حصّے کو ۴۰ کنال رقبے سے الگ کرنے اور کسی ''دہشت گرد'' واقعہ سے بچنے کے لیے بم پروف دیواریں بنانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ لطیفے پر لطیفہ یہ ہوا کہ ۲۱ اپریل کو نوٹیفیکیشن جاری ہو گیا کہ ''پرویز کو طالبان اور دیگر لوگوں کی طرف سے جان کا خطرہ ہے اور ان کی حفاظت کے لیے ریاست نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے گھر سے بہتر جگہ کوئی اور نہیں ہے لہٰذا ان کے گھر کو سب جیل قرار دیا گیا ہے، جب تک پرویز اپنے گھر میں قید رہیں گے اس وقت تک یا نوٹیفیکیشن کی میعاد ختم ہونے تک انہیں اپنے ہی گھر کا کرایہ ملتا رہے گا''......یعنی یہ ''امریکہ دتے'' جیل بھی جائیں تو ان کا گھر ہی جیل قرار پائے اور اس پر مستزاد یہ کہ اس 'جیل' کا ''امریکہ دتے'' کو کرایہ بھی ادا کیا جائے......عجائب گھر میں رکھنے کے لائق ہے ایسا قانون اور نظام انصاف کہ آنے والی نسلیں دیکھیں تو سہی کہ کسی زمانے میں ''مہذب'' کہلاتی دنیا ہوا کرتی تھی اور کیسا مبنی بر انصاف قانون وہاں رائج تھا......!!!

حقیقت یہ ہے کہ قوم صرف ''پھڑیا گیا جے'' سننے کی منتظر نہیں تھی، وہ آگے کا مطالبہ بھی کر رہی ہے اور یہ سننا چاہتی ہے ''ٹنگیا گیا جے''......لیکن کیا کریں کہ انصاف کے تقاضے بھی تو پورے کرنے ہیں نا!!! اب دیکھیں نا...... ''کانا انصاف'' کیسے اپنے رنگ جما رہا ہے......پچھلے چند سالوں کے چند ایک مقدمات ہی پر نظر ڈال لیجیے تو آپ کو پرویز کے ''انجام'' کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا......کوئی بتا سکتا ہے کہ 'لاپتہ افراد' کے کیسز میں انصاف کا کتنا بول بالا ہوا؟ روحیفہ بی بی اور عبدالصبور تو اپنے رب کے حضور پیش ہو چکے لیکن 'دنیا کے منصفوں' کے ہاں جو اُن کا مقدمہ دائر تھا اُس کا کیا بنا؟ حسین حقانی کے 'میمو گیٹ' پر جس قدر اچھل کود کی گئی وہ معاملہ کہاں تک پہنچا؟ سوئس بنک سکینڈل کا کیس کن ویران راہوں کا مسافر بن گیا کہ کوئی خبر ہی نہیں اُس کی؟ ارسلان افتخار قضیہ کا کیا انجام ہوا؟ شاہ زیب قتل کیس نے وڈیروں کی اولاد کا کیا بگاڑ لیا؟ ایفی ڈرین کیس اور حج کرپشن سکینڈل کے 'گیلانی برادران' اور عباسی وغیرہ ملزمان کہاں ہیں؟ این آئی سی ایل سکینڈل میں ملوث چوہدریوں کا بال بیکا کر لیا؟ رینٹل پاور میں اربوں میں ڈکار جانے والے 'راجہ رینٹل' کا اس نظام انصاف نے کیا بگاڑ لیا؟ راجہ رینٹل کے کیس کی تفتیش کرنے والے کامران فیصل کی پراسرار موت پر لیے جانے والا 'سوموٹو ایکشن' گھوڑے بیچ کر کیوں سو رہا ہے؟ اوگرا کا توقیر صادق اس ''انصاف'' کا منہ چڑاتے ہوئے اس کی دسترس سے باہر کیوں ہے؟ 'سوموٹو ایکشن' نے کراچی بدامنی کیس میں ایم کیو ایم کا ناطقہ کس حد تک بند کیا؟ جعلی ڈگری اور وحیدہ شاہ تھپڑ کیس پر ''جرات مندی'' دکھا کر آخری فیصلہ کیا ہوا؟

یہ تو محض چیدہ چیدہ مثالیں ہیں اس نظام ''انصاف'' کی وگرنہ اگر کسی کو شوق چُرائے تو وہ کسی صبح اٹھ کر ماتحت عدالتوں سے لے کر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک کا 'دورہ' کر کے دیکھ لے کہ وہاں انصاف کے لیے بھٹکتے غریب، لاچار، بے بس و بے کس لوگ کس حال میں ہیں اور کتنے عرصے سے عدالتی فائلیں بغلوں میں دبائے، وکلا کو سفید ہاتھیوں کی مانند اپنے خون پسینے کی کمائی سے پالتے، سالوں تک عدالتوں کی راہداریوں میں اپنی جوتیاں گھسیٹتے اور ججوں کے نخرے برداشت کرتے پائے جاتے ہیں لیکن انصاف تو دور کی بات، انصاف کے 'الف' تک بھی اُن کی رسائی ممکن نہیں ہو سکتی......اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ سارا نظام انگریز کے عطا کیے گئے کفریہ قانون کے تحت انصاف کی فراہمی کا وعدہ کرتا ہے جب کہ اللہ کے دین اور شریعت کے پاکیزہ نظام عدل سے برات کر کے اُس کے لیے کمرۂ عدالت کے تمام دروازے بند رکھتا ہے......پھر بھلا باطل کی بنیاد پر کھڑا یہ طاغوتی اور لادین نظام کسی کو کیا انصاف فراہم کرے گا؟؟......

پرویز کے ساتھ بھی جو معاملہ ہو گا وہ جلد ہی سب کے سامنے آجائے گا......دبئ میں موجود جنرل پاشا اپنے سابقہ باس کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جب کہ اندرونی ذرائع بعض عرب شہزادوں کے بھی متحرک ہونے کی تصدیق کرتے پائے گئے ہیں۔ عدالت سے فرار کے بعد پرویز بھی اپنے محسنوں میں سے کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے یہ کہتا پایا گیا کہ ''see you soon''......اب دیکھیں کہ امریکہ ''بہادر'' اپنے وفادار 'ٹوڈی' کو بچانے کے لیے آتا ہے یا اس باطل نظام کی ساکھ کو عامۃ المسلمین کی نظر میں باوقار بنانے اور اس کے قصیدے گانے کے لیے پرویز کو بلی چڑھانا قرار پاتا ہے......جو بھی ہو......یہ بات طے ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی سزا بھی ایسے مجرمین کے جرائم کا ایک فی صدی بھی بدلہ نہیں ہو سکتی......پرویز تختے پر جھول جائے تب بھی اُس کے مظالم اور جرائم کا کماحقہ انتقام لینے کے لیے محض اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اُس رب کی عدالت جس دن لگے گی اور میزان جس دن نصب کر دی جائے گی تب کسی مجرم کے لیے کوئی جائے پناہ ہو گی، نہ ہی کوئی پر تعیش سب جیل اُسے تحفظ فراہم کرے گی، نہ ہی اُس کے کسی ایک جرم سے بھی اغماض برتا جائے گا اور نہ ہی اُس کے کسی ایک بھی ستم کو بھلایا ہی جائے گا......

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ (الدخان: ١٦)

''اس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے تو بے شک انتقام لے کر چھوڑیں گے''۔

4 اپریل: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک نیٹو ٹینک تباہ..........4 اہل کار ہلاک

اے این پی کی درگت اور جوابی واویلا

عبیدالرحمٰن زبیر

تین دہائیاں قبل روسی ٹینکوں پر بیٹھ کر پاکستان میں 'سرخ اندھیروں' کی راج شاہی کے خواب دیکھنے والوں کے سارے سپنے اللہ تعالیٰ کے درویش صفت بندوں نے افغانستان کی گھاٹیوں میں روس کو فنا کے گھاٹ اتار کر چکنا چُور کر دیے تھے......جب سرخ سویرے کی منتظر آنکھیں اپنے سامنے روسی استبداد تاریخ کے صفحات کی نذر ہوتا دیکھ رہی تھیں تو اُنہوں نے 'نیو ورلڈ آرڈر' کی بجا آوری اور امریکہ ''بہادر'' کی چوکھٹ پر سجدہ ریزی کو ہی کامیابی کی سیڑھی سمجھا......مجاہدین نے سوویت یونین کے بعد امریکہ کی مغرور ناک کو خاک آلود کرنے کا فیصلہ کیا تو اے این پی کی ساری ہمدردیاں، تمام توانائیاں اور مکمل حمایت وتائید امریکہ کے ساتھ تھی۔گزشتہ بارہ سال سے عمومی طور پر اور سابقہ حکومت کے پانچ سالہ دور میں خصوصی طور پر اے این پی نے امریکی صلیبی جنگ میں مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف کفر کا کھُل کر ساتھ دیا......قبائلی علاقوں اور سوات و مالاکنڈ میں مجاہدین کے مقابلے میں صلیبی اتحادی پاکستانی فوج کے عامۃ المسلمین پر توڑے جانے والے مظالم میں برابر کا حصّہ لیا......پے در پے آپریشنوں میں عام آبادیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دینے والی فوج کا بھرپور ساتھ دیا اور ''امن لشکر'' اور ''امن کمیٹیوں'' کے نام پر مجاہدین کے خلاف پوری ڈھٹائی سے صف آرا رہی......

سوات اور مالاکنڈ میں 'آپریشن راہ راست'، جنوبی وزیرستان میں 'آپریشن راہ نجات'، مہمند، اورکزئی، باجوڑ اور خیبر میں آئے روز کی بہیمانہ فوجی کارروائیوں کے پیچھے اے این پی کے ملحد ذہنوں کی مکمل حمایت بھی موجود تھی اور ہر قسم کی مدد وتعاون بھی...... پانچ سال تک حفاظتی حصاروں میں بیٹھ کر اور ریاستی جبر کا بے دریغ استعمال کر کے 'عدم تشدد' کی پرچارک اس جماعت نے اسلام اور مجاہدین کے خلاف جو محاذ کھولا اُس کے حتمی نتائج تو بہرحال ان دین دشمنوں کی خواہشات کے برعکس ہی نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی نصرت کرتے ہوئے اُنہیں ہر حال میں غلبہ عطا فرمائیں گے......لیکن اعدائے دین کی رسوائیوں کے دن تو شروع ہو چکے ہیں......اپنی حکومت کے آخری دنوں میں طالبان سے مذاکرات اور جنگ بندی کے لیے جس قدر اے این پی خواہاں رہی وہ بھی سب کے سامنے ہے......ان ظالموں کو پوری طرح اندازہ تھا کہ اقتدار کا ہما سر سے اُڑتے ہی ہمارے سر اُڑنے میں کچھ دیر نہ لگے گی۔طالبان مجاہدین بھی اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے اور ہیں......اسی لیے اُنہوں نے مذاکرات کی پیش کش کی بھی تو اے این پی سمیت ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے بارے میں انتباہ بھی کیا کہ اُنہیں اس پیش کش سے مستثنیٰ سمجھا جائے اور الیکشن سے پہلے، الیکشن کے دوران میں اور مابعد اُن کے خلاف مجاہدین ہر طرح کی کارروائی روبہ عمل لائیں گے......اسی لیے مجاہدین نے عامۃ المسلمین سے اپیل کی کہ چونکہ یہ سیکولر اور جہاد دشمن جماعتیں اور ان کی قیادت مجاہدین کے ہدف پر ہے لہٰذا عامۃ المسلمین ان کے جلسے جلوسوں اور ریلیوں میں شرکت سے گریز کریں مبادا ان جماعتوں پر کارروائی کے باعث اُنہیں بھی نقصان پہنچے......یہی وجہ ہے کہ اے این پی جو پورے پانچ سال تک صوبہ میں اقتدار کی راہ داریوں سے چمٹی رہی، اب حالت یہ ہے کہ اُس کے لیے اپنی الیکشن مہم چلانا بھی ممکن نہیں رہا۔طالبان مجاہدین نے اپنے 'وعدے' کے مطابق اے این پی کے ذمہ داران اور امیدواران پر وار کرنا شروع کر دیے ہیں جس کی وجہ سے 'سرخ ٹوپیاں' منظر سے بالکلیہ ہی غائب ہیں اور اے این پی کے تمام ذمہ دار خوف وہراس کی نہ ختم ہونے والی کیفیت میں مبتلا ہیں۔

۳۱ مارچ کو اے این پی کے سابق رکن صوبائی اسمبلی عدنان وزیر کے قافلے پر بنوں کے قریب حملہ کیا گیا جس میں عدنان وزیر زخمی ہوا۔۱۴ اپریل کو چارسدہ سے اے این پی کے امیدوار برائے صوبائی اسمبلی معصوم شاہ پر شب قدر کے قریب بم حملہ کیا گیا جس سے وہ چار ساتھیوں سمیت شدید زخمی ہوا۔اسی دن سوات کے علاقے منگلور میں اے این پی کے رہ نما اور مقامی امن کمیٹی کے ممبر مکرم شاہ کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں مکرم شاہ ہلاک ہو گیا۔۱۶ اپریل کو ہارون بلور کے جلسے پر حملہ کیا گیا، جس سے تھانے دار اور ۶ پولیس اہل کاروں سمیت اے این پی کے ۱۳ کارکن مارے گئے۔جب کہ ہارون بلور بچ نکلا۔۲۲ اپریل کو صوابی میں اے این پی کے انتخابی کیمپ پر دستی بم حملے میں اے این پی کے ۲ کارکن زخمی ہوئے۔

مجاہدین کے رہ نما عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ کے بقول:

> '' فوج کابل سے جنگ کو اسلام آباد کھینچ لائی اور اے این پی اس جنگ کو اسلام آباد سے باچا خان ہاؤس لے آئی......شاید اے این پی کو ڈالروں کی چمک نے کچھ سوچنے نہ دیا۔جرنیلوں کے ہاتھ آنے والے ڈالروں کی بھرمار سے اے این پی کی نظریں چندھیانے لگی تھیں......اس لیے اب اے این پی گلے پڑے اس ڈھول کو پیٹنے پر مجبُور ہے''۔

اب اس 'ڈھول' کے 'پول' کھُل رہے ہیں تو اے این پی نے اپنے صلیبی آقاؤں کے حضور عرضیاں بھیجنا شروع کر دی ہیں۔اے این پی برطانیہ کے صدر محفوظ جان نے ۱۸ اپریل کو صلیبی ممالک سے منت زاری کی کہ '' وہ صوبہ خیبر پختون خواہ میں طالبان

4 اپریل: صوبہ کابل.........ضلع سروبی.........چیک پوسٹ پر مجاہدین کا حملہ نے.........2 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

عسکریت پسندوں کی جانب سے اے این پی کے خلاف چلائی جانے والی مہم کا نوٹس لیں، دہشت گردوں کے خلاف لڑائی کی پاداش میں ہمیں حملے برداشت کرنے پڑ رہے ہیں، پورے پاکستان میں ہمیں تنہا چھوڑ دینے کے باعث ہم دہشت گردوں کے رحم وکرم پر آ گئے ہیں۔مغربی ممالک اپنی خاموشی توڑیں اور پاکستان سے پوچھیں کہ پاکستان بھر میں لبرل، سیکولر قوتوں کو خطرات کا سامنا کیوں ہے‘‘......

پشاور کے علاقے گل بہار میں پیپلز پارٹی کے امیدوار برائے قومی اسمبلی ذوالفقار افغانی کے گھر میں دھماکا ہوا اور ایم کیو ایم بھی کراچی میں اپنے انتخابی دفتر بند کر رہی ہے، حیدر آباد میں ایم کیو ایم کے سندھ اسمبلی کے امیدوار فخر الاسلام کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا......

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

طاقت کے نشہ میں غرق رعونت وتکبر سے مجاہدین کے خلاف ظلم وتشدد کی تمام حدود کو عبور کر جانے والے ’ایوان ہائے اقتدار سے باہر ہوتے ہی عورتوں کی مانند ٹسوے بہاتے اور بین کرتے نظر آتے ہیں کہ ’’اے این پی نے آخر ایسا کیا کیا ہے جو اُس کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے‘‘......ان کے جرائم اور مظالم کی داستان کسی سے بھی پوشیدہ نہیں......لہٰذا اب ذرا اُس پھل کا مزہ چکھو جس کے شجر کی تم نے اپنی اسلام دشمنی کے زور پر اور کفار سے وفاداری نبھانے کے زعم میں آب یاری کی ہے۔مجاہدین کا انتقام تو ابھی شروع ہوا ہے اور ’’سب کچھ قربان کر دیں گے‘‘ کے نعرے لگانے والوں کی چیخیں نکل گئی ہیں...... ذرا ذلت ورسوائی کی موت کا سامنا کرنے کی ہمتیں اپنے اندر جمع کرو کیونکہ دین سے غداری کا وہی انجام ہے جو ’’اللہ اکبر کا دور ختم ہو چکا، اب سائنس وٹیکنالوجی کا دور ہے‘‘ کی فکر عام کرنے والے کا ہوا تھا......یہ تو رہی دنیا کی ذلت وخواری جب کہ آخرت کا انجام بد تو ان مفسدین اور مجرمین کے لیے اپنے اندر نا قابل بیان حد تک ہولناکیاں لیے ہوئے ہے......

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (المائدة: ٣٣)

’’جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سُولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہے۔‘‘

☆☆☆☆☆

بقیہ: لال قلعے پر کلمے والا علم لہرا کر دم لیں گے

اس کے بعد وہ بد دل ہو جاتا ہے، اور اس کے اعصاب جواب دینے لگتے ہیں۔کیونکہ جنگ کے علاقے میں ایک ہارڈ ڈیوٹی دینے کے بعد وہ حکومتی پروپیگنڈے کی حقیقت سمجھ جاتا ہے۔دنیا کی بہادر سے بہادر فوج کو اگر رات دن یہ بتایا جائے کہ تمہیں اپنے اندر ہی سے خطرہ ہے تو اس کے اعصاب جلد ہی جواب دے جاتے ہیں۔

جہاں تک تعلق قبائل میں موجود مجاہدین کا ہے تو پروپیگنڈے سے ہٹ کر حقیقت یہ ہے کہ ان کی قیادت کے دلوں میں بھارت کی نفرت آج بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ پہلے تھی۔جو صحافی حضرات ان مجاہدین کی قیادت کے بارے میں صحیح علم رکھتے ہیں وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ وہ قیادت ہے جن کی نشوونما بھارت دشمنی اور دہلی کے لال قلعے پر اسلامی پرچم لہرانے کے نعروں پر ہوئی ہے۔لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ لوگ بھارت سے ہاتھ ملانے کا تصور بھی کریں۔بلکہ ان کا یہ حال ہے کہ بھارت میں آزاد جہاد کے لیے انتہائی تڑپ رکھتے ہیں۔برہمن کی گردن پر ہمارے پیاروں، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خون ہے، ہندوؤں کی موجودہ نسل کے ساتھ ہمیں بہت سارا حساب کتاب برابر کرنا ہے، کشمیر تا کیرالہ......تفصیل کا ابھی وقت نہیں۔

سو ہمیں یہ کہنے میں کوئی تردد نہیں کہ بھارت اپنی ایسی کسی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔چنانچہ پاکستان کے سنجیدہ طبقات کو اداروں اور میڈیا میں موجود بھارتی نمک خواروں کے پروپیگنڈے کو چھوڑ کر حقیقت کی دنیا میں آنا چاہیے، ورنہ قوم یوں ہی اندھیری بھول بھلیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتی رہے گی، دس سال گذرنے کے بعد بھی پالیسی سازوں کے ہاتھ کچھ نہیں آیا، ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی کمیشن بنایا جائے، پھر تحقیقات ہوں، اس سے بہتر ہے کہ ابھی وقت ہے کہ اس قوم پر رحم کیا جائے اور اس خونی پالیسی کو ترک کر کے، اندھی قوت کا استعمال روک کر، اپنے اصل دشمن بھارت کی جانب توجہ دینی چاہیے۔

قبائل پاکستان توڑنے کا مطالبہ نہیں کر رہے بلکہ ان کا مطالبہ وہی ہے جو پاکستان بنانے والوں کا تھا، جنہوں نے لاکھوں جانوں کی قربانی دے کر ایک نعرہ لگایا تھا......پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ......اس نعرے سے صرف سیکولر کو ہی اختلاف ہو سکتا ہے جو نہ جنت کے طلب گار ہیں نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں......ان کے علاوہ گناہ گار سے گناہ گار مسلمان بھی اس کلمہ سے اور اس نعرے سے اتنی محبت کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے آج بھی جان دینے کے لیے تیار ہے۔لہٰذا ملک بھر کے سنجیدہ طبقات کو اب اپنا آخری زور لگا دینا چاہیے کہ ملکی وسائل اور قوت کو اپنے ہی شہریوں کے خلاف جھونکنے کے بجائے اپنے اصل دشمن بھارت کے خلاف صرف کرنا چاہیے۔ ہمارا اصل دشمن بھارت ہے۔اگر ہمیں اپنا وجود برقرار رکھنا ہے تو جتنی جلدی ہو سکے اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے۔برہمن کل بھی ہمارا دشمن تھا اور آج بھی اس کی رگوں میں وہی خون دوڑتا ہے۔

4اپریل: صوبہ پروان..........ضلع بگرام..........مجاہدین کا امریکی آئل ٹینکرز ٹرمینل پر حملہ..........متعدد آئل ٹینکر تباہ

ڈرون حملے فوج کے تعاون سے ہو رہے ہیں...... پرویز بول پڑا

سید معاویہ حسین بخاری

اسلام کی تاریخ میں جب غداروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو بدقسمتی سے پاک و ہند کا خطہ شرم ناک حد تک بدنام نظر آتا ہے۔اس خطے کی تاریخ غداروں اور بے ضمیروں سے بھری ہوئی ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کے زوال کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہی غدار طبقہ تھا۔ پھر مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد یہی طبقہ انگریزوں کا منظور نظر ٹھہرا اور انگریزوں کے یہاں سے جانے کے بعد نہ صرف پاکستان کے سیاہ و سفید کا مالک بن بیٹھا بلکہ مغرب کے ان غلاموں نے انگریزی نظام کو اس ملک میں قائم رکھا اور مغربی آقاؤں سے وفاداری کو پوری طرح نبھایا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں اصل قوت فوج ہی ہے اور فوج مکمل طور پر سیکولر نظام کی حامی ہے اور اسی نظام کو اپنی بقا کا ضامن سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نظام کے مقابلے میں آنے والے ہر نظام کو پوری قوت سے کچلنے کی کوشش کرتی ہے۔اسی لیے قیام پاکستان سے اب تک عوام کی شدید خواہش کے باوجود اس ملک میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکا۔اسلامی نظام کے نفاذ کی ہر کوشش کی سب سے شدید مزاحمت فوج ہی کی طرف سے ہوئی اور جب بھی کسی نے منظّم کوشش کی اسے مختلف حربوں کے ذریعے بکھیر دیا گیا۔ دینی رہ نما اور علما جو کہ امت کی قیادت سنبھالنے کی اہلیّت رکھتے تھے انہیں ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے قتل کیا گیا۔

یہاں تک کہ جب جامعہ حفصہؓ کی معصوم طالبات نے شریعت کا مطالبہ کیا تو فوج نے ان پر ہتھیار اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔اسی طرح قبائلی علاقوں میں جب مجاہدین کا اثر و رسوخ بڑھا اور وہاں مکمل اسلامی نظام بھی نافذ ہوا تو فوج کو اس میں اپنی موت نظر آنے لگی لہٰذا فوج نے قبائل میں مجاہدین کو ختم کرنے کے لیے امریکہ سے نہ صرف تعاون کیا بلکہ مدد طلب کی اور اپنے علاقے امریکی حملوں کے لیے پیش کر دیے۔ جس کی وجہ سے امریکی، قبائلی علاقوں میں مسلسل ڈرون حملے کرتے ہیں جن میں معصوم مسلمان شہید ہوتے ہیں۔ جب کہ فوج عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے یہ کہتی رہی کہ وہ امریکہ کے سامنے بے بس ہے اور عوام سے بہت محبت رکھتی ہے اور ہر مشکل گھڑی میں عوام کی آگے بڑھ کر مدد کرنے والی ہے۔

گزشتہ دنوں امریکی صحافی مارک مزیٹی کی نئی شائع ہونے والی کتاب نے پاکستانی فوج اور ایجنسیوں کی وطن سے محبت اور عوام کی خیر خواہی کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے۔کتاب میں دی گئی رپورٹ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی ایجنسیاں اور فوج جو عوام کے خدمت گار اور ہر مشکل میں عوام کے کام آنے کا دعویٰ کرتی ہیں درحقیقت اپنے مفادات کے لیے دشمن کے ہاتھوں عوام کو خود قتل کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

مذکورہ کتاب میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ہونے والے تمام ڈرون حملے آئی ایس آئی کی اجازت اور تعاون سے ہوئے اور یہ اجازت باقاعدہ معاہدے کے تحت دی گئی۔صلیبی ذرائع کے مطابق حملوں میں عرب اور پاکستانی مجاہدین کو نشانہ بنایا گیا۔اب تک ۲۰۰ سے زائد ڈرون حملے ہو چکے ہیں ان ڈرون حملوں میں اب تک ۳۳۸۰ افراد شہید ہو چکے ہیں جن کا ریکارڈ بھی آئی ایس آئی کے پاس رکھا جاتا ہے۔ جب کہ ایجنسیاں اور فوج ہمیشہ عوام کے سامنے یہ ڈرامہ رچاتی ہیں کہ امریکہ اپنی مرضی سے ڈرون حملے کر رہا ہے اور فوج اس پر شدید احتجاج کر رہی ہے۔

گزشتہ دنوں ملعون پرویز مشرف نے خود یہ اعتراف کیا کہ امریکہ کو قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں کی اجازت دی گئی تھی اس کے لیے شرط یہ تھی کہ ہدف انفرادی ہو اور اس سے بڑے پیمانے پر تباہی نہ ہو۔ جب کہ مارک مزیٹی کی کتاب نے اس اجازت کی تفصیلات بھی بے نقاب کر دیں۔تفصیلات اس طرح ہیں کہ افغانستان پر حملے کے بعد امریکہ نے پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ قبائل کو مجبُور کرے کہ وہ مجاہدین کو امریکہ کے حوالے کر دیں۔لیکن غیور قبائل نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑنے کا فیصلہ کیا۔

جب ان علاقوں میں مجاہدین نے قوت حاصل کی اور کمانڈر نیک محمد شہیدؒ ایک مضبوط رہ نما کے طور پر ابھرے تو پاکستانی فوج نے ان کو اپنے لیے خطرناک قرار دیا۔ امریکی ایجنسی سی آئی اے شہید نیک محمد کی مسلسل نگرانی کر رہی تھی۔فوج نے ملکی وفاداری اور عوامی اتحاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خود امریکہ سے معاہدہ کیا کہ ان کے قتل کے بدلے امریکہ کو قبائل میں ڈرون حملوں کی اجازت دی جائے گی۔ یہ بھی طے پایا کہ انہیں شہید کرنے کے بدلے امریکہ قبائل میں جب چاہے ڈرون حملہ کر سکتا ہے اور قبائل میں امریکہ کی ڈرون پروازیں مسلسل جاری رہیں گی۔

امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے مشرف نے خود یہ کہا کہ چونکہ مجاہدین دشوار گزار علاقوں میں رہتے تھے جہاں تک پاکستانی فوج کی رسائی ممکن نہیں تھی اس لیے ہم نے امریکہ کو ڈرون حملوں کی اجازت دی۔ جب کہ اپنے دور حکومت میں مشرف ہر حملے میں امریکی موجودگی کا یا تو انکار کرتا رہا یا اسے امریکیوں کا یک طرفہ حملہ قرار

5 اپریل: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا گھات لگا کہ حملہ..........2 گاڑیاں تباہ..........3 پولیس اہل کار ہلاک

دیتا رہا۔ جب ۲۰۰۴ء میں نیک محمد کو شہید کیا گیا تو پاکستانی فوج نے یہ دعویٰ کیا کہ نیک محمد کو پاکستانی فوج نے شہید کیا ہے۔ میڈیا پر یہ خبر دی گئی کہ فوج نے کمپاؤنڈ پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر دیا جب کہ درحقیقت یہ پہلا ڈرون حملہ تھا۔ اس کے بعد قبائل پر پے در پے ڈرون حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جن میں سیکڑوں عرب اور پاکستانی مجاہدین شہید ہوئے۔ معاہدے میں یہ بات طے تھی کہ پاکستان ہر ڈرون حملے کی اجازت دے گا اور ٹارگٹ کی فہرست پر کنٹرول رکھے گا۔ جب کہ امریکہ کسی بھی میزائل حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔ پاکستان کی مرضی ہوگی کہ وہ کسی حملے کی ذمہ داری قبول کرلے یا خاموش رہے۔

ڈرون حملوں کا جواز امریکہ نے یہ پیش کیا کہ ان میں القاعدہ کے قائدین کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور عوامی نقصان سے گریز کیا جاتا ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اب تک ہونے والے حملوں میں عوام کی کثیر تعداد شہید ہو چکی ہے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ امریکی حملوں میں معصوم بچوں کے مدارس کو خاص طور پر نشانہ بنایا اس کے علاوہ حملے کے بعد جب مقامی لوگ شہدا کو اٹھانے آتے تو ان پر دوبارہ حملہ کر دیا جاتا محض اس شک پر کہ یہ مجاہدین کے ساتھی ہیں اسی طرح جنازوں پر بھی کئی دفعہ حملے کیے گئے۔

اس قسم کے انکشافات سے پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسیوں کی اسلام دشمنی اور اخلاقی حالت کھل کے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ فوج دراصل امریکہ ہی کی فوج ہے۔ اپنے ذاتی مفاد کے لیے اس کو نہ تو دینی اقدار کا ہی کچھ لحاظ ہے نہ ملکی سالمیت یا قومی غیرت کا۔ جو فوج اپنے ہی ملک کے عوام کے قتل کے لیے دوسرے ملکوں کی فوج کو دعوت دے رہی ہو اس کی ملک سے محبت اور عوام سے وفاداری کا دعویٰ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

کہا یہ جاتا ہے کہ پاکستانی فوج امریکہ کی جنگ لڑ رہی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ فوج اور حکومت اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے کیونکہ حکومت اور فوج مکمل طور پر طاغوتی نظام کے نفاذ کے خواہاں ہیں اور اسلامی نظام کو اس کی ضد سمجھتے ہیں اور طاغوتی نظام کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی جنگ کے لیے تیار ہیں۔ جب کہ مجاہدین اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کا نفاذ چاہتے ہیں اس لیے یہ طاغوتی قوتیں انہیں ختم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔

پاکستان کا سارا مقتدر طبقہ کفریہ نظام ہی کا حامی اور محافظ ہے۔ مشرف نے جب برملا اعتراف کیا کہ فوج اور حکومت نے خود امریکہ کو ڈرون حملوں کی اجازت دی تھی تو اب فوج اور سیاست دان عوام کو دھوکہ دینے کی نئی تدبیر کر رہے ہیں۔ عوام کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ مشرف کا ذاتی فعل تھا اور اس کے لیے اس نے فوج یا کسی حکومتی رکن سے مشورہ نہیں لیا تھا بلکہ ان کو معلوم ہی نہیں تھا کہ مشرف نے خود اجازت دی ہے۔ اس مقصد کے لیے آج کل میڈیا پر سابقہ فوجی افسران اور وزیروں کے انٹرویو جاری کیے جا رہے ہیں۔ مشرف دور کے فضائیہ کے سربراہ کلیم سعادت نے انٹرویو میں کہا کہ ہر حملے کے بعد مشرف نے یہی کہا کہ یہ حملے ہم نے کیے۔ سوال یہ ہے کہ فضائیہ کے سربراہ کو بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حملے ہم نے کیے اور وہ نہیں جانتا کہ حملے کس نے کیے؟ وہ کیسا سربراہ ہے جسے یہ نہیں معلوم کہ حملہ اس کی فوج نے کیا یا دشمن کی فوج نے۔

امریکی صحافی کی رپورٹ اور مشرف کے اعتراف کے بعد پاکستان کے نام نہاد دانش ور یہ شور مچانے لگے کہ مشرف پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے کہ اس نے ملکی سالمیت کا سودا کیا۔ اس قوم کے دلوں میں نصب وطنیت کے بت کی عظمت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ عوام اور مجاہدین کو امریکہ سے شہید کروانے والا تو ان کی نظر میں اب غدار ٹھہرا لیکن اگر ان کو فوج خود شہید کرتی رہے تو یہ جائز ہے اس پر کسی کو آواز اٹھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یعنی مسلمانوں کے خون کی کوئی اہمیّت نہیں اہمیّت ہے تو ملکی قانون اور سرحدوں کی۔ معصوم بچوں کی شہادت کی ذمہ داری بھی جب فوج نے قبول کی تو تمام دانش وروں کو سانپ سونگھ گیا لیکن جب ملکی قانون کو توڑا گیا تو سب غداری کے مقدمے کا مطالبہ کرنے لگے۔

اسلام کے یہ دشمن، میڈیا کے ذریعے جتنی بھی تدبیریں کرلیں بالآخر اللہ کا فیصلہ غالب آ کر رہنے والا ہے، اللہ ان کو رسوا کرے گا اور مجاہدین ہی کو فتح عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆

6 اپریل: صوبہ فاریاب..........افغان فوج میں موجود مجاہد کی فائرنگ..........1 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

گوانتانامو کے قیدی!!! میرے قرآن کو سینوں میں بسایا کس نے......

مصعب ابراہیم

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے عظیم و بے مثل کلام مبارک کا تعارف کرواتے ہوئے خود فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاء لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَOقُلْ بِفَضْلِ اللّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ(یونس:۵۷۔۵۸)

’’لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں‘‘۔

اللہ کی یہی کتاب ہے کہ جو دنیا و مافیہا کے تمام خزینوں سے بدرجہا اولیٰ اور بہتر ہے......رب کریم کی رحمتوں اور برکتوں کا یہ مخزن اس امت کو عطا ہوا اور اسی کے ذریعے یہ امت' ہدایت، کامیابی، فوز وفلاح اور علو و برتری کی منزلیں طے کر کے عالم انسانیت کے لیے نجات دہندہ اور دنیوی واخروی نجات کی علامت بنی......قرآن سے تمسک اور اس سے تعلّق ہی امت کی زندگی کی علامت ہے......یہی تعلّق مع القرآن' رزم گاہوں سے لے کر امورِ سلطنت کی انجام دہی تک......فرد کی ذاتی زندگی سے لے کر خاندان اور معاشرے کے اجتماعی نظم تک......رب کے حضور عبادت کی بجا آوری سے لے کر کاروبارِ دنیا کے انتظام تک ......اور معاشرتی نظام کی ترتیب وتدوین سے عدل و انصاف کی فراہمی تک ......امت توحید کے لیے' شاہ کلید' کی حیثیت رکھتا ہے......کہ جس سے بڑی سے بڑی پیچ دار گتھیاں سلجھتی ہی چلی جاتی ہیں اور ہدایت یافتہ امت انسانوں کو اسی ہدایت اور کامرانی کی طرف دعوت دیتی رہتی ہے......

لیکن جب امت مسلمہ نے قرآن مجید کو پس پشت ڈالا تو ساری عظمتیں اور رفعتیں قصہ ماضی بن کر رہ گئیں......' وہن' نے دلوں میں گھر کیا تو مال ومتاع کی دوڑ میں سبقت لے جانے سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ کا سبق یکسر بھول گئے......حصول دنیا ہی مقصد زندگی قرار پایا......بدلہ یہ ملا کہ عروج وتمکنت کی جگہ ذلت وخواری نے لے لی......جس دنیا پر سیکڑوں سال سے حکومت کر رہے تھے وہی دنیا دلوں میں جا گھسی تو غلامی اور ادبار کے اندھیروں کی نذر ہو گئے......کفار کے طور طریقوں کو فخریہ انداز میں اپنایا اور دین کے احکامات سے اعراض برتا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی کے سپرد کر دیا اور در بدر بھٹک کر سامانِ دنیا اکٹھا کرنا ہی مقدر ٹھہرا......

ان حالات میں بھی شیطانی قوتیں پوری طرح مطمئن نہیں تھیں......کفار کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہے کہ اس امت کا دین اور قرآن سے ٹوٹا رشتہ جیسے ہی جڑنے کے مراحل طے کرنے لگا، یہ امت پھر سے توحید باری تعالیٰ کا علَم لے کر میدان سجائے گی اور اُن کی جھوٹی تہذیب اور ناپائیدار طاغوتی نظام کے تارو پود بکھیر کر رکھ دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ کفار وقتاً فوقتاً ایسے اقدامات کرتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں میں دین سے محبت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارفتگی اور قرآن سے والہانہ عقیدت غیر محسوس انداز سے ختم کرنے کی سبیلیں پیدا کی جا سکیں......اسی لیے دنیائے کفر آئے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر وار کرتی ہے، شعائر دینیہ کا مذاق اڑاتی، اُنہیں تمسخر واستہزا کا نشانہ بناتی ہے اور قرآن مجید کی بے حرمتی کرتی ہے......

ایسے میں مسلم دنیا کی طرف سے ہمیشہ چندروزہ احتجاج اور بسا اوقات مکمل خاموشی کفر کے منصوبہ سازوں میں مزید حوصلے پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس دور میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جہاں پوری مسلم دنیا آرام طلبی اور عیش کوشی کو ترجیح دیتے ہوئے کفار کی دریدہ دہنیوں کو برداشت کیے جا رہی ہے وہیں چند سرپھروں نے کوٹھڑیوں میں قید ہوتے ہوئے بھی کفار کے توہین قرآن کے جرم پر خاموش تماشائی بن کر بیٹھے رہنا قبول نہ کیا......

جی ہاں! ایک دہائی سے زیادہ گوانتانامو بے جیسے بدنام زمانہ امریکی قید خانہ میں ہر طرح کے تشدد وتعذیب کو جھیلتے قیدیوں نے دو ماہ سے زائد ہوا کہ بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ کیمپ نمبر ۶ کے ۱۳۰ قیدی اُس وقت سے بھوک ہڑتال پر ہیں جب ۱۶ فروری ۲۰۱۳ء میں امریکی فوجیوں نے اُن کی بیرکوں کی تلاشی کے دوران میں اُن سے قرآن مجید 'برآمد' کیے اور قرآن کریم کے نسخوں کو پاؤں تلے روند کر اُن کی بے حرمتی کی اور مصحف شریف کے صفحات کو پھاڑ کر نالیوں میں بہایا......ایسے میں کفار کو میدان کارزار میں ناکوں چنے چبوانے والے یہ مجاہدین نے' جو سلاخوں کے پیچھے، بیڑیوں میں جکڑے مقید تھے' یہ سب کچھ ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرنے کی بجائے کفار کی اس ذلیل حرکت پر حتی المقدور حد تک عملی اقدام کیا......ان بے بس و بے کس فی سبیل اللہ قیدیوں کے پاس ایسے ضعف کی حالت میں ہے ہی کیا بھلا؟ سوائے اُن کے جسموں کے......سو اُنہوں نے رب کے حضور سرخ روئی کے حصول کے لیے اپنے جسموں تک کو گھلانے اور کفار کا چہرۂ اصلی دنیا کو دکھانے کے لیے بھوک ہڑتال کا فیصلہ کیا۔

7 اپریل: صوبہ میدان وردک............ضلع چاک...........مجاہدین کا ضلعی مرکز پر حملہ..........6 صلیبی فوجی ہلاک...........متعدد زخمی

اڑھائی ماہ ہوتے ہیں کہ عزم وہمت کے یہ کوہ گراں اپنے رب سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل کے درجات طے کرتے چلے جارہے ہیں......شعب ابی طالب کی گھاٹی کی تاریخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی آج بھی دہرا رہے ہیں......وہاں دین بچانے کے لیے فاقے برداشت کیے گئے اور پیاس کی شدت سے کانٹا بنے حلقوم رب کی رحمت کی آس اور شرابِ طہور کی امید پر سب کچھ انگیز کرتے رہے......اور یہاں کا منظر بھی کچھ مختلف نہیں......رب کی عطا کردہ کتاب ہدایت کی بے حرمتی پر سیخ پا ہوئے، ناتوانی اور کمزوری سے جھکے جسم بھی غیرت ایمانی کی مجسم تصویر بن کر سامنے آئے......آزمائش در آزمائش کا سلسلہ جاری ہے لیکن ان آزمائشوں کو صبر واستقامت اور عالی حوصلگی سے جھیل جانے والوں کے درجات کا اندازہ دنیا کے ہنگاموں میں گم، متاعِ دنیا کے حریص، دنیاوی رنگینیوں کے رسیا، کوتاہ بین اور کم نظر لوگ لگا ہی نہیں سکتے......ان قیدیوں کو ماہ فروری سے نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں، ان میں سے اکثر کا وزن ۴۰ سے ۵۰ پاؤنڈ تک کم ہو چکا ہے......بیش تر قیدی بے ہوشی کی حالت تک جا پہنچے ہیں......تمام قیدیوں نے اپنے اہل خانہ کے نام وصیّت نامے لکھ دیے ہیں......

اس کسمپرسی اور کمزوری وناتوانی کی حالت میں بھی ایمان کی صورت حال ملاحظہ ہو کہ وہ تو بلّیوں اُچھل رہا ہے اور اپنا آپ منوا رہا ہے۔اس حالت میں بھی ۱۳ اپریل کو ان قیدیوں نے کافر پہرے داروں سے جھڑپیں اور لڑائی مول لی اور اُن کا تمام تر تشدد اور ظلم برداشت کیا......اللّٰہ اکبر کبیرا......اسلام اور ایمان کی چنگاری دلوں میں سلگ اٹھے تو کمزور اور بے بس اجسام، بے سروسامانی اور کم مائیگی کے باوجود بھی قوی ہیکل دشمنوں کو مقابلے کی ٹکر دیتے ہیں اور دنیا منہ میں انگلیاں دابے ایسے دیوانوں اور فرزانوں کی جرات وبہادری پر حیرت واستعجاب میں کھو جاتی ہے......یہ ایمان، بندۂ مومن کو اتنا ہی جری اور اللہ کی راہ میں سب کچھ بے دریغ لٹا دینے والا ہی بناتا ہے......یہ ایمان کی وہ بہار آفریں لذت ہے جو محاذوں کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں کے نصیبے میں آتی ہے یا کفار ومرتدین کے قید خانوں میں جسم وجان پر ظلم وجفا کی چکیوں میں پسنے والوں کے حصّے میں آتی ہیں......اس حلاوتِ ایمانی کے مقابلے میں تمام تر لذائذِ دنیا ہیچ ہیں......

اے مسلمانو! گوانتانامو کے یہ مجبور اور بے بس قیدی تمہارا فرض بھی نبھا رہے ہیں......شریعت کی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق 'فکوا العانی' یعنی 'قیدی کو چھڑاؤ' تو تمہارا فرض تھا......باقی تمام ذمہ داریوں اور فرائض سے پہلو تہی برتتے ہوئے تم نے اس فرض کو بھی بھلا دیا اور دنیا کمانے میں ہمہ وقت مگن رہے......لیکن دیکھو ان اصحاب عزیمت ووفا کو کہ کس طرح وہ غیرت ایمانی سے معمور اور جواب دہی کے احساس کو دلوں میں جاگزیں کیے اپنے دین اور قرآن کی حفاظت کے لیے باطل کے سامنے سرنڈر کرنے کی بجائے اُس کے تمام مکر وفریب اور ظلم وتشدد کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں......کیا ان پاکیزہ کرداروں میں ہمارے لیے کوئی سبق نہیں؟ کیا انہیں یونہی بے یارومددگار چھوڑ دینے کے جرم کی کوئی توجیہہ ہم اپنے رب کے حضور پیش کر سکیں گے؟

ویران جزیروں میں سالوں سے مقید رہنے کے باوجود اُن کا جذبۂ عمل اور شوق شہادت ہمیں مہمیز دینے اور کفر کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کا حوصلہ فراہم نہیں کرتا؟ ہمارے ملکوں میں دندناتے صلیبی کارندے اور پورے کروفر سے قائم صلیبی ممالک کے سفارت خانے اب تک کیوں محفوظ ہیں؟ صلیبیوں کو گھات لگا کر گرفتار کرنا اور اُن کے بدلے اپنے ان مجاہد بھائیوں کو رہائی دلوانا مشکل ہی سہی ناممکن تو بہرحال نہیں......اس سلسلے میں امت کیوں بے حسی اور بے توجہی کا شکار ہے؟ ہم میں سے کتنے ہیں جو امت کے ان محسنین کے لیے نالۂ نیم شبی میں حصّہ رکھتے ہوں اور قادرِ مطلق رب کے حضور آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ اُن کی مدد ونصرت کی عرضیاں بھیجتے ہوں؟ یاد رکھیے! یہ قیدی اور ان کا استقلال، امت پر حجت تمام کر رہا ہے......کہ گھروں میں بیٹھنے والوں اور دنیا کے دھندوں میں غرق رہنے والوں کے پاس جب سب کچھ کر گزرنے کا موقع تھا تو وہ دُبکے بیٹھے رہے......جب کہ ہم جب چہار جانب سے گھیرے میں تھے، تعذیب وتشدد کے نت نئے طریقوں اور 'واٹر بورڈنگ' جیسی جان لیوا آزمائشوں کو بھگت رہے تھے، آہنی سلاخوں اور پہرے داریوں کا شکار تھے، تب بھی ہمارے ایمان نے ہمیں مجنوں بنائے رکھا اور دین کی حرمت کی خاطر جنون کی ہر حد عبور کر کے ہم اپنی جانوں کا سودا کرتے رہے......وہ تو اس عارضی دنیا کی آزمائشوں کی بھٹی میں جل کر نارِ جہنّم سے خلاصی کے پروانے حاصل کر رہے ہیں......ہم نے کڑے حساب اور بڑے عذاب سے بچنے کی کیا سبیل کی ہے؟ بلاشبہ اُن کے ایمان کی گواہی تاریخ میں ثبت ہو رہی ہے......

؎ عجب اک شان سے دربارِ حق میں سرخرو ٹھہرے
جو دنیا کے کٹہروں میں عدو کے روبرو ٹھہرے
بھرے گلشن میں جن پہ انگلیاں اٹھیں وہی غنچے
فرشتوں کی کتابوں میں چمن کی آبرو ٹھہرے
اڑا کر لے گئی جنت کی خوشبو جن کو گلشن سے
انہی پھولوں کا مسکن کیوں نہ دل کی آرزو ٹھہرے
وہ چہرے نور تھا جن کا سدا رشکِ مہِ کامل
رقیب ان کے ہوئے جو بھی، ہمیشہ سرخ رو ٹھہرے
اے دانش ور! ترے آرام کے ضامن ہیں دیوانے
جو جنگ گاہوں میں دن اور رات ستم کے دوبدو ٹھہرے
چلو کہ اب کہیں جاکے یہ اپنے جان ودل واریں
تھمے بھی یہ سفر آخر کہیں تو جستجو ٹھہرے

7 اپریل: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........بارودی سرنگ دھماکہ.........نیٹو کا ایک ٹینک تباہ ....4 نیٹو اہل کار ہلاک اور زخمی

میراتھن......امریکہ میں تین دھماکے

کاشف علی الخیری

۱۵اپریل کو امریکی ریاست میسا چوسٹس کے شہر بوسٹن میں ہزاروں افراد میراتھن میں شریک تھے......۹۶ ممالک کے شرکا اس میراتھن میں حصّہ لے رہے تھے...... یہ دوڑ اپنے اختتامی مراحل میں تھی کہ مقامی وقت کے مطابق ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر دو زوردار دھماکوں نے شرکا اور منتظمین کو ہلا مارا......کچھ ہی منٹوں بعد تیسرا دھماکہ 'جے ایف کے لائبریری اینڈ میوزیم' میں ہوا......ان دھماکوں کے نتیجے میں بارہ افراد ہلاک اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے، جن میں ۱۷ زخمیوں کی حالت انتہائی نازک بتائی جاتی ہے۔ اس میراتھن میں متعدد امریکی فوجی بھی حصّہ لے رہے تھے......ابتدائی اطلاعات کے مطابق زخمی ہونے والوں میں Nick Vogt نامی سابقہ امریکی فوجی بھی شامل ہے جو قندھار میں تعینات رہا اور میدان جنگ سے دونوں ٹانگیں کٹوا کر واپس آیا......

اس ''سانحے'' کے فوری بعد امریکہ ''بہادر'' کی بہادری اپنی ''جوبن'' پر تھی......نیویارک اور واشنگٹن سمیت کئی ریاستوں میں عملاً ایمرجنسی کی نافذ رہی اور وائٹ ہاؤس کے تو اردگرد کا علاقہ ہی ''علاقہ ممنوعہ'' بنا دیا گیا......اس کارروائی کا سہرا امت کے دو بہادر بیٹوں تیمور اور جوہر کے سر ہے......ان دونوں جوانوں کا تعلّق چیچنیا سے ہے۔ ان دونوں بھائیوں نے تن تنہا کفر کی کمر ایسے وقت میں توڑ ڈالی جب ان کی سیکورٹی ان کے اپنے دعوں کے مطابق اپنے عروج پر تھی۔ ان حملوں نے پورے امریکہ میں بے یقینی کی کیفیت پیدا کر دی۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پہلے ہی روز ۳۳۳ ملین ڈالر خسارے اور نقصان کا جھٹکا صرف بوسٹن میں ان کو برداشت کرنا پڑا۔ امریکہ بھر میں آئندہ دنوں میں پیش آنے والے مالی خسارے کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔

اس واقعہ کے بعد اوباما نے امریکی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ''Any time bombs are used to target innocent civilians, it is an act of terror''......افغانستان، عراق سمیت مسلم خطوں میں جاری امریکی وحشت و بربریت کو سامنے رکھ کر ان الفاظ کو دیکھیں اور سنیں......امریکی اپنی ہی زبانوں سے اپنے خلاف تاریخ میں فیصلے رقم کر رہے ہیں......

ظلم کرنے والا بظاہر جتنا بھی وحشی اور درندہ محسوس ہو لیکن حقیقت یہی ہے کہ ظالم ہمیشہ بزدل، ڈرپوک، بودا اور تھڑدلا ہی ہوتا ہے......یہی حال امریکی مجرموں کا ہے......بحیثیت قوم ان میں حوصلہ، ہمت اور دلیری نام کی کوئی چیز سرے سے موجود ہی نہیں......یہ پرلے درجے کی شکست خوردہ اور مایوس ذہنیت کی حامل قوم ہے......امت مسلمہ پر دن رات ڈرون حملوں، ڈیزی کٹر اور نیپام بموں کی کارپٹ بم باری کرنے والوں کے ہاں اگر چھوٹے بم بھی پھٹ جائیں تو اُن کے اوسان سمیت نجانے ''کیا کیا'' خطا ہو جاتا ہے اور ہاتھوں کے طوطے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتوں کو بھی لے اُڑتے ہیں......عوام سے گھروں میں رہنے کی اپیل، تعلیمی و کاروباری اداروں کی بندش، ٹرین، بس سروس اور ٹیکسی سروس کی معطّلی، ایمرجنسی کا نفاذ......گویا ایک چھوٹا سا بم دھماکہ نہ ہوا کسی نے ایٹم بم سروں پر پھاڑ دیا ہو......اس کے برعکس آزاد قبائل اور افغانستان کے مسلمانوں پر ایک نظر ڈالیے کہ کس طرح دن رات ڈرون اور جیٹ طیاروں کی بم باری سہتے ہیں لیکن عزم و حوصلہ اور توکل و انابت الی اللہ کا دامن ایک لمحہ کے لیے بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

اصل فرق ہی ایمان اور کفر کا ہے......کفر اپنے ساتھ دنیا کی ہوس، بے اطمینانی، خوف و گھبراہٹ اور بے دلی و مردنی لے کر آتا ہے جب کہ ایمان کے جلو میں فکر آخرت، سکون و اطمینان، بےخوفی اور طمانیت، دلیری و بے جگری، توکل علی اللہ جیسی صفات ہوتی ہیں......اسی لیے کفار ہلکی سی چوٹ پر بلبلانے اور 'ہائے ہاؤ' کا شور مچانے لگتے ہیں جب کہ اہل ایمان بڑی سے بڑی آزمائش کو صبر و استقامت سے برداشت کر کے 'ہمیشہ رہنے والی زندگی' کی آسودگیوں کی فکر میں غلطاں رہتے ہیں۔

بوسٹن بم دھماکوں کے ذریعے کفار کے تمام سیکورٹی اور حفاظتی انتظامات اور حصاروں کی قلعی کھول دینے والے دونوں بہادر بھائیوں کی گرفتاری کے لیے ۱۹اپریل کو پولیس نے کارروائی کی۔ جس کے جواب میں تیمور اور جوہر نے پولیس کا دلیری اور بہادری سے مقابلہ کیا اور ایک پولیس اہل کار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کیا۔ پولیس کی کارروائی میں تیمور جام شہادت نوش کر گیا جب کہ جوہر کو شدید زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا۔

اس موقع پر پاکستان میں موجود امریکہ کے حاشیہ نشینوں اور ذہنی غلاموں نے اس کامیاب کارروائی کو سرانجام دینے والوں کے بارے میں وہی رویہ اور طرزِ عمل اختیار کیا جو رویہ ایک تابع فرمان بیٹا اپنے باپ کے چہرے پر تھپڑ برسانے والے سے روا رکھتا ہے، ان سیکولر اور لادین عناصر کی نظر میں اُن کے باپ امریکہ کو ہر طرح کی کھلی چھوٹ ہے کہ وہ جہاں اور جب چاہے امت مسلمہ کے خطوں میں غارت گری کی نت نئی مثالیں قائم کرے لیکن جواب میں امت کو کسی بھی صورت اُس پر وار کرنے اور اُسے سبق سکھانے کی ہمت نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کسی نے ایسی ہمت کی تو یہ بے ایمان لوگ جس کا کھاتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

7اپریل: صوبہ کنڑ............ضلع شیگل............مجاہدین اور امریکی فوج کے مابین شدید جھڑپیں............10امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

فلسطین سے متعلّق چالیس اہم تاریخی حقائق

ڈاکٹر محسن محمد صالح

عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان بپا معرکے میں فلسطین اور اقصیٰ بنیادی محرکاتِ معرکہ ہیں۔اس لیے فلسطین کے مفصل تعارف اور تاریخی پس منظر سے امت کی آگاہی ضروری ہے۔ذیل کی تحریر اسی مقصد کے لیے دی جارہی ہے۔

۲۱۔بیت المقدس کی اسلامی شناخت مٹانا:

فلسطین کا قدیم تاریخی اور مقدس شہر القدس صہیونی ریاست کے نزدیک ان اہم ترین شہروں میں سے ایک ہے جسے یہودی رنگ میں رنگنا ان کے منصوبے میں شامل رہا ہے۔ بیت المقدس کے ۸۶ فی صد علاقے کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔مقبوضہ علاقے میں دو لاکھ اڑتالیس ہزار فلسطینی مسلمانوں کے مقابلے میں یہاں چار لاکھ اٹھاون ہزار یہودی آباد کیے گئے بیت المقدس کے مشرق میں جہاں مسجد اقصیٰ واقع ہے دو لاکھ بیس ہزار یہودی آباد کیے گئے مسلمانوں کے محلوں سے اس علاقے کو الگ تھلگ رکھنے کے لیے اور وہاں اسلامی تہذیب کی چھاپ چھپانے کے لیے یہودی آبادی والے علاقے کے گرداگرد شہر پناہ تعمیر کر دیا گیا ہے۔ صہیونی ریاست نے اعلان کر رکھا ہے کہ بیت المقدس ہی ان کا ابد آباد تک دارالحکومت رہے گا۔یہودیوں نے مسجد اقصیٰ پر کنٹرول حاصل کرنے کے ہزار جتن کر لیے ہیں۔مسجد اقصیٰ کی مغربی دیوار (دیوار براق) کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے۔اس دیوار کی انتہا تک جتنا رقبہ تھا وہاں کی سب اسلامی تعمیر مٹا دی گئی ہے اور اس اراضی کو بھی سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ اب تک مسجد کے زیرِ زمین دس کھدائیاں ہو چکی ہیں۔مسجد اقصیٰ کے زیرِ زمین چار مستقل سرنگیں تعمیر کی گئی ہیں۔ان کھدائیوں اور سرنگوں کے نتیجے میں مسجد اقصیٰ کی بنیادیں ہل کر رہ گئی ہیں۔ خطرہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کسی بھی وقت زمین بوس ہو سکتی ہے۔ ۲۵ صہیونی شدت پسند تنظیمیں ایسی ہیں جو علانیہ مسجد اقصیٰ کو ڈھا کر وہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کی دھمکیاں دیتی رہتی ہیں۔ ۱۹۷۶ء سے لے کر ۱۹۹۸ء تک ۱۱۳ سے زیادہ حملے مسجد پر ان تنظیموں کی طرف سے ہو چکے ہیں۔ان میں سے ۲۷ حملے اوسلو پیکٹ کے بعد ہوئے ہیں۔کفار کی طرف سے معاہدوں کے 'لالی پوپ' کی اتنی ہی حقیقت ہوتی ہے۔مسجد اقصیٰ پر یہودی شدت پسند تنظیموں کی طرف سے کیے گئے حملوں میں سب سے خطرناک ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء کی آتش زدگی کا واقعہ ہے۔

۲۲۔مہاجر فلسطینی مسلمان

بے وطن کیے گئے فلسطینی مسلمانوں نے دوسرے ممالک کی شہریت اور مراعات لینے سے صاف انکار کر رکھا ہے۔ وہ اپنے وطن لوٹنے پر ہی اصرار کرتے ہیں۔ مغربی ممالک کی طرف سے فلسطینی مسلمانوں کو فلسطین سے باہر آباد کرنے کے اب تک ۲۴۰ منصوبے سامنے آئے ہیں لیکن ملک بدر کیے گئے فلسطینی مسلمانوں نے سب کو ٹھکرا دیا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی وطن واپسی کے لیے اب تک اقوام متحدہ ۱۱۰ قراردادیں پاس کر چکی ہے۔صہیونی ریاست کسی صورت میں ملک بدر کیے گئے فلسطینی مسلمانوں کو واپسی کی اجازت نہیں دیتی۔ جہاں تک اقوام عالم کا تعلّق ہے تو ان میں سے کوئی ملک بھی فلسطینی مسلمانوں کی وطن واپسی کو یقینی بنانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔جن کی حیثیت مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اس 'کفری ادارے' کی ساکھ بنانے کے سوا کچھ نہیں۔ ۲۰۰۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق چون لاکھ فلسطینی مسلمان اپنے وطن سے باہر مہاجرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔اس کے علاوہ مغربی کنارے سے بے دخل کیے گئے دس لاکھ فلسطینی مسلمان ہیں۔کل ملا کر یہ تعداد ۶۴ لاکھ سے زیادہ بنتی ہے۔مہاجرت کی زندگی گزارنے والی آبادی فلسطین کی آبادی کا ۶۷ فیصد ہے۔فلسطینی مسلمانوں کی مہاجرت کا یہ تناسب دنیا بھر میں مہاجر بستیوں میں رہنے والی کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی مہاجرت بیسویں صدی کا سب سے المناک اور تاریخی قربانی کی داستان ہے۔

۲۳۔اقوام متحدہ کا ڈرامائی کردار:

طاغوتی ادارے اقوام متحدہ میں ۱۹۴۹ء اور پھر ۱۹۷۴ء میں فلسطینی مہاجرت کے مسئلے پر رائے شماری ہوئی تھی۔اقوام متحدہ کے مشترکہ اجلاس میں واضح اکثریت نے ڈھونگ رچاتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا کہ فلسطینیوں کو اپنے وطن لوٹنے کا حق حاصل ہے۔امریکہ اس قرارداد کو اپنے حواریوں کے ساتھ ویٹو کر کے اپنے ناجائز بچے اسرائیل کا تحفظ بھی کر رہا ہے اور اپنی لونڈی اقوام متحدہ کے غیر جانبدارانہ تاثر کو بھی قائم رکھنے کی بزعم خود کوشش کر رہا ہے۔کفار کا مکر اور اسلام دشمنی قارئین کو اس موقع پر یاد دلاتے جائیں کہ جس اصول کو بنیاد مان کر یہودیوں کے لیے وطن کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اس پر عمل کرتے ہوئے فلسطین میں ان کے لیے وطن بنایا گیا ہے وہی اصول فلسطینیوں پر لاگو نہیں کیا جاتا جو طویل عرصے سے نہ صرف بے وطن ہیں بلکہ انہیں ان ہی کے اصل وطن سے بے دخل کیا گیا ہے۔اقوام کفر کس طرح اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین سے منافقت کرتی ہیں کہ اپنے لیے ان کے معیار کچھ اور ہیں اور مسلمانوں کے لیے کچھ اور۔مسئلہ فلسطین اس کی سب سے بڑی شہادت ہے۔اقوام متحدہ کا مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کا ناٹک دیکھیں کہ ایک سے زیادہ قراردادوں میں تسلیم کیا گیا ہے کہ بے وطن فلسطینی مسلمانوں کو وطن لوٹنے کا حق حاصل ہے۔اور دوسری طرف اقوام متحدہ نے اسرائیل کو تسلیم کر کے اور مسلمانوں کو بے وطن کر کے ان کی ۷۷ فی صد اراضی پر یہودیوں کے قبضے کو تسلیم کر رکھا ہے۔ (جاری ہے)

سرزمین شام میں مجاہدین کے بڑھتے اقدام اور فتوحات

دوست محمد بلوچ

سرزمین شام میں نصیری شیعوں اور اُن کے پشتی بان ایران، لبنان اور حزب الشیطان کے انسانیت سوز مظالم اور بہیمیت کے باوجود مسلمانانِ شام کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت کم ہونے کی بجائے بڑھتا جا رہا ہے......اسی جذبہ جہاد کی بدولت اللہ تعالیٰ اُنہیں صبر واستقامت سے بھی نواز رہا ہے اور نصرت و فتح کی خوش خبریاں بھی مل رہی ہیں۔

۲۰ مارچ کو حمص کے علاقہ القصیر میں برغوت سیکورٹی چیک پوسٹ کو مجاہدین نے بارودی مواد سے تباہ کر دیا، جس کے نتیجے میں ۱۸ شامی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اسی دن الرقہ میں مجاہدین نے ایک جنگی طیارہ مار گرایا۔ جب کہ ۲۰ مارچ ہی کی اہم ترین خبر یہ تھی کہ اسرائیل نے شام میں مجاہدین کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں اور بشار اسد کے نظام حکومت کے کمزور ہو جانے کے بعد شام کے سرحدی علاقوں میں مجاہدین کے خوف سے جاسوسی آلات نصب کرنا شروع کر دیے ہیں۔ شام میں بڑھتے ہوئے مجاہدین اور القاعدہ کے اثر ونفوذ کی وجہ سے اسرائیل نے گولان سمیت تمام شام کے سرحدی علاقوں پر انتہائی سخت حفاظتی نظام، کیمرے، الیکٹرونک جاسوسی آلات اور باڑ لگانا شروع کر دی ہے۔ مجاہدین نے اسی دن الجولان شہر جو کہ ۴۰ سال سے اسرائیل کے قبضہ میں تھا اور نصیری حکومت نے کبھی اس شہر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا لیکن مجاہدین نے اس کے ارد گرد سارے علاقے آزاد کرا لیے ہیں، اب مجاہدین القنیطرہ اور الجولان شہر کے بہت قریب ہیں۔ ۲۲ مارچ کو دمشق کے علاقے العدرا میں ۵۷ مجاہد قیدیوں کو ایک کارروائی کے نتیجے میں آزاد کروا لیا گیا۔ ان قیدیوں کو ایک بس میں عدالت لے جایا جا رہا تھا کہ مجاہدین نے راستے میں بس پر حملہ کیا۔ بس کی حفاظت پر مامورے فوجی بغاوت کرتے ہوئے مجاہدین سے آملے جب کہ باقی سیکورٹی اہل کار کارروئی میں مارے گئے۔

بریگیڈ ۳۸ کے ہیڈ کوارٹر کی فتح :

۲۳ مارچ کو جنوبی شام کے علاقے درعا میں واقع شامی نصیری فضائی فورس کے بریگیڈ ۳۸ کے ہیڈ کوارٹر کو النصرہ محاذ کے مجاہدین نے ۱۶ دن کے محاصرے کے بعد فتح کر لیا اور مسلمان شہریوں کو قید بنا کر تشدد کا نشانہ بنانے والے ۳۰ شبیحہ (کمانڈوز) غنڈوں سمیت بریگیڈیر جنرل منیر شلیبی کو قید کر لیا۔ مجاہدین نے اس کارروائی میں بہت بڑی تعداد میں اسلحہ، گولہ بارود، طیارہ شکن توپیں اور ٹینکوں کو مال غنیمت بنا لیا۔ بریگیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں شامی فضائی ایئر فورس کی سب سے بڑی جیل بھی قائم تھی، جسے توڑ کر مجاہدین نے ۳۵ سے زائد مسلمان قیدیوں کو رہا کرا لیا۔

النصرہ محاذ وحدت کی علامت :

۲۵ مارچ کو النصرہ محاذ کے خلاف اندرونی اور بیرونی سازشوں کا جواب دینے کے لیے شام کی ۱۵ بڑی جہادی تنظیموں نے النصرہ محاذ کی حمایت کرنے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان ایک ایسے وقت میں کیا گیا جب امریکہ نے النصرہ محاذ پر حملے کرنے کی دھمکیاں دیں جب کہ مغرب کی بنائے ہوئے شامی قومی اتحاد کے سربراہ معاذ الخطیب نے النصرہ محاذ کو تکفیری قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف شامی عوام کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی۔ شام میں جہاد کرنے والی ۱۵ بڑی جہادی جماعتوں نے ایک مشترکہ بیان جاری کر کے النصرہ محاذ کا ساتھ دینے اور اس کے ساتھ کھڑے ہونے کا اعلان کیا۔ ان جہادی جماعتوں کے نام یہ ہیں: رایات النصر، الامویین، ابوبکر، احرار شام، درع الشام، جند الحرمین، فرسان الفرات، احرار الشام بریگیڈ، الهجرة، النصر، انصار خلافت، احرار دارة عزة، المعتصم باللہ بریگیڈ، الاندلس بریگیڈ اور التآخی فوج۔

لبنان شام سرحد پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول:

۳۰ مارچ کو مجاہدین نے دعویٰ کیا کہ لبنان شام سرحد پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول قائم ہو چکا ہے اور اب حزب الشیطان کا کوئی جنگ جو شام میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ ۳۰ مارچ ہی کو حمص کے ایک گاؤں میں ۱۰ لاشیں ملی ہیں جنہیں چھریوں سے مارا گیا تھا اور پھر بشار الاسد اور حزب الشیطان کے غنڈوں نے انہیں آگ لگا دی، ان میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔

اسرائیلی انٹیلی جنس کے سربراہ کے انکشافات :

امریکی اخبار ورلڈ ٹریبیون کو انٹرویو دیتے ہوئے اسرائیلی فوجی انٹیلی جنس کے سربراہ جنرل افیف کوچافی نے بتایا کہ شامی بشار اسد حکومت گزشتہ دو سال میں ۲ لاکھ ۲۰ ہزار فوجیوں کو گنوا چکی ہے، جو کل شامی فوج کے ۸۰ فی صد پر مشتمل ہے۔ اب دو لاکھ ستر ہزار پر مشتمل شامی فوج میں سے محض ۵۰ ہزار فوجی باقی بچے ہیں۔ اسرائیلی جنرل نے کہا کہ شامی مجاہدین نے شامی فوج کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور اب شامی فوج میں کھڑے ہونے کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اس وجہ سے بشار اسد نے ایران اور لبنانی شیعی حزب اللہ کے ۵۰ ہزار فوجیوں کو شامی نظام حکومت کی حفاظت کے لیے شام بلایا ہوا ہے اور ان کے سہارے جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی جنرل نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ ایرانی فورسز شام میں سنی علاقوں پر حملے کر کے سنیوں کو نشانہ بنانے میں زیادہ مصروف ہیں۔ اسرائیلی جنرل نے بتایا کہ ایرانی اور لبنانی شیعوں پر مشتمل ایک عوامی فوج کو تشکیل دیا

9 اپریل: صوبہ خوست..........ضلع صابری..........مجاہدین نے افغان پولیس کی ایک گشتی پارٹی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا..........6 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

گیا ہے جو ایک لاکھ شیعہ اہل کاروں پر مشتمل ہے۔اس فوج کو بشار اسد حکومت کے چلے جانے کے بعد شام میں جنگ کرنے اور ملک کی باگ دوڑ کو اپنے ہاتھوں میں لینے کا مشن سونپا گیا ہے۔اس شیعی فوج کی قیادت براہ راست خود ایرانی پاسداران انقلاب کا سربراہ قاسم سلیمانی کر رہا ہے۔اسرائیلی جنرل نے مزید بتایا کہ شامی انقلاب شروع ہو جانے کے بعد اب تک شامی حکومت نے اپنی عوام کے خلاف ۷۰۰ بھاری میزائل اور ۷۰ سکڈ میزائل برسائے ہیں۔اسرائیلی جنرل نے شام اور سیناء میں عالمی جہادی تحریک کے اثر و نفوذ کے بڑھنے کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مجاہدین سب سے بڑا خطرہ ہیں۔

بشار کا خالہ زاد بھائی ہلاک:

۷ اپریل کو دمشق میں کیپٹن حسن یحییٰ مخلوف مجاہدین کے ہاتھوں ایک کارروائی میں ہلاک ہو گیا، یہ مجرم، ظالم بشار الاسد کی خالہ کا بیٹا تھا۔

شامی قومی اتحاد کی اسرائیل کے متعلق نرم خوئیاں:

امریکہ، مغرب اور عرب حکمرانوں کے گٹھ جوڑ سے تشکیل دیا جانے والا شامی اپوزیشن کا قومی اتحاد جس نے عبوری حکومت بنانے کے علاوہ قطر سمیت کئی ممالک میں اپنے سفارت خانے بھی کھول لیے ہیں تاکہ بشار حکومت کے چلے جانے کے بعد شام کا اقتدار امریکہ کے یہ کٹھ پتلی غلام سنبھالیں اور شام میں مجاہدین کا مقابلہ کرکے فرنگیوں کے نظامِ غلامی جمہوریت کو قائم کرتے ہوئے گیارہ ملین ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔امریکہ، مغرب، کئی عرب ممالک اور ''عالمی برادری'' نے شامی قومی اتحاد کی حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی مالی وسیاسی ہر قسم کی امداد کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ شام میں شریعت کے نفاذ کو روکا جاسکے۔شامی قومی اتحاد کے سربراہ معاذ الخطیب نے اسرائیل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسرائیلی اخبار یدیعوت احرونوت کے صحافی رونین برجمان کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

> ''اسرائیل کو ہم سے کسی قسم کا کوئی خوف لاحق نہیں ہونا چاہیے۔ بشار حکومت کے ختم ہو جانے کے بعد ہم اقتدار میں آکر اسرائیل سے دشمنی مول نہیں لیں گے اور اسلام پسندوں پر قابو پائیں گے جب کہ بشار اسد کے کیمیائی ہتھیاروں کو اسلام پسند دہشت گردوں اور القاعدہ کے ہاتھ نہیں لگنے دیں گے۔ اسرائیل کو لاحق تمام خطرات سے نمٹنے کے لیے ہم نے مکمل پلان تیار کر رکھا ہے''۔

النصرہ محاذ نے جماعۃ القاعدۃ الجہاد کی بیعت کرنے کا اعلان کردیا

اس کے جواب میں مجاہدین نے بے مثال اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیا کو دکھا دیا کہ وہ ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے دانوں کی مانند متحد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت عامۃ المسلمین کی ہر طرح کی حمایت اُنہیں حاصل ہے۔

۱۱ اپریل کو النصرہ محاذ کے مسئول عام شیخ ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ نے ایک آڈیو بیان نشر کرکے اسلامی ریاست عراق کے امیر شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جماعۃ قاعدۃ الجہاد کے امیر ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی بیعت کرنے کا اعلان کیا۔شیخ ابو محمد الجولانی نے شامی عوام اور دیگر جہادی تنظیموں کو مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ

> ''النصرہ محاذ کو تم نے جس طرح تمہارے دین، عزتوں اور خون کی حفاظت کرتے ہوئے اور حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہوئے پایا ہے، وہ اسی طرح رہے گا۔ہم نے عراق کے جہاد میں دولۃ العراق الاسلامیہ کے جھنڈے تلے حصّہ لیا۔ہم عراق کے مکمل آزاد ہونے تک وہاں رہ کر جہاد کرنے کے خواہش مند تھے مگر شام کے بدلتے ہوئے حالات ہماری خواہش کے آڑے آگئے۔ مجھے دولۃ العراق الاسلامیہ کے امیر المؤمنین شیخ ابو بکر البغدادی سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہے اور شیخ ابو بکر البغدادی نے تنگ حالات کے باوجود دولۃ العراق الاسلامیہ کے بیت المال میں سے ہماری نصرت کی اور ہمیں شام جاکر کمزوروں کی مدد کرنے کی اجازت دی۔انہوں نے مجھے النصرہ محاذ کی منصوبہ بندی اور چلانے کا مکمل اختیار دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو میرے ساتھ روانہ کیا۔آج اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے النصرہ محاذ کے جھنڈے کو بلند کیا اور اس کے ساتھ کمزور اور مظلوم مسلمانوں کے دل بھی قوت پکڑ رہے ہیں''۔

اس سے قبل دولۃ العراق الاسلامیہ کے امیر المومنین ابو بکر الحسینی القرشی البغدادی حفظہ اللہ نے ''مومنین کو خوش خبری دو'' کے عنوان سے ایک آڈیو بیان جاری کیا۔جس میں اُنہوں نے فرمایا:

> ''اب وہ وقت آچکا ہے کہ ہم اہل شام اور تمام دنیا کو یہ بتادیں کہ النصرہ محاذ برائے اہل شام کے نام سے شام میں بشار اسد نظام حکومت کے خلاف لڑنے والے مجاہدین دولۃ العراق الاسلامیہ ہی کے مجاہدین ہیں۔اسی طرح النصرہ محاذ دولۃ العراق الاسلامیہ کے پھیلاؤ کی ایک شکل اور اسی کا ایک حصّہ ہے۔شام میں موجود بشار اسد کے خلاف جہاد کرنے والی سب سے بڑی جماعت النصرہ محاذ کو تشکیل دولۃ العراق الاسلامیہ نے کیا تھا اور یہ اس کا ہی دوسرا نام ہے۔شیخ ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ نے عراق میں دولۃ العراق الاسلامیہ کے تحت جہاد کیا تھا اور وہ اس کے کمان دان رہے ہیں''۔

انہوں نے شام میں موجود دیگر اسلامی جہادی تنظیموں اور قبائل کو بھی اسلامی ریاست عراق و شام میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے اور اسلامی شریعت کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے داخل ہونے کی دعوت دی۔

9 اپریل: صوبہ قندھار............ضلع معروف............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک ISAF ٹینک تباہ............7 ایساف اہل کار ہلاک اور زخمی

اسرائیل پر مجاہد ہیکرز کے حملے

مولانا ولی اللہ کابل گرامی

اسرائیل جو اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ ٹیکنالوجی اور مضبوط ترین الیکٹرانک فورس کا حامل ملک سمجھتا ہے، اس کے غرور و نخوت کو امت مسلمہ کے بہادر ہیکرز خاک میں ملا دیا اور اُس کی کمزوری کو عیاں کرتے ہوئے اسے خون کے آنسو رونے پر مجبور کر دیا۔ امت مسلمہ کے بہادر مجاہد ہیکروں نے دنیا بھر سے متحد ہو کرے اپریل کو سب سے بڑی عالمی ہیکنگ مہم کا آغاز کیا۔

اس مہم کے تحت مغرب و عجم اور عالم اسلام کے مختلف ممالک مصر، انڈونیشیا، عراق، الجزائر، تیونس، پاکستان، شام، سوڈان، یمن، ترکی، لبنان، سعودیہ، اردن، کویت سے دس ہزار سے زائد مسلم ہیکرز نے اسرائیل پر الیکٹرانک یلغار کرتے ہوئے اسرائیل کی تمام حکومتی، عسکری، میڈیا، تعلیمی اور اقتصادی ویب سائٹوں کو ہیک کر کے وہاں جہادی ترانے اور اسلامی مواد کو اپ لوڈ کر دیا۔

اسرائیل کی تمام سائبر فورسز نے مل کر امت مسلمہ کی اس الیکٹرانک یلغار کو روکنے کی پوری کوشش کی، مگر وہ بری طرح ناکام ہو گئے اور اسرائیل اس صورت حال میں مکمل مفلوج ہو جانے کے باعث ایک پورا دن تل ابیب کو انٹرنیٹ سروس سے محروم رکھنے پر مجبور ہوا۔ مگر جیسے ہی اسرائیل نے دوبارہ نیٹ کھولا تو مسلمانوں کے سائبر حملے پھر شروع ہو گئے۔

اسرائیل پر امت مسلمہ کی جانب سے الیکٹرانک یلغار کرنے والے مسلمان ہیکروں نے حملے کو شروع کرنے سے چند منٹ پہلے صہیونی ریاست کے نام انگریزی ترجمے کے ساتھ عربی میں ایک ویڈیو بیان جاری کیا۔ یہ بیان اسلامی انونیموس ہیکرز ٹیم Islamic Ananymous Hackers Team کی طرف سے جاری ہوا۔ اس بیان میں مسلم ہیکرز نے کہا:

> ''اسرائیل ایک طویل عرصے سے انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے، مگر اسے ان جرائم کی سزا اس لیے نہیں دی جا رہی کہ وہ جھوٹی سیاست، میڈیا پروپیگنڈوں اور نظام جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر دنیا کو فریب اور دھوکہ میں مبتلا رکھتا ہے۔ اسرائیل امن کا نام لے کر تباہی پھیلا رہا ہے، اُس نے لاکھوں مسلمانوں کو آزادی سے محروم کر رکھا ہے، ہزاروں کو بے گھر اور لاکھوں کو قتل کر چکا ہے۔
>
> ایک طرف دنیا کا انصاف پسند طبقہ تمہارے مظالم و جرائم کے خلاف چیخ رہا ہے، مگر تم ہو کہ ہمارے اوپر ہنستے ہوئے (فلسطین کیخلاف) نئے حملے کی منصوبہ بندی کر رہے ہو۔ یہ سب کچھ تم امن کے نام پر کر رہے ہوں۔ جو بھی تمہارے جرائم کی مذمت کرے یا اسے روکنے کی کوشش کرے تو تم اسے دہشت گرد قرار دیتے ہو۔ تم نے دنیا کو فرضی یہودی ہولوکاسٹ باور کرایا جب کہ اس ہولوکاسٹ کا کوئی وجود نہیں ہے اور اسے تم نے خود ہی گھڑا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہارا وجود باقی رہنے دیا جائے، اس لیے اب تم ہمارے غضب کا نشانہ بنو گے۔ اس بیان کے نشر ہوتے ہی اسرائیل کو انٹرنیٹ کی دنیا سے ختم کرنے کی مہم کو شروع کر دیا جائے گا۔ اس مہم کا ایک ہدف یہ بھی ہے کہ تمہارے جرائم اور تمہارے اگلے منصوبوں کو منظر عام پر لایا جائے''۔

امت مسلمہ کی اس یلغار میں اسرائیل کا جہاں بہت بھاری مالی نقصان ہوا، وہاں اسلامی ہیکرز اسرائیل کے انتہائی خفیہ ڈیٹا کو حاصل کرنے اور اسرائیلی بینکوں سے لاکھوں ڈالرز منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مسلم ہیکرز کے حملے سے اسرائیل کو اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ شدید بھاری نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔

مسلم ہیکرز کی جانب سے اس مہم کا مقصد یہ بیان کیا گیا wipe Israel off Internet map in massive cyber attack اسرائیل کو سائبر حملوں کے ذریعے سے انٹرنیٹ کے نقشے سے ختم کرنا۔ اس عالمی مہم کے آغاز کے لیے مسلم ہیکروں نے سات اپریل کا دن اس وجہ سے چنا کہ اس دن معاہدہ بالفور ہوا تھا جس کی بدولت فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کی غاصبانہ ناجائز ریاست کا وجود عمل میں آیا تھا۔ ان سائبر حملوں کی وجہ سے اسرائیل کو ابتدائی تخمینہ کے مطابق دو ارب ڈالرز کا نقصان ہوا ہے۔ لیکن اصل نقصان کا حجم اس سے گئی گنا زیادہ ہے۔ مسلم ہیکرز کے حملوں کی وجہ سے اسرائیلی کیپٹل اور سٹاک مارکیٹ کو تاریخ کے سب سے بڑے نقصانات سے دوچار ہونا پڑا اور اس کا انڈیکس تاریخ کی نچلی ترین سطح پر آ گیا۔ نیز اس دوران میں اسرائیل سے سب سے زیادہ رقوم منتقل ہوئیں۔

ادھر اسرائیل نے سرکاری طور پر پیر کو ایک دن تک اسٹاک مارکیٹ کو بند کرنے کا اعلان کیا، جس سے اسرائیل کو مزید لاکھوں ڈالروں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ مسلم ہیکرز کے حملوں کی وجہ سے صہیونی ریاست الیکٹرانک طور پر مکمل مفلوج ہو کر رہ

9 اپریل: صوبہ قندہار............ضلع میوند............مجاہدین کا امریکی فوج پر گھات لگا کر حملہ............دشمن کے نقصان کا علم نہیں ہو سکا

گئی جب کہ اسرائیل کی حکومت، فوج، ایجنسیوں، اخبارات، ریڈیو، اسٹاک مارکیٹ، تعلیمی اور مالیاتی واقتصادی ویب سائٹوں کو ہیک کیا گیا۔ان حملوں کی وجہ سے ایک یہودی ویب سائٹ کے مطابق اسرائیل کی ایک لاکھ ویب سائٹیں بند ہوئیں۔جب کہ فیس بک کے ۲ ہزار اکاؤنٹ، ٹوئٹر کے ۵ ہزار اکاؤنٹ اور اسرائیلی بینکوں میں موجود ۳۰ ہزار بینک اکاؤنٹس کو بھی ہیک کیا گیا۔اسرائیلی ویب سائٹوں کو ہیک کرکے اسلامی ہیکرز نے وہاں مختلف پیغامات نشر کیے جن میں سے بعض یہ ہیں:

''پہلے جنگیں ٹینک اور طیاروں سے ہوتی تھی، اب ہم الیکٹرانک جنگ میں تم پر غالب آ گئے ہیں اور تمہیں الیکٹرانک فیلڈ میں شکست دے دی ہے۔ہم تمہیں تباہ کررہے ہیں......ہم تمہارے پرسنل ڈیٹا تک کو حاصل کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں......اسرائیل کو ہیکرز کے انتفاضہ میں خوش آمدید کہا جاتا ہے''۔

ان سائبر حملوں کے دوران میں مجاہد ہیکرز نے اسرائیلی بینکوں کے اکاؤنٹس ہیک کرکے لاکھوں ڈالرز منتقل کردیے۔ان سائبر حملوں نے اسرائیل کو حواس باختہ کر دیا......جب وہ ان حملوں کو روکنے میں ناکام رہا اور اس سے کچھ نہیں بنا تو اسرائیلی فورسز نے فلسطینی شہر الخلیل پر دھاوا بول کر تمام کمپیوٹر کی دوکانیں اور نیٹ کیفے توڑ ڈالے۔

دوسری طرف مسلم ممالک پر مسلط یہودیوں کے وفادار ایجنٹ حکمران اور ان کی ایجنسیوں نے اسرائیل پر ہونے والے ہیکرز حملوں کو روکنے اور مسلمان ہیکرز کو گرفتار کرنے کے لیے اندھا دھند چھاپے مارنے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے۔مراکش کی ایجنسیوں نے ایک طالب علم مروان العضور کو اسرائیلی ویب سائٹس ہیک کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔تیونس نے ایک مسلمان کے گھر پر دھاوا بول کر اسے اسرائیلی ویب سائٹوں پر سائبر حملے کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔اردن کی ایجنسیوں نے ایک مسلمان کو اسرائیلی ویب سائٹوں کو ہیک کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔

اسرائیلی ویب سائٹوں کو ہیک کرنے والی امت مسلمہ کی اس عالمی مہم میں حصّہ لینے والے ایک الجزائری مسلمان حمزہ نے امریکہ میں بیٹھ کر کئی اسرائیلی سائٹس ہیک کیں اور انہیں انٹرپول کے ذریعے گرفتار کیا گیا۔اسرائیل نے حمزہ کو رہائی کی پیش کش کی بشرطیکہ سائٹس واپس کردے لیکن اس مسلم نوجوان نے انکار کردیا ہے۔

[مضمون ہذا میں شامل ترجمہ شدہ اکثر مواد 'انصار اللہ اردو' سے لیا گیا ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: میراتھن......امریکہ میں تین دھماکے

اُس کے غم میں پوری طرح شریک ہوکر ایسے ''دہشت گردانہ'' کارروائیوں کی بھرپور مذمت کرتے اور ان میں ملوث ''دہشت گردوں'' پر تبرا بھیجتے ہیں......اردو صحافتی حلقوں میں حق نمک ادا کرنے والوں میں تنویر قیصر شاہد، نذیر ناجی، حسن نثار وغیرہ جیسے دیگر نام بھی شامل ہیں......ان تمام دین دشمن عناصر کو جان لینا چاہیے کہ امریکہ کی ''بہادری'' اُس کے اپنے لیے جان کا روگ بن گئی ہے لہٰذا اُس پر صدقے واری جانے اور اُس کی بلائیں لینے سے پہلے اُس کے انجام پر بھی نظر رکھیں اور اس انجام کو اپنے مستقبل کے لیے بھی بطور آئینہ کے دیکھیں!!!

امریکی پولیس کے ساتھ مقابلے میں زخمی ہونے والے بھائی جوہر نے کہا کہ ''ہم نے اسلام کے دفاع کے لیے یہ حملہ کیا اور ہم افغانستان اور عراق کی جنگوں کا امریکہ سے بدلہ لینے چاہتے تھے''۔

ان دونوں جری چیچن بھائیوں نے ایک بار پھر مسلمانوں کو وہی راستہ دکھایا ہے جس کا انتخاب کرکے ہی کفار پر ہزیمت، خوف، بے چارگی اور شکست کو مسلط کیا جاسکتا ہے......معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد امریکہ نے اپنے سیکورٹی انتظامات کتنے ہی کیوں نہ بڑھا لیے ہوں، لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ امریکہ میں آئے روز کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے جس میں اندھا دھند فائرنگ سے لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے......امریکہ میں اب تک فائرنگ کے لاکھوں واقعات پیش آ چکے ہیں۔۱۹۸۰ء سے اب تک امریکہ میں فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۹ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ ایسی کارروائیاں کرنا اتنا کٹھن ہرگز نہیں جتنا اُس کا ہوّا کھڑا کردیا گیا ہے......بس اس کے لیے اگر چاہیے تو عزم وحوصلہ سے بھرا ہوا دل، امت کے زخموں کا بدلہ لینے کا جذبہ اور اس راہ میں اپنی جان وار دینے کی جرات......پھر کہیں حسن ندال کی صورت میں اور کہیں تیمور وجوہر کی صورت میں، کہیں گیارہ ستمبر کے معرکہ کو سر کرنے والے انیس شہہ سواروں کی صورت میں اور کہیں لندن کے معرکوں میں شامل ابطال امت کی صورت میں، یہ کردار سامنے آتے رہیں گے اور (شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے بقول) امریکہ تب تک چین وسکون کا خواب بھی نہیں دیکھ سکے گا جب تک ہم فلسطین اور دیگر مسلم خطوں میں سکون وامن سے آشنا نہ ہوں اور جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت کے مطابق جزیرۃ العرب سے صلیبی افواج نکل نہ جائیں۔

☆☆☆☆☆

11 اپریل: صوبہ ہرات..........ضلع شین ڈنڈ..........مجاہدین کے ساتھ امریکی فوج کی جھڑپ..........3 ٹینک 1 پک اپ اور ایک فوجی سامان کی گاڑی تباہ..........7 امریکی فوجی ہلاک

کہساروں کے اجنبی مسافر

حمزہ عبدالرحمٰن

تاریخِ اسلام میں کئی دفعہ یہ منظر دہرایا گیا ہے کہ کفر کے تمام لشکر متحد ہو کر اسلام کے نام لیواؤں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے حملہ آور ہوئے، بظاہر ان کی تیاری اور اسباب کے ساتھ اہلِ ایمان کا کوئی موازنہ نہیں تھا لیکن ہر دفعہ نتیجہ برعکس نکلا۔ بارہ سال پہلے پھر ایک دفعہ تمام کفار صلیب کے سائے میں متحد ہو کر اہلِ ایمان کو ختم کرنے کے لیے نکلے۔ اہلِ ایمان نے تو حملے کے آغاز پر ہی اپنی دینی بصیرت کی بنیاد پر نتیجہ سنا دیا تھا بقول حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ نے اس وقت فرمایا تھا کہ یہ تو احزاب ہیں، انہوں نے ہمارے گرد گھیرا ڈالا ہے جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ڈالا تھا، ہم بھی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے اور اس گھیرے کو توڑیں گے اور لشکروں کا رخ موڑ دیں گے۔ آج نقشہ دنیا کے سامنے ہے چند بوریا نشینوں کی ثابت قدمی نے بارہ سال میں طاغوتِ اکبر اور اس کے اتحادیوں کی معیشت کی کمر توڑ دی ہے وہ اپنے زخم چاٹ رہے ہیں اور بھاگنے کی راہیں تلاش کر رہے ہیں، اہلِ ایمان کی جس دہشت کو مٹانے کے لیے وہ حملہ آور ہوئے تھے وہ آج ان پر ماضی کی نسبت کئی گنا زیادہ حاوی ہے، بالکل وہی منظر جو بارہ سال پہلے نیویارک اور واشنگٹن میں دیکھا گیا تھا آج بوسٹن میں دہرایا جا رہا ہے اور امریکی صدر آج بھی کھڑا ہو کر میڈیا پر آنسو پونچھ رہا ہے۔

بے شک یہ اللہ رب العزت کی بہت بڑی مدد ہے اور دنیا پرست لوگوں کے لیے ایک عجیب معمہ ہے کہ وہ کون سی طاقت ہے جس نے وقت کے فرعون کو زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا ہے اور وہ اپنے اہداف حاصل کیے بغیر ایک مفلس اور نادار قوم کے خوف سے بھاگ رہا ہے۔ اس جنگ کے ہر معرکے کی روداد دلچسپ ہے، ہر جگہ ایک ہی منظر ہے، مجاہدین اپنے دستیاب وسائل لے کر دشمن پر حملہ کرتے ہیں، اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے صبر اور یقین کو آزماتا ہے اور شہادتوں اور فتوحات سے نواز دیتا ہے۔ ایسی ہی ایک مختصر مگر دلچسپ روداد اس حملے کی ہے جس میں ستر مجاہدین نے ۲۰۱۱ء کے جولائی کے مہینے میں شورآوک کے محاذ پر منڈی نام کے ایک مشہور قصبے میں افغان ملی فوج کے ایک کیمپ پر دھاوا بولا تھا۔ شورآوک قندھار کے جنوب میں واقع ہے۔ امارتِ اسلامی کا مرکز ہونے اور اپنی جنگ جو تاریخ کی وجہ سے قندھار اور ہلمند کے علاقے اس جنگ کے گرم ترین محاذ ہیں۔ قندھار کے جنوب میں ہلمند تک کا علاقہ صحرائی علاقہ ہے اور اس کے اندر سنگلاخ سیاہ پہاڑ ہیں جو بجھے ہوئے آتش فشاں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے ان خدوخال کی وجہ سے یہ مشکل ترین جنگی میدان ہے۔

مجاہدین کا یہ قافلہ سرحد کے قریب سرلٹ میں اپنے مرکز سے اس حملے کے لیے روانہ ہوا۔ دشمن کے چھاپے کے خدشے کی وجہ سے طویل راستہ اختیار کیا گیا جون جولائی کی سخت گرمی میں یہ سرفروش اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ بے شک نرم صوفوں اور قالینوں پر بیٹھ کر اس تپش کو محسوس کرنا ناممکن ہے۔ یہ انہی محبانِ دین کا وطیرہ ہے جو اپنے ایمان کو عمل کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ۳، ۴ گھنٹے کی مسافت کے فاصلے کو پورے دن کے سفر میں طے کر کے منڈی پہنچے۔

اگلے دن مجاہدین نے علی الصبح کیمپ پر دھاوا بول دیا۔ چند گھنٹوں کی لڑائی کے بعد اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فتح عطا فرمائی۔ کیمپ مکمل طور پر فتح ہو گیا۔ دشمن کے اکثر فوجی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔ اس لڑائی میں پانچ مجاہد شہید ہوئے۔ جن میں ولی آغا، حافظ عبدالواحد، عبدالمالک اور ابوذر بھائی شامل تھے۔ ابوذر بھائی پاکستانی ساتھی تھے، مجاہدین نے بتایا کہ کارروائی سے پہلے انہوں نے اپنے سب ساتھیوں کو خوشبو لگائی، اپنی وصیّت دی اور کہا کہ میں اس کارروائی میں شہید ہو جاؤں گا اور ایسا ہی ہوا۔ بہر حال مجاہدین نے غنیمت اکٹھی کی، شہدا کے اجساد اٹھائے اور اگلی صبح واپسی کا ارادہ کیا، کچھ معلومات ملیں کہ شاید چھوٹا راستہ کھل گیا ہے، چونکہ متوقع سفر مختصر تھا اس لیے ساتھیوں نے میسر پانی بلا جھجک استعمال کیا۔ مگر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے درجات بڑھانے کا ارادہ فرمایا، پتہ چلا کہ آگے دشمن موجود ہے اور راستہ بند ہے۔ پھر واپس مڑ کر اسی راستے کی طرف آئے جس سے پہلے پہنچے تھے اس سفر میں ایک دن گزر گیا۔ اگلے دن طویل راستے پر سفر شروع ہوا، جب کافی زیادہ صحرا میں پہنچ گئے تو اطلاع ملی کہ اس طرف بھی آگے دشمن کا گشت ہے۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ بیٹھ کر راستہ کھلنے کا انتظار کیا جائے۔ عجیب آزمائش شروع ہو گئی۔ چاروں طرف وسیع و عریض تپتا ہوا صحرا، سائے کا نام و نشان نہیں اور پانی بھی بالکل ختم ہونے کے قریب تھا۔ مجاہدین نے قریب ترین بستی میں پانی کے لیے پیغام بھیجا اور وائرلیس کے ذریعے برامچہ بھی پیغام بھجوایا کہ اس طرح صحرا میں پھنس گئے ہیں پانی لے کر آئیں۔ پورا دن اس طرح شدید پیاس کی حالت میں گزر گیا۔ قریبی بستی سے ایک انصار اونٹ پر پانی لے کر آیا لیکن وہ رات گئے پہنچا پہرے دار کے سوا سب مجاہدین سو رہے تھے۔ پہرے دار نے پانی کا مشکیزہ ایک خالی ڈرم میں انڈیل لیا اور انصار واپس چلا گیا۔ صبح مجاہدین بہت خوش ہوئے اور شکر ادا کیا کہ پانی آ گیا۔ لیکن اللہ کی کرنی کہ وہ ڈرم پٹرول والا تھا، سارا پانی آلودہ ہو کر استعمال کے قابل نہیں رہا تھا۔ دوسرا دن شروع ہو گیا، پانی کا ذخیرہ تقریباً ختم ہو گیا تھا۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

12 اپریل: صوبہ کنڑ.........ضلع ماراورا.........مجاہدین کے ساتھ مختلف صلیبی اور افغان فوج کی جھڑپیں.........4 نیٹو اور 5 افغان فوجی ہلاک

افغانستان سے امریکی فوجی سامان کی منتقلی کا دردِ سر

مغربی صحافی ناٹے رولنگ کے قلم سے

امریکہ اور اتحادیوں کے پاس اب ۲۰ ماہ بچے ہیں، جس دوران میں انہیں اپنا تمام ساز وسامان افغانستان سے نکالنا ہے۔ امریکہ کے ۶۶ ہزار فوجی افغانستان میں ہیں۔ ان سب کا انخلا ۲۰۱۴ کے آخر تک ہونا ہے۔ کرنل اینڈ ریو ریوالنگ امریکہ کی ۴۳ ویں بریگیڈ کا سربراہ ہے۔ اسے اندازہ ہے کہ افغانستان سے فوجی ساز وسامان نکالنا کس قدر مصیبت کا کام ہے۔ وہ اپنے پیراٹروپرز کے ساتھ فارورڈ آپریٹنگ بیس شینک میں ہے جو امریکہ کا تیسرا سب سے بڑا فوجی اڈا ہے۔ کرنل رالنگ کے سامنے ۶ میٹر لمبے کنٹینرز کا ایک سمندر سا تھا۔ ان کنٹینرز میں امریکی فوج کا وہ سامان تھا جو گیارہ برسوں کے دوران میں منگوایا گیا ہے۔ بہت سا سامان جمنازیم، اسکریپ یارڈ اور سڑکوں پر کھڑے ہزاروں کنٹینرز میں رکھا تھا۔ جب گنتی کی گئی تو ایک دو نہیں بلکہ پورے آٹھ ہزار کنٹینرز کھڑے تھے۔ ان میں وہ گولہ بارود اور ہتھیار بھی ہیں جن کی گمشدگی کی رپورٹس لکھوائی گئی تھیں۔ سیکڑوں ٹو ا یکٹ سیٹس اور ۳۰ ٹوٹی ہوئی ٹریڈ ملز بھی تھیں۔ کرنل رالنگ نے ۶ ماہ میں تین ہزار سے زائد کنٹینرز میں سامان بھر کر امریکہ کے لیے روانہ کیا ہے۔ جنگ کے لیے جو سامان لایا گیا تھا اس میں کارآمد چیز واپس لے جائی جائے گی۔ سامان ایسا نہیں کہ سب کا سب پھینک دیا جائے۔ اربوں ڈالر مالیت کے آلات، پرزے، مشینیں اور گاڑیاں ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق افغانستان میں امریکہ فوج کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد پچاس ہزار ہے، تعمیراتی سامان بھی ہے۔ کیبل، چھوٹے موٹے ہتھیار، گولہ بارود، راؤنڈ اور دوسری بہت سی چیزیں ہیں جنہیں امریکہ بھیجنے پر کم وبیش پانچ ارب ستر کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔

جنگ ختم کرنے کی تاریخ دی جا چکی ہے مگر جنگ تو ابھی جاری ہے۔ بہت کچھ جو واپس بھیجنا ہے مگر فوجیوں کی ضرورت کا سامان رہنے دینا بھی ضروری ہے۔ معاملات میں توازن رکھنا لازم ہے۔ چھانٹی کا عمل دن رات جاری ہے، یہ اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ فوجیوں کو مزید ڈیڑھ پونے دو سال کس سامان کی ضرورت پڑے گی۔ سینٹ کام میٹریل ریکوری ایلیمنٹ کے کرنل ڈگلس مک برائڈ کہتا ہے کہ لڑائی چونکہ جاری ہے، اس لیے فوجیوں کو بہت سے سامان کی ضرورت رہے گی۔ چھانٹی کے دوران میں یہ طے کرنا بہت دشوار ہوتا ہے کہ فوجیوں کے لیے کون سا سامان رہنے دیا جائے اور کون سا وطن بھیجا جائے اور اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کس سامان کو تلف کر دیا جائے۔ بہت سا سامان پھینکنے ہی کے قابل ہوتا ہے۔ گیارہ برسوں کے دوران میں زمینی فوج کو امریکی ایئر فورس نے غیر معمولی سطح پر مدد فراہم کی ہے۔ ہتھیار، گولہ بارود، خوراک، پانی، ادویہ، آلات اور دوسرا سامان لڑائی میں مصروف فوجیوں کے لیے طیاروں اور ہیلی کاپٹروں سے گرایا جاتا رہا ہے۔

میجر ایڈم لیکی کہتا ہے کہ جب ذہنیت یہ ہو کہ جنگ لامحدود مدت تک جاری رہے گی، تب یہی ہوتا ہے کہ سامان کا ڈھیر لگتا جاتا ہے۔ امریکہ سے بہت بڑے پیمانے پر گاڑیاں، اسلحہ، خوراک، ادویہ، بنیادی سہولتیں اور دوسری بہت سی چیزیں منگوائی جاتی رہیں۔ اب اس میں سے وہ سامان جو کارآمد ہے' واپس بھیجنا ہے کیونکہ یہ سب کچھ امریکیوں کے دیے ہوئے ٹیکسز سے خریدا گیا ہے۔ لوگوں کی محنت کی کمائی سے خریدی ہوئی چیزیں وطن واپس جانی چاہئیں۔ تمام کارآمد اشیا کو دوسرے کسی کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے فوجی اڈوں سے سامان بڑے اڈوں تک لے جایا جاتا ہے تا کہ وہاں چھانٹی ہو اور کارآمد اشیا امریکہ روانہ کی جائیں۔

مشرقی افغانستان میں بگرام ایئر بیس امریکہ کا سب سے بڑا فوجی اڈا ہے۔ اس اڈے پر چھانٹی کی جاتی ہے کہ کون سی اشیا رکھنی ہیں، کون سی پھینکنی ہیں، کون سی تلف کرنی ہیں اور کون سی اشیا افغانوں کو دینی ہیں۔ چار ضرب چار فٹ کے ''ککر باکس'' میں کم وبیش دو لاکھ ڈالر مالیت کی اشیا سماتی ہیں۔ انہیں امریکہ بھیجنے پر تقریباً بارہ سو ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ آٹھ ماہ قبل تک ہر ہفتے ۲۶۰ کنٹینر امریکہ بھیجے جا رہے تھے، اب یہ تعداد ۳۰۰ کنٹینر فی ہفتہ ہو گئی ہے۔ سول کنٹریکٹر دن رات چھانٹی میں مصروف رہتے ہیں۔ امریکہ سے چھ ماہ کے مشن پر بھیجے جانے والے کنٹریکٹر روزانہ ۱۲ گھنٹے اور ہفتے میں ۶ دن کام کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اس قدر محنت نہ کریں تو افغانستان سے سامان کی امریکہ ترسیل انتہائی دشوار ہو جائے۔ ۴۵۵ ویں ایکسپیڈیشنری ایریل پورٹ اسکواڈرن کے پورٹ ڈاگز کو بھی بھاری ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یہ ادارہ روزانہ ۱۳۰۰ فوجی اور ۶۰۰ ٹن سامان امریکہ بھیجتا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل لوتھلنگ کا کہنا ہے کہ اگر اس قدر جاں فشانی سے کام نہ کیا جائے تو لاجسٹک کا شعبہ کمزور پڑ جائے اور آنے والوں کو شدید الجھن کا سامنا کرنا پڑے۔

نقل وحمل کے نقطۂ نظر سے دیکھیے تو افغانستان ایک ڈراؤنا خواب ہے۔ ایک تو یہ ملک چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے دوسرے یہ کہ راستے سخت دشوار گزار ہیں۔ دشمن سخت جان ہے اور پھر کرپٹ اور خود سر بیوروکریسی کا بھی سامنا ہے۔

12 اپریل: صوبہ ننگر ہار.......... ضلع مومند درہ.......... مجاہدین کا ایک پیدل فوجی دستے پر حملہ.......... 2 اتحادی فوجی ہلاک اور 3 زخمی

امریکی فرسٹ انفنٹیری ڈویژن کے لیے ڈپٹی کمانڈنگ جنرل کا کردار ادا کرنے والے برطانوی ایکسچینج افسر بریگیڈیئر فیلکس گیڈنی کا کہنا ہے کہ ہم نے ایک ایسے کام کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے جو تقریباً ناممکن دکھائی دیتا ہے۔

امریکی فوج نے افغانستان میں جو گیارہ سال گزارے ہیں، وہ سامان کا ڈھیر لگانے کا باعث بنے ہیں۔ یہ ڈھیر کس طور ٹھکانے لگایا جاتا ہے، یہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ افغانستان سے سامان کی ترسیل آسان نہیں، امریکی فوج کو یہ معرکہ جیت کر دکھانا ہے۔ دیکھئے، سامان کا پہاڑ ٹھکانے لگ پاتا ہے یا نہیں۔

افغانستان سے امریکہ اور نیٹو کے نکلنے کا اعلان شدہ وقت ختم ہونے میں اب صرف ۲۰ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جب کہ لاکھوں ٹن سامان انہی ۲۰ مہینوں میں نکال کر لے جانا ہے۔ اس سامان سے متعلق چند دلچسپ حقائق دودرج ذیل ہیں:

☆اتحادی افواج کے پاس موجود ابلاغی آلات (Communication Equipments) حساس سمجھے جاتے ہیں، یہ لازماً امریکہ واپس لے جائے جائیں گے۔

☆استعمال شدہ بیٹریوں کو ری سائیکل کیا جائے گا یا ضائع کر دیا جائے گا۔

☆لکڑی کا بیش تر سامان افغانیوں کو ایندھن کے لیے دے دیا جائے گا۔

☆دھات سے بنے پرزے، چھری کانٹے اور عام استعمال کی دیگر دھاتی اشیا میں سے کچھ امریکہ لے جائی جائیں گی، کچھ ری سائیکل ہوں گی اور کچھ ضائع کر دیں جائیں گی۔

☆افغانستان سے اشیا کی امریکہ واپسی کے راستے اور متوقع اخراجات کا تخمینہ درج ذیل ہے۔

ا......سب سے کم خرچ، پاکستان کے زمینی راستہ سے سامان کی منتقلی پر آتا ہے۔ مگر اس میں خدشات وخطرات بہت زیادہ ہیں۔

۲......ناردرن ڈسٹری بیوشن نیٹ ورکNDN، یعنی زمینی راستے سے ازبکستان، پھر روس سے گزار کر، لٹویا نامی چھوٹے سے ملک کی بندرگاہ ریگا تک سامان بھیجنے پر خرچ، پاکستان کے راستے آنے والے خرچ کا تین گنا آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کہساروں کے اجنبی مسافر

تھوڑا سا پانی ہنگامی حالت کے لیے رکھ لیا گیا۔ مشورہ ہوا کہ شہدا کو دفنا دیا جائے، چنانچہ تدفین کے لیے قبریں کھودنی شروع ہوئیں۔ صحرا میں قبر کھودنا بھی ایک مشقت طلب کام ہے جتنی ریت نکالیں دوسری طرف سے اندر گر جاتی ہے۔ کافی دیر تگ ودو کے بعد تدفین مکمل ہوئی لیکن اس نے مجاہدین کو اور نڈھال کر دیا اور پیاس کی شدت مزید بڑھ گئی۔ شام تک مجاہدین نڈھال ہو کر لیٹ گئے۔ ابھی تھوڑا اندھیرا ہوا تھا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بھوک اور پیاس کی آزمائش کے ساتھ خوف کی آزمائش بھی بھیج دی امریکی جیٹ طیاروں کی آواز سنائی دینا شروع ہوئی۔ وہ لوگ کھلے آسمان تلے صحرا میں پڑے ہوئے تھے، دور دور تک چھپنے یا اوٹ لینے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ سب نے چت لیٹ کر اذکار شروع کیے اور بم باری کا انتظار کرنے لگے کیونکہ ان کے نظر نہ آنے کا کوئی ظاہری سبب نہیں تھا۔ لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ نے دشمن کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ وہ دور سے ہی چکر لگا کر چلے گئے۔

تیسرا دن شروع ہوا تو پتہ چلا کہ برامچہ سے جو قافلہ مجاہدین کی امداد کے لیے نکلا تھا وہ صحرا میں بھٹک گیا ہے۔ امید اور بھی کم ہوگئی۔ ظہر تک پہلا ساتھی بے ہوش ہوا، ایمرجنسی کے لیے جو تھوڑا سا پانی باقی تھا وہ اس کو پلایا گیا کچھ حالت بحال ہوئی۔ لیکن عصر تک سب ساتھیوں کا حوصلہ جواب دینے لگا، ایک دوسرے کو وصیت کر کے لیٹ گئے اور شہادت کا انتظار کرنے لگے۔ بالآخر اللہ کی نصرت آ پہنچی اور برامچہ والے ساتھی پانی اور کھانا لے کر پہنچ گئے۔ مجاہدین نے اللہ کا شکر ادا کیا اور سیر ہو کر پانی پیا۔ ان ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ سب ان کے ساتھ برامچہ چلیں کچھ ان کی گاڑیوں پر روانہ ہوگئے باقی ابھی نکلنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اطلاع ملی کے دشمن چلا گیا ہے اور راستہ کھل گیا اور باقی مجاہدین رات تک بحفاظت واپس مرکز پہنچ گئے۔

یہ بارہ سالہ جنگ صبر اور قربانی کے ایسے بیسیوں واقعات پر مشتمل ہے جن کی بنا پر آج دنیا کی انچاس ترقی یافتہ قوموں کا اتحاد افغانستان میں شکست کی ہزیمت اٹھا رہا ہے۔ یہ گم نام مجاہدین دنیا کی نظروں سے مادیت کے پردے چاک کر رہے ہیں...... **فاعتبروا یا اولی الابصار**......فتح اسباب سے ہوتی تو طالوت کا لشکر فتح یاب نہ ہوتا، اصحابِ بدر، قریش کے متکبر لشکر پر غالب نہ آتے۔ یہ تو وہ نصرتِ الٰہی ہے جو اللہ کے وعدوں پر بھروسہ کر کے چل پڑنے اور راستے کی آزمائشوں پر صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس کو وہی سمجھ سکتے ہیں جو دین پر سب کچھ بتانے کے لیے قتال کے میدانوں میں پہنچتے ہیں، مال وجاہ کی کشش ان کے پیروں کی زنجیر نہیں بنتی۔ سوکھی روٹی کھا کر جنت کی ضیافت کا لطف اٹھاتے ہیں، وہ برگزیدہ بندے جو اپنے آقا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر کو اختیار کر کے جنتوں کے والی بن جاتے ہیں۔ پھر دنیا دیکھتی ہے کہ وقت کا فرعون ان کے سامنے ناک رگڑتا ہے اور مذاکرات کے لیے منتیں کرتا ہے اور وہ بے نیازی سے اس کی پیشکش ٹھکرا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

12 اپریل: صوبہ کنڑ............مارا ورا............نیٹو قافلے پر مجاہدین کا حملہ............ایک ٹینک مکمل تباہ............4 نیٹو فوجی ہلاک

افغانستان میں تین ماہ میں ہونے والے فدائی حملے

سعود میمن

امریکی سرکردگی میں امت مسلمہ پر کفر کی یلغار کے آگے اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کے امیدوار اُس کے بندوں نے اپنے جسموں سے بند باندھے ہیں......افغانستان میں ایک دہائی سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے، کفر اپنے تمام جدید ترین آلات حرب و ضرب سے مسلح ہوکر ہر طرح کی انسانیت سوز کارروائیوں اور ظلم و بہیمیت کے تمام ہتھکنڈوں کو آزما کر بھی مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ شہادت کو مٹا نہیں سکا۔ یہی جذبہ شہادت ہے جو 'فدائی مجاہد' کا روپ دھار کر کفر کی افواج اور اُن کے کاسہ لیسوں کی نامرادیوں اور ذلتوں میں آئے روز اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔ رواں سال کے پہلے چار ماہ میں افغانستان کے طول و عرض میں ہونے والی استشہادی کارروائیوں کو مختصر انداز میں بیان کیا جا رہا ہے۔ ان کارروائیوں کو سرانجام دینے والے فدائی مجاہدین کے دستے ہی امت مسلمہ کے اصل محسن ہیں اور یہی مجاہدین امت کو حقیقی ترقی و فلاح اور عزت و کامرانی سے روشناس کروانے کا باعث بھی بنیں گے، ان شاء اللہ۔

۶ جنوری کو صوبہ قندھار کے ضلع بولدک میں جاری ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس کے دوران میں دو فدائی مجاہدین نے اس اجلاس کو نشانہ بنایا۔ اس فدائی حملے میں کونسل کا سربراہ حاجی اللہ داد اور کونسل کے دیگر ارکان عبدالمالک، عبدالاحد، حاجی عمر، کمانڈر رزاق، کمانڈر قصاب سمیت ۱۳ سرکاری اہل کار ہلاک اور ۷ اشدید زخمی ہوئے۔

۲۱ جنوری کو کابل شہر میں ۴ فدائی مجاہدین نے پولیس اکیڈمی اور اس سے متصل صلیبی فوجوں کے کمانڈوز ٹریننگ سینٹر پر حملہ کیا، جو سہ پہر تک جاری رہا۔ ان حملوں کے نتیجے میں ۲۴ صلیبی فوجی ٹرینرز اور افغان فوج اور پولیس کے اعلیٰ افسران سمیت ۱۳۱ اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲۵ جنوری کو صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں امریکی فوجی قافلے پر فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سے فدائی حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں امریکی فوج کے ۲ بکتر بند ٹینک تباہ اور ۱۲ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۲۶ جنوری: صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں ''انسداد دہشت گردی مرکز'' پر فدائی حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں کابل انتظامیہ کے دو اہم اور اعلیٰ عہدے دار انسداد دہشت گردی افسر مستری زمرئی اور ٹریفک پولیس سپر یٹنڈنٹ حاجی اسلم سمیت ۱۰ اہل کار ہلاک جب کہ ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۲۴ فروری کو صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں امریکی بیس کیمپ پر فدائی حملہ کیا گیا۔ فدائی مجاہد نے بارود بھری جیکٹ کے ذریعے اس وقت حملہ کیا جب صلیبی اور افغان فوجی مرکز کے مین گیٹ پر جمع تھے۔ اس حملے کے نتیجے میں ۱۳ صلیبی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۴ فروری کو صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں افغان فوجی مرکز پر فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سے استشہادی حملہ انجام دیا، جس سے مرکز مکمل طور پر منہدم ہو گیا اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے ۲۰ ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۴ فروری کو صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں فدائی مجاہد نے انٹیلی جنس سروس کے تین منزلہ مرکز کو فدائی حملے کا نشانہ بنایا۔ اس حملے میں مرکز کی عمارت مکمل طور پر تباہ جب کہ ۱۴ انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۷ فروری کو کابل شہر کے وسط میں سرفروش مجاہد نے افغان فوج کے افسروں کو لے جانے والی بس کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا۔ فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے استشہادی حملہ انجام دیا۔ اس حملے سے بس مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار افسروں میں سے ۱۷ ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲ مارچ کو قندھار ائیر پورٹ کے قریب قائم افغان کٹھ پتلی فوج کے مرکز پر ایک فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا جس سے ۸ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوئے اور ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۲ مارچ کو قندھار ایئرپورٹ میں واقع افغان فوج کے مرکز پر فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد نے اس وقت بارودی جیکٹ کے ذریعے استشہادی حملہ انجام دیا، جب متعدد صلیبی فوجی بھی وہاں موجود تھے۔ اس حملے کے نتیجے میں ۸ صلیبی فوجی ہلاک جب کہ ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۴ مارچ کو صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں صلیبی اور افغان افواج کے مشترکہ فوجی کمپاؤنڈ پر فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں فوجی مرکز کو شدید نقصان پہنچا اور دشمن کے درجنوں اہل کار ہلاک ہوئے۔

۶ مارچ کو صوبہ پکتیا کے ضلع گیان میں امریکی کمپاؤنڈ پر مجاہدین نے بڑا حملہ کیا۔ حملہ اس طرح کیا گیا کہ پہلے فدائی مجاہد نے حملہ کیا جس نے تمام رکاوٹیں توڑ دیں بعد میں مجاہدین نے حملہ کر کے کمپاؤنڈ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

۹ مارچ کو کابل شہر کے وسط میں وزارت دفاع کے مرکزی گیٹ میں فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے اس وقت استشہادی حملہ انجام دیا جب وزارت دفاع کا ایک اعلیٰ فوجی افسر اور کارکن گیٹ سے داخل ہو رہے تھے۔ (بقیہ صفحہ ۶۲ پر)

12 اپریل: صوبہ ننگرہار.........جلال آباد۔طورخم ہائی وے.........افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........2 گاڑیاں تباہ.........4 افغان فوجی ہلاک

افغانستان: صلیبی افواج انخلاء کی جلدی میں

سید عمیر سلیمان

پاکستان،امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی:

امریکی کمانڈر جنرل لائیڈ آسٹن نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان ایک دوسرے کے قومی مفاد کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ پاکستانی سیکرٹری دفاع آصف یاسین سے ملاقات کے دوران جنرل لائیڈ کا کہنا تھا کہ پاکستان ہمیشہ سے ہی امریکہ کا اہم شراکت دار رہا ہے۔ پاکستان نے بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ پاکستانی سیکرٹری دفاع نے بھی کہا کہ پاکستان اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان پر صلیبی حملے کے آغاز سے لے کر اب تک پاکستان نے امریکی چاکری میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ افغانستان پر حملے کا آغاز ہی پاکستانی حدود سے ہوا۔ افغان عوام پر آگ برسانے کے لیے امریکی طیارے یہیں سے اڑانیں بھر کر جاتے رہے۔ پھر طالبان کی پسپائی کے بعد صلیبی فوج افغانستان داخل بھی پاکستان کے راستے سے ہوئی۔ بارہ سال تک گولیوں سے لے کر پیمپر تک صلیبی اسی راستے سے حاصل کرتے رہے۔ اب جب صلیبی رسوا ہو کر نکل رہے ہیں تو انہیں واپسی کا محفوظ راستہ بھی پاکستان ہی دے رہا ہے۔

امریکہ نے انخلا کی تیاریاں تیز کر دی ہیں اور ہزاروں افراد دن رات پیکنگ میں مصروف ہیں۔ افغانستان سے امریکی رسد کی محفوظ واپسی کا سارا دارومدار پاکستان پر ہے۔ پاکستان امریکہ سے ۲۰۱۵ء تک سپلائی روٹ کا معاہدہ کر چکا ہے تاہم پھر بھی امریکہ کی کوشش ہے کہ نئی حکومت آنے سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ سامان واپس منتقل کر لیا جائے۔ کیونکہ نئی حکومتیں آنے کے بعد سپلائی میں رکاوٹیں آسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ انخلا کے بعد خطے کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی امریکہ کی نظریں پاکستان پر ہی ہیں۔ اور پاکستان بھی افغانستان کے اندر اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ لیکن کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ افغان مجاہدین پاکستانی فوج اور ایجنسیوں کا اصل چہرہ دیکھ چکے ہیں اور اب ہزار کوشش کے باوجود افغان مجاہدین پاکستانی حکام کو گھاس نہیں ڈال رہے۔

کہا افغان کا ڈر ہے، کہا افغان تو ہو گا:

پاک افغان بارڈر کے نزدیک ایک امریکی سارجنٹ مائیکل کیبل کو ایک کم سن افغان بچے نے چھری کے وار سے ہلاک کر دیا۔ سارجنٹ مائیکل امریکی اور افغان حکام کے درمیان ہونے والی ایک میٹنگ کی سیکورٹی پر مامور تھا۔ قریب کھیلتے کمسن بچوں میں سے ایک بہادر افغان بچے نے اچانک اس کی گردن پر چھری سے وار کیا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ بچے کی عمر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ امریکی حکام کے مطابق بچے کی عمر ۱۶ سال یا اس سے کم تھی۔ بچہ موقع سے فرار ہونے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق بچے کا طالبان سے تعلّق نہ تھا لیکن اس واقعہ کے بعد وہ طالبان میں شامل ہو گیا ہے اور صلیبی و مرتد افواج کے خلاف جہاد کا ارادہ رکھتا ہے۔

صلیبی انخلا کے آخری مرحلہ کا آغاز عنقریب ہے:

ایساف کے ڈپٹی کمانڈر جنرل نک کارٹر نے کہا ہے کہ ملک کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کرنے کے پانچویں اور آخری مرحلے کا آغاز چند ہفتوں ہو جائے گا۔ اس وقت چوتھا مرحلہ جاری ہے جس کا مطلب ہے کہ ملک کے ۸۰ فی صد علاقے پر تمام سیکورٹی معاملات افغان فوج کے پاس ہیں۔ پانچویں مرحلے کے بعد ۱۰۰ فی صد علاقہ افغان فوج کے پاس آ جائے گا۔ ایساف کمانڈر کا کہنا تھا کہ اس کے بعد اتحادی افواج ۲۰۱۴ء کے آخر تک صرف ٹریننگ اور فضائی امداد ہی کریں گی۔

آسٹریلیا اور ڈنمارک وقت سے پہلے ہی اپنی فوجیں نکال لیں گے:

آسٹریلوی وزیر دفاع سٹیفن سمتھ نے کہا ہے کہ آسٹریلوی فوج ۲۰۱۴ء کی بجائے ۲۰۱۳ء کے آخر میں ہی افغانستان سے نکل جائے گی۔ آسٹریلیا کے اس وقت ۱۶۵۰ فوجی افغانستان میں ہیں اور ان میں سے بیشتر صوبہ ارزگان میں مقیم ہیں۔ صوبہ ارزگان کا کنٹرول ۲۰۰۵ء سے آسٹریلوی فوج کے پاس ہے۔ ۲۰۱۳ء کے آخر میں کنٹرول افغان فوج کے حوالے کر دیا جائے گا اور چند آسٹریلوی فوجی افغان فوج کو تربیت دینے کے لیے ملک میں رہ جائیں گے۔

اسی طرح ڈنمارک کے وزیر اعظم نے بھی ایک بیان میں کہا کہ ہماری فوجیں گرمیوں کے آخر میں نکل جائیں گی۔ ڈنمارک کے ۶۵۰ فوجی افغانستان میں موجود ہیں اور ان کا انخلا ۲۰۱۴ء کے آخر میں متوقع تھا لیکن وزیر اعظم نے جلد انخلا کا حکم دے دیا ہے۔ ڈنمارک کے بھی کچھ فوجی افغان فوج کی تربیت کے لیے ملک میں رہیں گے۔

طالبان حملوں میں ۴۷ فی صد اضافہ:

ایک افغان این جی او نے اپنی حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ سال

13 اپریل: صوبہ خوست.............ضلع زازئی میدان.............ریموٹ کنٹرول بم حملہ.............6 افغان فوجی ہلاک اور زخمی

۲۰۱۲ء کے مقابلہ میں اس سال طالبان کے حملوں میں ۴۷ فی صد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ۲۰۱۲ء کی پہلی سہ ماہی میں ۸۴۱ حملے ہوئے تھے جب کہ ۲۰۱۳ء میں پہلے تین ماہ میں ۱۱۸۳ حملے ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق یہ بات اتحادی افواج کے لیے تشویش ناک ہے کہ ابھی انخلا کا آغاز ہے اور حملوں میں اتنی تیزی آگئی ہے تو مکمل انخلا کے بعد کیا ہوگا۔

امریکی بے معنی و بے وقوفانہ جنگ لڑ رہے ہیں:

افغان صدر حامد کرزئی کے ترجمان ایمل فیضی نے بیان دیا کہ امریکہ کی طرف سے لڑی جانے والی دہشت گردی کے خلاف جنگ بالکل بے معنی اور بے وقوفانہ ہے۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ نیٹو نے فضول میں یہ جنگ جاری رکھی ہوئی جب کہ وہ جانتے ہیں کہ دہشت گردی کی اصل جڑیں افغانستان سے باہر ہیں۔ اس جنگ میں ہزاروں معصوم افغان شہید ہو چکے ہیں۔ میں نیٹو سے اس جنگ کا مقصد پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر اس کی ضرورت کیا ہے۔

حامد کرزئی کے بعد اب اس کے ترجمان نے منہ کھولا ہے۔ اس سے قبل کرزئی اتحادی افواج کے خلاف سخت لہجہ اپنائے ہوئے تھا۔ صلیبی بارہ سال تک جن غلاموں کو پالتے رہے آج وہی ان کو آنکھیں دکھا رہے ہیں اور جس جنگ کی بدولت کرزئی حکومت نے بارہ سال پیسے بٹورے آج اسی کو بے معنی قرار دے رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ اب اپنے غلاموں نے بھی اتحادیوں سے آنکھیں پھیرنا شروع کر دی ہیں۔

شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار:

ترکی نے اعلان کیا ہے کہ ترک فوج ۲۰۱۴ء کے بعد بھی افغانستان میں موجود رہے گی۔ ترک وزیر دفاع عصمت یلماز نے افغانستان دورے کے موقع پر کہا کہ افغانستان میں ترکی کی موجودگی صرف نیٹو کی وجہ سے نہیں بلکہ افغانستان ترکی کا بہت اچھا دوست ہے۔ سال ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے نیٹو کے انخلا کے بعد بھی ترک فوج افغانستان میں موجود رہے گی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان میں تین ماہ میں ہونے والے فدائی حملے

اس حملے کے نتیجے میں اعلیٰ فوجی افسر سمیت ۱۵ فوجی اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے، اس کے علاوہ ۹ گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ واضح رہے کہ افغانستان کے دورے پر آیا امریکی وزیر دفاع چیک ہیگل اسی دن دس بجے پریس کانفرنس کرنے والا تھا، جسے مذکورہ فدائی حملے کی وجہ سے منسوخ کر دیا گیا۔

۲۶ مارچ کو صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں دشمن کے فوجی ٹریننگ سینٹر پر استشہادی حملے انجام دیے گئے۔ ان حملوں میں ۴۵ پولیس آفیسر اور ۱۵ صلیبی ٹرینر ہلاک جب کہ درجنوں زخمی ہوئے۔

۶ اپریل کو صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر میں استشہادی مجاہد نے غاصبوں پر فدائی حملہ کیا۔ پی آر ٹی کے قریب بارود بھری گاڑی کے ذریعے یہ فدائی کارروائی کی گئی جس میں ۱۱۳ امریکی فوجی ہلاک جب کہ ۹ شدید زخمی ہوئے۔

۳ اپریل کو صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں فدائی مجاہدین نے گورنر ہاؤس سمیت اہم سرکاری اہداف پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ مجاہدین نے گورنر ہاؤس، اٹارنی جنرل آفس، عدالت، فوجی ڈائریکٹوریٹ، کرائم برانچ اور دیگر سرکاری اہداف پر منظّم انداز میں فدائی حملے کیے۔ ان حملوں میں ۵۳ ججز اور ۸۰ فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک جب کہ انٹیلی جنس چیف سمیت ۷۵ اہل کار زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۱۵ اپریل: چارسدہ کے علاقے شب قدر میں اے این کا صوبائی اسمبلی کا امیدوار معصوم شاہ بم دھماکہ میں زخمی ہوگیا۔

۱۵ اپریل: اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈبوری میں مجاہدین نے فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۵ اپریل: خیبر ایجنسی میں ذخہ خیل کے علاقہ بوکاڑ میں امن لشکر کا ایک اہل کار بم دھماکے میں مارا گیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۲ مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں سے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید ہوگئے جب کہ ایک بھائی زخمی ہوئے۔

۱۳ اپریل: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر اور گاڑی پر ۳ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

''جہاد عظیم عبادت ہے، جو اسی صورت میں اپنی برکتیں ظاہر کر سکتی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے طریقے پر ہو۔ لہٰذا اپنی مظلوم قوم کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کے لیے پہلے سے زیادہ کوششیں صرف کریں......نبوی تعلیمات نیک اور حسن اخلاق کی روشنی میں ان سے ہمدردانہ، محبت، احترام اور شفقت بھرا رویہ کریں......اپنے امرا کی مکمل تابع داری کریں، قرآن کریم کا تلاوت، اذکار، سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ، مسنون دعاؤں اور علمی مطالعہ کو اپنا روزمرہ کا معمول بنائیں''۔

13 اپریل: صوبہ ننگرہار.........طورخم۔ جلال آباد ہائی وے.........مجاہدین کا ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........2 ٹرالروں کو جن پر ٹینک لدے ہوئے تھے آگ لگا دی۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 مارچ

☆صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین کی بچھائی ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر صلیبی فوجیوں کا ایک ٹینک تباہ ہوگیا۔اس میں سوار 7 صلیبی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبے غزنی میں صلیبی افواج اور مقامی افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جن میں 4 امریکی فوجی اور 3 مقامی غنڈے ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع دامان میں امریکی فوج کے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے راکٹ حملے کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔یہ ہیلی کاپٹر قندہار ائیر بیس کی طرف جارہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں موجود تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

17 مارچ

☆ صوبہ قندہار کے ضلع بولدک میں صلیبی فوج کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔جس سے ٹینک مکمل تباہ اور اس میں سوار 4 فوجی زخمی اور ہلاک ہوگئے۔

19 مارچ

☆ صوبہ قندہار کے ضلع معروف میں بارڈر پولیس کے آفیسر (اسماعیل) نے چوکی میں فائرنگ کر کے ایک کمانڈر (نصر اللہ) سمیت 3 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔مجاہدین کے مطابق وہ آفیسر بعد میں اُن سے آن ملا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک چھوٹا جاسوس طیارہ تباہ کردیا۔اس طیارے کو راکٹ حملے کا نشانہ بنایا گیا۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں اتحادی فوج کے قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 7 اتحادی فوجی ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہوئے۔

20 مارچ

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 5 اتحادی فوجی ہلاک اور 2 شدید زخمی ہوگئے۔اُسی وقت صلیبی فوج کی مدد کو آنے والا ایک افغان فوجی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن گیا جس سے مزید پانچ مقامی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی میں پولش فوج کا ٹینک بارودی ٹینک سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 4 پولش فوجی ہلاک ہوگئے۔جب کہ 2 شدید زخمی بھی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں مجاہدین کے ساتھ ایک شدید جھڑپ میں 7 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆مجاہدین نے کابل میں امریکی سفارت خانے کو میزائلوں سے نشانہ بنایا۔میزائل عمارت سے ٹکرائے تاہم اس حملے میں ہونے والے نقصان کی تفصیل نہیں مل سکی۔

☆صوبہ وردک کے ضلع نرخ میں ایک ٹینک مجاہدین کے بچھائے بارودی مواد کی زد میں آ کر تباہ ہوگیا۔جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

21 مارچ

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زرغون میں ایک افغان فوجی رحمت اللہ نے کیمپ میں گھس کر امریکی فوجیوں پر فائرنگ کردی۔جس سے کم ازکم 6 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔بعد میں اس بہادر مجاہد کو فائرنگ کر کے شہید کردیا گیا۔

22 مارچ

☆امریکی اور افغان فوج نے صوبہ کنڑ کے ضلع نارنگ میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 3 امریکی اور 3 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

23 مارچ

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ایک اتحادی فوجی ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 5 اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

24 مارچ

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں مجاہدین نے ایک تحادی فوجی ٹینک کو بارودی مواد سے نشانہ بنایا۔اس سے ٹینک تباہ ہوگیا اور اس میں سوار تمام فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں مجاہدین نے ضلعی مرکز کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا جس سے مرکز تباہ جب کہ اس میں موجود 2 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

25 مارچ

☆صوبہ غزنی کے ضلع گیلان میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں کم ازکم 11 فوجی

ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے سید آباد ضلع میں صلیبی فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 4 صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اسی لمحے ایک اور گاڑی کے نیچے بم دھماکہ ہوا جس سے مزید 3 صلیبی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند میں ضلع مرجہ میں امریکی فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں مجاہدین نے دو ٹینک تباہ کر دیے۔ جس سے 6 امریکی ہلاک اور 2 شدید زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کرتے ہوئے 1 گاڑی اور 3 آئل ٹینکر تباہ ہو گئے جب کہ لڑائی میں ایک فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

26 مارچ

☆صوبہ ننگرہار میں جلال آباد شہر میں ایک فوجی ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین نے ایک بڑی استشہادی کارروائی میں نیٹو کے 15 اور افغان فوج کے 40 اہل کاروں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کر دیا۔ پہلے ایک مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی ہیڈ کوارٹر کے گیٹ سے لا ٹکرائی۔ اس کے بعد تین مزید استشہادی جوانوں نے سیکورٹی بیریر، چیک پوسٹ اور ٹاور کو نشانہ بناتے ہوئے راستہ صاف کیا۔ جس کے بعد ہلکے اور بھاری ہتھیاروں اور بارودی مواد سے لیس مزید 4 مجاہدین عمارت میں داخل ہوئے اور انہوں نے فوجیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نشانہ بنایا۔ اسی اثنا میں باہر آنے والی فوج کی نئی کمک پر مجاہدین نے بارود سے بھری ایک کار سے ایک اور فدائی حملہ کیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے افغان فوجی کیمپ پر ایک بڑا حملہ کیا۔ جس میں 30 افغان اور 10 صلیبی فوجی ہلاک اور 20 سے زائد زخمی ہو گئے۔ پہلے ایک بارود کی بھری گاڑی عمارت کے دروازے سے ٹکرائی جس سے 20 سے زائد فوجی ہلاک ہو گئے۔ جس کے بعد اسلحہ سے لیس 11 مجاہدین کے ایک گروہ نے عمارت پر قبضہ کر کے فوجیوں کو مارنا شروع کیا۔ عمارت پر مکمل قبضہ کرنے کے دوران ایک مجاہد کی شہادت ہوئی بعد میں مجاہدین نے وہاں سے اسلحہ غنیمت کیا اور بحفاظت واپس پہنچ گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمسیر میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی جس میں ایک کمانڈر سمیت 26 افغان اہل کار ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔

27 مارچ

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع چک میں ایک فوجی قافلے کو بارودی دھماکے سے نشانہ بنایا گیا جس سے ایک گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4 صلیبی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع خشک میں مجاہدین نے صلیبی فوج پر حملے کیے۔ ان حملوں میں 6 اتحادی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہو گئے اس لڑائی میں 2 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

28 مارچ

☆صوبہ کنڑ کے ضلع ماراورا میں چوکی کے علاقے میں مجاہدین کے امریکی فوج اور ان کے اتحادیوں پر حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور 2 افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

29 مارچ

☆ مجاہدین نے صوبہ غزنی کے علاقے آب بند میں ایک ڈرون طیارہ مار گرایا۔ یہ ڈرون طیارہ دو میزائلوں سے لیس تھا۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں صلیبیوں کا ایک ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے اس میں سوار 6 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

30 مارچ

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں ایک افغان فوجی گاڑی مجاہدین کی طرف سے بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجے میں 6 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک اتحادی فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ اس حملے میں 4 نیٹو اور 1 افغان ٹینک تباہ ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں متعدد صلیبی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

31 مارچ

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج میں اتحادی فوج مجاہدین کے خلاف ایک سرچ آپریشن کے سلسلے میں ایک عمارت میں داخل ہوئے تو مجاہدین نے اس عمارت کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ جس سے 5 اتحادی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

یکم اپریل

☆ میدان وردک کے ضلع میدان شہر میں نیٹو فوج کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اس حملے میں 3 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں ہی ایک اور بارودی حملے میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 3 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع کوہسان میں ایک جھڑپ کے دوران مجاہدین نے ایک فوجی گشتی پارٹی کے 6 اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ فاریاب میں 3 افغان فوجیوں نے ایک چیک پوسٹ میں تعینات فوجی افسر کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور خود مجاہدین کے ساتھ آن ملے۔

2 اپریل

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں مجاہدین نے اپنی جاسوسی میں مگن ایک طیارے کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع خاص کنڑ میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 7 مقامی فوجی اور ایک کمانڈر ہلاک ہو گیا۔ یہ حملہ مجاہدین نے ایک نئی چیک پوسٹ پر کیا تھا۔

☆ مجاہدین نے صوبہ غور کے ضلع چاغ چراں میں ایئر بیس کے مین گیٹ کے قریب ایک

باروDی سرنگ نصب کر کے ایک ٹینک کونشانہ بنایا جس سے 3 اتحادی فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے ایک ٹینک کونشانہ بنایا جس سے 4 صلیبی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

3اپریل

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں مجاہدین اور صلیبی فوجیوں کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات ہیں جن میں 3 صلیبی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ میدان وردک کے ضلع نرخ میں مجاہدین نے ایک جاسوسی ڈرون طیارہ مار گرایا اور ملبہ اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

4اپریل

☆صوبہ فراہ کے ضلع فراہ شہر میں مجاہدین نے افغان فوج کے اور پولیس کے مشترکہ شعبہ جرائم پر زوردار حملہ کیا۔ حملے کا آغاز ایک مجاہد نے پولیس کی بارودی مواد سے بھری پک اپ کو عمارت سے ٹکرا کے کیا۔ کچھ دیر بعد 8 مجاہدین پر مشتمل ایک گروپ نے عمارت پر قبضہ کرلیا جو ساڑھے 8 گھنٹے کی لڑائی میں آخری مجاہد کی شہادت پر ختم ہوا۔ اس لڑائی میں 63 افغان پولیس اور فوجی اہل کار 9 کمانڈوز اور 6 سرکاری اہل کار ہلاک ہوگئے۔ جب کہ 75 کے قریب زخمی ہیں۔
☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا۔ جس سے 4 اہل کار ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں ایک زیرتعمیر چیک پوسٹ پر حملہ کر کے مجاہدین نے 2 امریکیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔
☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں مجاہدین نے امریکی آئل ٹینکرز ٹرمینل کو دو زوردار دھماکوں سے نشانہ بنایا۔ متعدد آئل ٹینکر تباہ ہوگئے۔

5اپریل

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے پولیس اور نیٹو فوج کے مشترکہ قافلے کو کمین کے ذریعے نشانہ بنایا۔ جس سے 2 گاڑیاں تباہ اور 3 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

6اپریل

☆صوبہ فاریاب میں مجاہدین کے ساتھ رابطے میں رہنے والے ایک فوجی نے بشل مست میں واقع ایک چیک پوسٹ اندر فائرنگ کر کے 1 فوجی کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔

7اپریل

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع چاک میں مجاہدین نے ضلعی مرکز پر حملہ کیا جس سے کم از کم 6 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ عمارت کا بڑا حصّہ بھی تباہ ہوگیا۔
☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں نیٹو کا ایک اور ٹینک بارودی دھماکے سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔ جس سے 4 نیٹو اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل میں مجاہدین نے امریکی فوج کی مقامی آبادی پر لشکر کشی کو روک دیا۔ رات کے وقت شروع ہونے والی اس لڑائی میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

9اپریل

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع حصارک میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے کا نشانہ بنا کر مار گرایا اور اس میں سوار تمام اہل کار ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ خوست کے ضلع صابری میں مجاہدین نے افغان پولیس کی ایک گشتی پارٹی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا۔ جس سے 6 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ قندہار کے ضلع معروف میں مجاہدین نے ایک ISAF ٹینک کو بارودی دھماکے سے اڑادیا جس سے اس میں سوار 7 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے امریکی فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ جس سے دشمن کا بھاری جانی نقصان ہوا۔

11اپریل

☆صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امریکی فوج کے 3 ٹینک 1 پک اپ اور ایک فوجی سامان کی گاڑی تباہ ہوگئی۔ جب کہ 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

12اپریل

☆صوبہ کنڑ کے ضلع ماراورا میں مجاہدین کے ساتھ مختلف جھڑپوں میں کم از کم 4 نیٹو اور 5 افغان فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع مومند درہ میں مجاہدین نے ایک گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 2 اتحادی فوجیوں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کردیا۔
☆صوبہ کنڑ کے ضلع ماراورا میں 30 ٹینکوں اور 20 گاڑیوں پر مشتمل پہنچنے والے نیٹو قافلے پر حملے میں ایک ٹینک مکمل تباہ اور 4 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ ننگرہار میں جلال آباد۔ طورخم ہائی وے پر جانے والے ایک افغان فوجی قافلے پر حملہ کیا گیا جس سے 2 گاڑیاں تباہ اور 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

13اپریل

☆صوبہ خوست کے ضلع زازئی میدان میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی گاڑی کو دھماکے سے تباہ کردیا جس سے 6 افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ ننگرہار میں طورخم۔ جلال آباد ہائی وے پر مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 2 ٹرالر جن پر ٹینک لدے ہوئے تھے آگ لگادی۔
☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں واقع ایئر بیس پر مجاہدین نے میزائل حملہ کیا۔ جس سے بیس میں کھڑا ایک ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ مارچ: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے سیکورٹی فورسز کے ایک اہل کار کے ہلاک اور ۵ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹ مارچ: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل خار میں لیویز فورس کی پوسٹ پر راکٹوں کے حملہ میں ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ مارچ: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ سے ٹینکر کا ڈرائیور ہلاک جب کہ کلینر زخمی ہوگیا۔

۲۴ مارچ: شمالی وزیرستان میں پاکستان فوج کی چیک پوسٹ 'ایشا' پر مجاہدین کے حملے میں افسروں سمیت ۷ افوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۰ کے زخمی ہونے کی فوجی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۵ مارچ: ایف آر بنوں میں پولیٹیکل تحصیلدار مقبول خان کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا۔

۲۵ مارچ: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے ڈمہ ڈولہ میں سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۶ مارچ: باجوڑ ایجنسی کے علاقے مٹاک میں چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے سے ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۷ مارچ: مردان میں پولیس اہل کاروں پر فائرنگ سے ۱۲ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۲۹ مارچ: پشاور صدر میں ایف سی قافلہ پر حملہ میں ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔ اس حملے کا ہدف کمانڈنٹ ایف سی عبدالمجید مروت تھا، جو کہ حملے میں بچ نکلا۔

۲۹ مارچ: شانگلہ کے گاؤں شنگ میں پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ سے ڈی ایس پی بشام حیات خان سمیت ۳ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ مارچ: چلاس کے علاقے تانگیر میں پولیس موبائل پر فائرنگ سے ایس ڈی پی او عطاءاللہ خان اور سپاہی حلیم خان ہلاک ہوگئے۔

۳۰ مارچ: مردان کے علاقے کاٹلنگ میں دھماکہ سے اے ایس آئی خوش دل ہلاک ہوگیا

۳۰ مارچ: اے این پی ضلع صوابی کے کمانڈر مقصود خان کو فائرنگ کر کے زخمی کر دیا گیا۔

یکم اپریل: بلوچستان کے ضلع بولان میں نیٹو افواج کا سامان واپس لے جانے والے ٹرکوں کے قافلے پر حملہ کیا گیا، سرکاری ذرائع نے ۵ ٹرک مکمل طور پر جلنے کا اعتراف کیا جب کہ ایک ڈرائیور کے زخمی ہونے کی خبر بھی جاری کی گئی۔

یکم اپریل: شانگلہ میں پورن ماتونگ کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملہ میں ۲ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔ جب کہ اسی روز کوہاٹ کے علاقے جنگل خیل میں پولیس پارٹی پر فائرنگ سے ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۴ اپریل: کرم ایجنسی کے علاقے شبک میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۵ اپریل: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں سرکاری ذرائع نے ۴ سیکورٹی اہل کاروں اور امن لشکر کے ۱۳ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ اپریل: خیبر ایجنسی کے علاقہ وادی تیراہ میں مجاہدین کے خلاف فوجی آپریشن میں مجاہدین کی جوابی کارروائیوں کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے فوجی افسروں سمیت ۳۰ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔ جب کہ سرکاری ذرائع کے مطابق جھڑپوں میں امن کمیٹی کے ۲ رضا کار بھی مارے گئے۔

۱۱ اپریل: خیبر ایجنسی کے علاقے وادی تیراہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک فوجی اہل کار اور امن لشکر کے ۲ رضا کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔ جب کہ امن لشکر کے ۷ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی بھی خبر جاری کی گئی۔

۱۳ اپریل: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ سے ایک ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔

۱۵ اپریل: سوات میں اے این پی کا رہنما اور امن کمیٹی کا ممبر مکرم شاہ ایک دھماکے میں مارا گیا۔

(بقیہ صفحہ ۶۲ پر)

13 اپریل: صوبہ ننگرہار............صدر مقام جلال آباد............ائیر بیس پر مجاہدین کا میزائل حملہ............بیس میں کھڑا ایک ہیلی کاپٹر تباہ

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

نیٹو سامان کے انخلا پر ۲ ارب ڈالر لاگت آئے گی: امریکہ

امریکی حکام نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان سے فوجیوں اور ساز وسامان کے انخلا پر تقریباً ۲ ارب ڈالر لاگت آئے گی۔ افغان جنگ میں حصّہ لینے والی ۲۵ ہزار گاڑیاں واپس آجائیں گی جب کہ ۲۵ ہزار افغانستان میں موجود رہیں گی۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ کنٹینرز میں مشینیں، فرنیچرز، کمپیوٹرز اور دیگر سامان افغانستان سے نکالا جائے گا۔

کرزئی کی امیر المومنین ملا عمر نصرہ اللہ کو صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کی پیش کش

کرزئی نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کو افغان صدارتی انتخابات میں حصّہ لینے کی پیش کش کی ہے۔ اسے کہتے ہیں ''ذات دی کوڑ کرلی تے شہتیر اں نوں جپھے''۔

جمہوریت کفار کا نظام ہے، جہاد سے شریعت کا نظام نافذ کریں گے: امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ

تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ ''جمہوریت کفار کا نظام ہے۔ طالبان پاکستان اور اسلامی ممالک میں شریعت کا نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم جمہوریت کے قائل نہیں، جمہوریت کے نام پر کفار مسلمانوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ طالبان تمام اسلامی خطوں اور پوری زمین پر اللہ کا نظام چاہتے ہیں۔ نظام شریعت جہاد کے ذریعے نافذ ہوتا ہے، ایک وقت آئے گا جب زمین پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دور دورہ ہوگا''۔

مصری فوج نے غزہ جانے والی ۲۵۰ سرنگیں منہدم کردیں

مصری فوج نے غزہ جانے والی ۲۵۰ سرنگیں منہدم کردیں جنہیں غزہ کے مسلمانوں تک اشیائے ضروریہ کی ترسیل کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

گوانتاناموجیل میں ڈیوٹی دینے والا امریکی فوجی مسلمان ہوگیا

گوانتاناموجیل میں ایک سال تک ڈیوٹی دینے والے گارڈ نے اسلام قبول کرلیا۔ ۱۹ سالہ ٹیری ہالبروک کا کہنا ہے کہ وہ اس بات سے انتہائی متاثر ہوا کہ وہاں موجود قیدی روزانہ صبح مسکراتے ہوئے اٹھتے اور تمام مشکلات کے باوجود اللہ پر ان کا یقین انتہائی پختہ ہے۔ ٹیری کی اسلام میں دل چسپی بڑھنے لگی اور مراکش کے قیدی احمد الرشیدی کے ساتھ طویل نشستیں ہونے لگیں، الرشیدی نے اسے قرآن کریم کا نسخہ بھی پڑھنے کے لیے دیا۔ پھر ٹیری کے معمولات زندگی بدلنا شروع ہوگئے اور اس نے سگریٹ، شراب اور خنزیر کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیا، ۳ ماہ بعد ٹیری نے الرشیدی کے سامنے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

نظام پاکستان، نیٹو فوجیوں کی شراب کا بھی محافظ، پشاور سے نیٹو کنٹینرز سے چوری شدہ شراب برآمد

دس اپریل کو پشاور میں پولیس نے نیٹو کنٹینرز سے چوری کی گئی شراب کی ہزاروں بوتلیں اور کین برآمد کرکے ۲ افراد کو گرفتار کرلیا۔ شراب کی دو ہزار نو سو بوتلیں اور اٹھارہ ہزار چھ سو کین انڈسٹریل اسٹیٹ حیات آباد میں واقع ایک گودام میں چھپائے گئے تھے۔

نیٹو سپلائی کے لیے پاکستان نے ہوائی راستہ کبھی بند نہیں کیا: امریکی مبصرین

امریکی تھینک ٹینک نیو امریکہ فاؤنڈیشن اور سی این این سے وابستہ امریکی مبصر پیٹر برگن نے امریکی کانگریس کے سامنے بیان دیا کہ نیٹو سپلائی کی بندش پر امریکی اعتراضات اپنی جگہ مگر پاکستان نے کبھی ہوائی راستہ بند نہیں کیا، ایسا کرنے سے افغانستان سے روزانہ ۷۰۰ سے زائد پروازیں متاثر ہوسکتی ہیں۔

جمہوریت کی کامیابی کا سہرا کیانی کے سر ہے، فیلڈ مارشل کا خطاب ملنا چاہیے: شیطان ملک

سابق وفاقی وزیر داخلہ شیطان ملک نے کہا ہے کہ ''پاکستانی فوج نے دہشت گردی کے خلاف جو جنگ لڑی یہ تیسری جنگ عظیم ہے، جمہوریت کی کامیابی کا سہرا بھی جنرل کیانی کے سر ہے۔ فوج کی قربانیوں اور بہادری پر سپہ سالار کو فیلڈ مارشل کا خطاب دیا جانا چاہیے''۔

جنسی اسکینڈل پر ایک اور امریکی کمانڈر برطرف

مشرقی افریقہ میں آپریشنز کے ذمہ دار امریکی فوجی جنرل رالف بیکر کو جنسی بے راہ روی کی اطلاعات کے پیش نظر کمانڈ سے ہٹا دیا گیا۔ پینٹا گون کے ترجمان میجر روب نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میجر جنرل رالف بیکر کو شراب نوشی اور جنسی بے راہ روی طرز عمل کی وجہ سے ہٹایا گیا لیکن اُس پر عائد کردہ الزامات خفیہ رہیں گے۔

14 اپریل: صوبہ کنڑ............ضلع غازی آباد............مجاہدین سے جھڑپ............3 امریکی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

پرویز مشرف نے ڈالروں کے عوض امریکہ کو پاکستانی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دی:امریکی مصنف مارک مازیٹی

نیو یارک ٹائمز کے معروف کالم نگار مارک مازیٹی نے اپنی ایک نئی تصنیف ''داوے آف نائف'' میں انکشاف کیا ہے کہ نائن الیون کے واقعے کے بعد امریکہ نے مشرف سے کہا کہ ہمیں پاکستانی سرزمین خفیہ آپریشنز کے لیے استعمال کی اجازت دی جائے،مشرف نے جواب دیا کہ فوجی اڈوں اور ایٹمی تنصیبات کے علاوہ امریکہ کو پاکستان کی سرزمین استعمال کرنے کی صرف اس صورت اجازت دی جاسکتی ہے کہ ہمیں ڈالر چاہئیں۔لہٰذا منہ مانگی رقم کے بعد سی آئی اے پاکستان کی سرزمین کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتی رہی۔۱۴ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکی سفیر وینڈی چیمبر لین کے ساتھ ایک ملاقات میں مشرف نے امریکہ کو واضح پیغام دیا کہ سی آئی اے پاکستان میں اپنا آپریشن جاری رکھے مگر ہمیں ڈالر دیتا رہے۔

پاکستان کی بدسلوکی طالبان کبھی نہیں بھول سکتے:ملا ولی رازی اخوند

امارت اسلامی کے رہ نما ملا ولی رازی اخوند نے کہا ہے کہ طالبان کو اپنے دور حکمرانی میں پاکستان کی طرف سے بے پناہ سازشوں کا سامنا رہا۔ایک پاکستانی اخبار سے بات کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ امریکی افواج کی کابل آمد کے بعد پاکستانی فوج کی طرف سے طالبان قیادت اور پاکستان میں مقیم طالبان رہ نماؤں کے ساتھ روا رکھی گئی بدسلوکی کو طالبان کبھی نہیں بھول سکتے۔

مذہب کے نام پر ووٹ مانگنے پر پابندی

پاکستان کے الیکشن کمیشن نے مذہب کے نام پر انتخابی مہم چلانے پر پابندی عائد کردی ہے۔الیکشن کمیشن نے انتخابات سے متعلّق نیا ہدایت نامہ جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ امیدوار مذہب کے نام پر ووٹ نہیں مانگ سکتا۔

توہین رسالت کیس میں سزا پانے والے یونس مسیح کی رہائی کا حکم

لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت پانے والے یونس مسیح کو بری کرنے کا حکم دے دیا۔لاہور کی مقامی عدالت نے یونس مسیح کو سال ۲۰۰۷ء میں توہین رسالت کے مقدمے میں موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی تھی۔لاہور کے علاقہ فیکٹری ایریا پولیس نے یونس مسیح کے خلاف ۹ نومبر ۲۰۰۵ کو توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کا فخر ہے:مصری صدر

مصری صدر مرسی نے قادیانی عبدالسلام کے بارے میں کہا ہے کہ'' پاکستان کے ڈاکٹر عبدالسلام نے فزکس میں تحقیق اور خدمات کے نتیجے میں نوبل انعام جیتا،وہ مسلمانوں کا فخر ہیں،نوجوان ایسی عظیم شخصیات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں''۔

امریکہ پاکستان کو انتخابات کے لیے ۶۵ لاکھ ڈالر دے گا

امریکہ نے پاکستان میں انتخابات کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے ۶۵ لاکھ ڈالر امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ملاحظہ فرمائیں کفر کی جمہوریت کے نفاذ کے لیے کرم نوازیاں!!!

امریکی پادری کو بچے کے ساتھ زیادتی کے جرم میں ۶ سال قید

امریکی ریاست اوریگون میں ایک پادری کو ۱۲ سالہ بچے کے ساتھ زیادتی کے جرم میں ۶ سال قید کی سزا سنادی گئی۔پادری ارماندو پیریز کو اگست میں متاثرہ بچے کی نشان دہی پر گرفتار کیا گیا تھا۔

حساس ادارے کا ۵۵۵ گاڑیاں خریدنے کا ریکارڈ دینے سے انکار

پاکستان کی وزارت دفاع کے ماتحت ایک حساس ادارے کے لیے ۶۵ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر مالیت کی ۵۵۵ گاڑیاں خریدنے کا انکشاف ہوا ہے،جس پر آڈٹ حکام نے اعتراض کیا۔آڈٹ حکام کی طرف سے نشان دہی کرنے پر ڈائریکٹر جنرل پروکیورمنٹ آرمی راولپنڈی نے تمام ریکارڈ اور متعلقہ دستاویزات فراہم کرنے سے انکار کردیا۔

ہیلری نے ہم جنس پرستوں کی حمایت کردی

امریکہ کی سابق وزیر خارجہ ہیلری نے کہا ہے کہ'' ہم جنس کی شادی کی حامی ہوں،ہم جنس پرست ہمارے ساتھی،ہمارے استاد،ہمارے سپاہی،دوست اور پیارے ہیں اور مکمل اور برابر کے شہری اور زندگی گزارنے کا حق رکھتے ہیں،جن میں شادی بھی شامل ہے''۔

امریکی وزارت دفاع ۵۰ ہزار ملازمین کو فارغ کرے گی

امریکی وزارت دفاع نے تصدیق کی ہے کہ فنڈز میں کٹوتیوں کے سبب امریکی افواج کے ۵۰ ہزار سویلین ملازمین کو ۲۰۱۸ء تک فارغ کردیا جائے گا کیونکہ ان کی تنخواہیں دینے کے لیے محکمے کے پاس مطلوبہ فنڈز نہیں ہوں گے۔ڈیفنس کنٹرولر رابرٹ ہیلر کا کہنا ہے کہ اس وقت وزارت دفاع میں ۷ لاکھ ۷۷ ہزار سویلین ملازمین کام کررہے ہیں،جن میں سے اس سال کے آخر تک ۱۲ ہزار ملازمین کو فارغ کردیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

14 اپریل:صوبہ پروان..........سیاہ گرد..........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........4 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی..........ایک فوجی گاڑی بھی تباہ

حضرت سید احمد شہیدؒ ۶ مئی ۱۸۳۱ء میں اپنے جاں نثاروں (علماء، مشائخ، مجاہدین) کے ساتھ بالاکوٹ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔۔حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نے ۱۹۹۰ء میں یہ نظم مشہدِ بالاکوٹ سے واپسی پر لکھی۔۔

شہیدانِ بالاکوٹ

شہادت گاہِ بالاکوٹ سے واپسی پر (۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء)

قبائے نور سے سج کر، لہو سے با وضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخرو ہو کر

فرشتے آسماں سے ان کے استقبال کو اترے
چلے ان کے جلو میں با ادب، با آبرو ہو کر

جہانِ رنگ و بو سے ماورا ہے منزلِ جاناں
وہ گزرے اس جہاں سے بے نیازِ رنگ و بو ہو کر

جہادِ فی سبیل اللہ نصب العین تھا ان کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہو کر

وہ رہباں شب کو ہوتے تھے تو فرساں دن میں رہتے تھے
صحابہؓ کے چلے نقشِ قدم پر ہو بہو ہو کر

مجاہد سر کٹانے کے لیے بے چین رہتا ہے
کہ سرافراز ہوتا ہے وہ خنجر در گلو ہو کر

سرِ میداں بھی استقبالِ قبلہ[۱] وہ نہیں بھولے
کیا جامِ شہادت نوش انھوں نے قبلہ رو ہو کر

زمین و آسماں ایسے ہی جانبازوں پہ روتے ہیں
سحابِ غم برستا ہے شہیدوں کا لہو ہو کر

شہیدوں کے لہو سے ارضِ بالاکوٹ مشکیں ہے
نسیمِ صبح آتی ہے ادھر سے مشکبو ہو کر

نفیسؔ ان عاشقانِ پاک طینت کی حیات و موت
رہے گی نقشِ دہر اسلامیوں کی آبرو ہو کر

۱۔ محاذِ جنگ میں امیرالمومنین حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کے تمام جاں نثار ساتھی قدرتی طور پر قبلہ رخ تھے۔ سید نفیسؔ

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیّت وقدر امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی نظر میں

’’تمام حکومتیں ہمارے مقابلے پر آئیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسامہ کو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ شیخ اسامہ ہمارے مہمان ہیں انہیں ہم کسی دباؤ یا لالچ پر کسی کے بھی حوالے نہیں کر سکتے، کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے حوالے نہیں کر سکتا۔ ہم اسامہ کی حفاظت آخر دم تک کریں گے اور ضرورت پڑی تو ان کی حفاظت اپنے خون سے کریں گے‘‘۔

....

’’پورا افغانستان بھی اُلٹ جائے اور ہم تباہ و برباد بھی ہو جائیں تو بھی شیخ اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں۔ ہماری قوم اسلامی غیرت سے سرشار ہے اور ہم ہر قسم کے خطرات کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ امریکہ جو کرنا چاہتا ہے کرلے، ہم بھی جو کر سکتے ہیں کریں گے‘‘۔

....

’’جب تک ہمارے اندر خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے ہم شیخ اسامہ کی حفاظت کریں گے، خواہ افغانستان کے سب گھر تباہ ہو جائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور لوہا پگھل جائے ہم پھر بھی اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے‘‘۔

....

اکتوبر ۱۹۹۹ء میں اقوام متحدہ نے قرارداد پاس کی کہ اگر افغانستان نے ایک ماہ کے اندر اندر شیخؒ کو امریکہ کے سپرد نہ کیا تو اُس پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ اس پر بی بی سی نے امیر المومنین نصرہ اللہ کا انٹرویو کیا، اس انٹرویو میں آپ نے جو جواب ارشاد فرمائے وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

بی بی سی: اقوام متحدہ نے ان پابندیوں کے نفاذ کے لیے ایک مہینہ کی مدت مقرر کی ہے تو اس عرصہ میں آپ ان سے مذاکرات کیوں نہیں کر لیتے؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: مذاکرات کے لیے ہم تیار ہیں لیکن اسامہ کی سپردگی کا مسئلہ ہمارے لیے نہایت ہی مشکل ہے۔

بی بی سی: طالبان اتنی کامیابیوں کے باوجود ایک شخص کی وجہ سے پورے ملک کو خطرے میں ڈال رہے ہیں تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا؟

امیر المومنین نصرہ اللہ: یہ ایسی بات نہیں جو دائرہ اسلام سے باہر ہو اور ہم اس پر مصر ہوں یا ہم ذاتیات کی بنیاد پر کر رہے ہوں، ایسا ہم ذاتی خواہش کی وجہ سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ قانونِ اسلامی ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اس بات کو مان لیں۔ نہ ہی دین اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی مسلمان کو کفار کے سپرد کریں۔